تفہیم القرآن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ادارہ معارف اسلامی

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

تذکرہ مشائخِ قادریہ نوشاہیہ

شریف التواریخ

سیدی

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ پنجم ملقب بہ

عوارف الانوار

تالیف

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء ۞ ف ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

ادارہ معارفِ نوشاہیہ

ساہن پال شریف

گجرات پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ھیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصۂ پنجم ملقب بہ عوارف الانوار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف : ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء

ناشِر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

تعداد : ۵۰۰ بار اوّل 130499

تقطیع : ۱۸×۲۲/۸

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخ طبع و نشر : شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مئی ۱۹۸۴ء

صفحات : ۱۸۴

قیمت : /۳۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارفِ نوشاھیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارفِ نوشاھیہ : مکان ۱۷ مری سٹریٹ ۱۲ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارفِ نوشاھیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز : بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر، پیراں منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل ۸۹ بی غلام محمد آباد، فیصل آباد

Marfat.com

سیّد شریف احمد شرافتؔ نوشاہی سجّادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش ساہن پال شریف

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبالؔ نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

روضۂ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ساہن پال شریف

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی یونانی فارمیسی ۱۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مجمل

مضامین کتاب عوارف الانوار ۔ حصہ پنجم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ جلد سوم از کتاب شریف التواریخ تصنیف سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عفا اللہ عنہ

مقدمہ ۲

الف

۱ احمد شاہ ۔ سید احمد شاہ رضوی برقندازی بدوملہی والہ رح ۳

۲ اختیار شاہ ۔ خواجہ اختیار شاہ چنیانوالہ رح ۴

۳ الٰہی بخش ۔ حضرت مولانا سید حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق برخورداری رح ۶

۴ الٰہی شاہ ۔ بابا الٰہی شاہ لاہوری رح ۸

۵ امام شاہ ۔ میاں امام شاہ رحمانی بھڑیوالہ رح ۹

ب

۶ باقر ۔ میاں باقر قوال اچھروی رح ۱۱

۷ بڈھے شاہ ۔ سید بڈھے شاہ فاضلشاہی لاہوری رح ۱۲

۸ بہادر شاہ ۔ بابا بہادر شاہ صاحب گوجر رح ۱۳

پ

۹ پیر بخش ۔ شیخ پیر بخش برقندازی رح ۱۹

۱۰ پیر بخش ۔ میاں پیر بخش ڈھولوی رح ۲۰

۱۱ پیر شاہ ۔ میاں پیر شاہ تھریالوی رح ۲۳

Marfat.com

ت

۱۲	تاج محمود۔	شیخ تاج محمود روشن شاہی پاک پتنی رح	۲۴

ث

۱۳	ثابت شاہ۔	شیخ ثابت شاہ روشن شاہی کروڑی رح	۲۶

ج

۱۴	جانی شاہ۔	شیخ جانی شاہ میراں کنہامی رح	۳۱
۱۵	جمال شاہ۔	شیخ جمال شاہ شتاب گڑھی رح	۳۳
۱۶	جوایا۔	میاں جوایا جوڑیوالہ رح	۳۴

خ

۱۷	خدا بخش۔	سید خدا بخش برخورداری ساہنپالوی رح	۳۵

د

۱۸	دارے شاہ۔	بابا دارے شاہ جھنگی والہ رح	۳۷
۱۹	دلیل شاہ۔	بابا دلیل شاہ بادشاہ ٹبہ والہ رح	۴۰
۲۰	دیدار بخش۔	میاں دیدار بخش شرقپوری رح	۴۴

ر

۲۱	رام سنگھ۔	رام سنگھ گوکر لدھیانوی ثم پشاوری	۴۶
۲۲	رحمان شاہ۔	شیخ رحمان شاہ مجذوب لاہوری رح	۴۸
۲۳	رحمت شاہ۔	بابا رحمت شاہ روشن شاہی خیرپوری رح	۴۹
۲۴	رمضان شاہ	بابا رمضان شاہ جاہلانوالہ رح	۵۰

س

۲۵	سرفراز شاہ۔	شیخ سرفراز شاہ برخورداری بٹیالوی رح	۵۳

Marfat.com

۲۶	سلطان عظمت۔	میاں سلطان عظمت توراں ابھریروی رح	۵۴
۲۷	سلطان شاہ۔	شیخ سلطان شاہ شبر گڑھی رح	۵۶
۲۸	سلطان شاہ۔	میاں سلطان شاہ گاج گولیرہ رح	۵۸
۲۹	سلطان محمود۔	میاں سلطان محمود ابھریروی رح	۶۰
۳۰	سلطان ملک۔	میاں سلطان ملک سچیاری نوشہروی رح	۶۲

ش

۳۱	شرف الدین۔	حافظ شرف الدین شاہجہان آبادی رح	۶۴
۳۲	شیخ احمد۔	مولانا شیخ احمد فاروقی رسول نگری رح	۶۶

ع

۳۳	عبد الغفور۔	میاں عبد الغفور جھنگیوالہ رح	۶۸
۳۴	عظمت۔	شیخ عظمت بھورے والہ رح	۷۰

غ

۳۵	غازی خاں۔	چودھری غازی خاں تارڑ ساہنپالوی رح	۷۲
۳۶	غلام حیدر۔	میاں غلام حیدر لکھنوالی رح	۷۵
۳۷	غلام محمد۔	خواجہ غلام محمد بہادر حسینی رح	۷۶
۳۸	غلام محی الدین۔	فقیر سید غلام محی الدین بخاری برخورداری لاہوری رح	۷۷
۳۹	غلام مصطفیٰ۔	میاں غلام مصطفیٰ ترتیوری رح	۹۶

ف

۴۰	فضل الدین۔	فقیر فضل الدین برخورداری گوندلانوالیہ رح	۹۹
۴۱	فقیر اللہ۔	مولانا شاہ فقیر اللہ برخورداری کھلانوی رح	۱۰۸
۴۲	فیض بخش۔	چودھری [illegible] بخش تارڑ [illegible]	۱۲

Marfat.com

ک

۴۳	کالا۔	سائیں کالا برقندازی بڑھکی والہ رح	۱۱۹
۴۴	کرم الٰہی۔	میاں کرم الٰہی تنرقصوری رح	۱۲۵
۴۵	کرم الٰہی۔	مولوی حکیم کرم الٰہی گاجر گولیہ رح	۱۲۶
۴۶	کرم سنگھ۔	راجہ کرم سنگھ پٹیالوی۔	۱۲۷

م

۴۷	محمد اعظم۔	مولانا محمد اعظم انصاری برقندازی جالندھری رح	۱۲۸
۴۸	محمد بخش۔	میاں محمد بخش بھنگی والہ رح	۱۳۲
۴۹	محمد بخش۔	میاں محمد بخش تنرقصوری رح	۱۳۳
۵۰	محمد بیگ۔	مرزا محمد بیگ لاہوری رح	۱۳۵
۵۱	محمد عثمان۔	میاں محمد عثمان دھولوی	۱۳۷
۵۲	مراد شاہ۔	بابا مراد شاہ ھ دیوانہ	۱۳۸
۵۳	مستان شاہ۔	شیخ مستان شاہ پشادی۔	۱۳۹
۵۴	معصوم شاہ۔	میاں معصوم شاہ تنرقصوری رح	۱۴۲

ن

۵۵	نور محمد۔	مولوی حافظ نور محمد صاحب کھرارنوالہ رح	۱۴۶
۵۶	نیک صالح۔	میاں نیک صالح مصنف گاجر گولیہ رح	۱۴۹
	کتابیات		۱۵۰
	دستخط کاتب و مؤلف		۱۵۶

Marfat.com

فہرست مفصل

مضامین کتاب عوارف الانوار حصہ پنجم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ سوم از کتاب شریف التواریخ

تصنیف سید ابو المظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی برخورداری

ساہنپالوی اصلح اللہ حالہٗ ومآلہٗ ۔

مقدمہ ۲

الف

۱ - سید احمد شاہ رضوی برقندازی بدوملہی والا ۳

اولاد ،،

تاریخ وفات ،،

مدفن ،،

مادۂ تاریخ ۵

۲ - خواجہ اختیار شاہ [illegible] ۵

اوصاف حمیدہ

اولاد

یاران طریقت

مدفن ۵

شجرہ خلافت خواجہ اختیار شاہ ،،

Marfat.com

۳	حضرت مولانا سید حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق برخورداری رح	۶
	ایک مرید کا مکتوب	״
	تصنیفات	۷
	روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ	״
	مفتاح العلاج	״
	اولاد	״
	تاریخ وفات	״
	مادہ تاریخ	״
۴	بابا الٰہی شاہ لاہوری رح	۸
	واقعہ بیعت	״
	مکانات کی تعمیر	״
	یاران طریقت	״
	تاریخ وفات	״
۵	میاں امام شاہ جسمانی بھڑیوالہ رح	۹
	اولاد	״
	تاریخ وفات	״
	مادہ تاریخ	״
	شجرہ فقرائے میاں امام شاہ رح	״
	״ ״ ״ ״	۱۰
	ب	
۶	میاں باقر قوال بھڑیوڑی رح	۱۱
	شجرہ اولاد میاں باقر قوال رح	״

Marfat.com

۷	سید بڈھے شاہ فاضلشاہی لاہوری رح	۱۲
	اولاد	″
	تاریخ وفات	″
	مدفن	″
	مادہ تاریخ	″
۸	بابا بہادر شاہ صاحب گوجر رح	۱۳
	کرامات	″
	ایک وقت میں متعدد مقامات پر ظہور	″
	کنوآں سے پانی برآمد ہونا	″
	ایک مرید کو امداد کرنا	″
	کوڑا کھانے سے بچانا	۱۴
	نقصان کرنے والے کا سزا پانا	″
	مخالف کا سزایاب ہونا	″
	ایک بیغربان کو نہ سونے کی دعا	″
	کنوآں میں پانی نہ ملنا	۱۵
	بیل کا مرجانا	″
	مزار سے دوبارہ ظہور	″
	یاران طریقت	″
	مدحیہ اشعار	″
	تاریخ وفات	۱۶
	مادہ تاریخ	″

Marfat.com

	شجرہ نسب متولیان خانقاہ بابا بہادر شاہ گوجر	١٨
	پ	
٩	شیخ پیر بخش برتنبدازی رح	١٩
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	"
	مدفن	"
١٠	میاں پیر بخش ڈھولوی رح	٢٠
	ابتلاء	"
	شعرگوئی	٢١
	اولاد	٢٢
	تاریخ وفات	"
	مادہ تاریخ	"
١١	میاں پیر شاہ ٹھریالوی رح	٢٣
	تاریخ ولادت	"
	تعلیم	"
	اولاد	"
	تاریخ وفات	"
	مادہ تاریخ	"
	ت	
١٢	شیخ تاج محمود روشن شاہی پاک بتنی رح	٢۴
	اولاد	"

Marfat.com

یارانِ طریقت ۲۴

مدفن 〃

شجرۂ فقرائے شیخ تاج محمود رح ۲۵

ث

۱۳ شیخ ثابت شاہ روشن شاہی کروڑی رح ۲۶

قادریہ فیض 〃

نوٹ ۲۷

شیخ ثابت شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ 〃

شجرۂ فقرائے شیخ ثابت شاہ ۲۸

〃 〃 〃 ۲۹

〃 〃 〃 ۳۰

ج

۱۴ سید جانی شاہ میراں کنبامی رح ۳۱

سرگذشت

شیخ کی کرامت

کرامات

سلسلۂ فقرائے سید جانی شاہ میراں رح

۱۵ شیخ جمال شاہ [illegible] ۳۲

مسجد میں تعمیر کرانا 〃

اوراد، اذکار واشغال 〃

یارانِ طریقت 〃

Marfat.com

	مدفن	۳۳
۱۶	میاں جوایا جوڑیوالہ رح	۳۴
	اولاد	"

خ

۱۷	حضرت سید خدا بخش برخورداری ساہنفیالوی رح	۳۵
	مکتوب	"
	اولاد	۳۶
	تاریخ وفات	"
	مادۂ تاریخ	"

د

۱۸	بابا دارے شاہ جھنگی والہ رح	۳۷
	اولاد	"
	تاریخ وفات	۳۸
	مدفن	"
	مادۂ تاریخ	"
	مختصر شجرۂ اولادِ بابا دارے شاہ رح	"
	انتساہ	۳۹
۱۹	بابا دلیل شاہ بادشاہ ٹبّہ والہ رح	۴۰
	شجرۂ بیعت	"
	توحید کا غلبہ	"
	کرامات	"

Marfat.com

	مکان کو آگ لگ گئی	۴۰
	آم بڑے اور چھوٹے	۴۱
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدفن	۴۲
	شجرۂ فقرائے بابا دلپل شاہ رح	〃
	〃 〃 〃	۴۳
۲۰	میاں دیدار بخش ثم قصوری رح	۴۴
	شعر خوانی	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	واقعۂ وفات	〃
	تاریخ وفات	۴۵
	مادۂ تاریخ	〃
۲۱	رام سنگھ کوکر لدھیانوی ثم پشاوری	۴۶
	کوکر پنتھ سکھوں کی ایک جماعت تھی	
	دھرم سال کوکر	۴۷
	رنگون چلا جانا	〃
۲۲	شیخ رحمان شاہ مجذوب لاہوری رح	۴۸
	شہرت کا باعث	〃

Marfat.com

	یارِ طریقت	۴۸
۲۳	بابا رحمت شاہ روشن شاہی خیرپوری رح	۴۹
	شجرۂ فقرائے بابا رحمت شاہ رح	״
۲۴	بابا رمضان شاہ چاہلانوالہ رح	۵۰
	مجاورانِ درگاہِ جیون شاہ رح	״
	اولاد	۵۱
	یارانِ طریقت	״
	مدفن	״
	مختصر شجرۂ اولادِ بابا رمضان شاہ رح	״
	شجرۂ فقرائے بابا رمضان شاہ رح	۵۲
	س	
۲۵	شیخ سرفراز شاہ برقندازی ٹپیالوی رح	۵۳
	اپنے پیر کا روضہ تعمیر کرنا	״
	بیماروں کا شفا پانا	״
	یارانِ طریقت	״
	مدفن	״
۲۶	میاں سلطان و عظمت قوالان اچھریردی رح	۵۴
	شجرۂ اولاد میاں سلطان و عظمت رح	״
۲۷	شیخ سلطان شاہ شیر گڑھی رح	۵۶
	اسم ذات کا نقش	״
	یارانِ طریقت	״

Marfat.com

	مدفن	۵۷
	شجرۂ فقرائے شیخ سلطان شاہؒ	"
۲۸.	میاں سلطان شاہ گاجر گولیہ	۵۸
	تاثیرِ زبان	"
	طیٔ زبان و زمین	"
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	"
	تاریخ وفات	۵۹
	مادۂ تاریخ	"
۲۹	شیخ سلطان محمود انھربردیؒ	۶۰
	شجرہ اولاد میاں سلطان محمود اور شجرہ فقراء	"
۳۰	میاں سلطان ملک بیچیاری نوشہردیؒ	۶۲
	اولاد	"
	تاریخ وفات	"
	مادۂ تاریخ	"
	شجرۂ فقرائے میاں سلطان ملک نوشہردیؒ	۶۳

ش

۳۱	حافظ شرف الدین شاہجہان آبادیؒ	۶۴
	مکتوب شریف	"
۳۲	مولانا شیخ احمد فاروقی رسول نگریؒ	۶۶
	نسب نامہ	"

Marfat.com

اولاد ۶۶

تاریخ وفات ۰

قطعہ تاریخ ۶۷

مادۂ تاریخ ۰

ع

۳۳ میاں عبدالغفور جھنگی والے ۶۸

عبادت وریاضت ۰

اولاد ۰

یارانِ طریقت ۰

مدح وتوصیف ۶۹

مدفن ۰

۳۴ شیخ عظمت بھوسے والے ۷۰

ملازمت ۰

دھاروال میں سکونت ۰

کرامات ۷۱

کشفِ کونی ۰

نمبرداری ملنا ۰

مٹی کے کھلونے چلنے لگے ۷۲

اولاد ۰

یارانِ طریقت ۰

تبرکات ۰

Marfat.com

مدفن ۷۲

غ

۳۵ چودھری غازی خاں تارڑ ساہنپالوی رح ۷۳

عبادت و ریاضت ״

دربار نوشاہ عالیجاہ رح میں منظور ہونا ״

اولاد ۷۴

تاریخ وفات ״

مدفن ״

مادۂ تاریخ ״

۳۶ میاں غلام حیدر لکھنوالی رح ۷۵

سفر حج ״

اولاد ״

مدفن ״

۳۷ خواجہ غلام محمد بہادر حسینی ۷۶

۳۸ فقیر سید غلام محی الدین بخاری برقندازی لاہوری رح ۷۷

نسب نامہ ״

خاندانی تحقیق ״

تاریخ ولادت ۸۰

Marfat.com

تعلیم	۸۰
بیعت وخلافت	〃
شجرہ بیعت	〃
لاہور میں قبولیت وبلندی اقبال	۸۳
نوشاہی سلسلہ کی ترویج	〃
خاندانِ فقیر صاحبان	〃
کرامات	۸۴
مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حق میں حاکم ہونے کی پیشگوئی	〃
تصنیفات	〃
مثنوی وحدت نامہ	〃
نوشہ تخلص والے اشعار	۸۵
شجرہ ہائے طریقت نوشاہیہ	۸۷
اول	〃
دوم	۸۸
سوم	۸۹
چہارم	۹۰
تشریف الفقرا	〃
کشکول نوشاہی	۹۱
مکتوب شریف	〃
معترفینِ کمالات	۹۳
اولاد	۹۴

Marfat.com

	شاگردانِ رشید	۹۴
	یارانِ طریقت	۹۵
	تاریخِ وفات	"
	مدفن	"
	نقل کتبہ سطر بسطر	"
۳۹	میاں غلام مصطفےٰ قصوری رح	۹۶
	تاریخِ ولادت	"
	معمولات	"
	کرامات	"
	دریا کو دُور ہٹانا	"
	غائبانہ امداد کرنا	۹۷
	آپ کے کمال کا اعتراف	"
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	"
	تاریخِ وفات	"
	مادۂ تاریخ	۹۸

ف

۴۰	فقیر مفضل الدین بر تقنداری کو [illegible] نوالیدہ رح	۹۹
	بیعت و خلافت	۱۰۰
	وزارتِ کشمیر	"
	تعمیرِ درگاہِ شیخ طاہر بندگی رح	۱۰۱
	جاگیر ملنا	"

Marfat.com

ایک دستاویز کی نقل ۱۰۲
حلیہ ولباس ۱۰۵
اولاد ״
ورثائے فقیر صاحب ״
یارانِ طریقت ״
زمانہ حیات ۱۰۶
شجرہ ورثائے فقیر فضل الدین برقندازی رح ״
فارسی کلام طور ۱۰۷
اردو کلام طور ״

۱۴ مولانا شاہ فقیر اللہ برقندازی کلانوری رح ۱۰۸
بکریاں کی سکونت ״
طبیّ معالجہ ۱۰۹
ایک بیمار کا قدرتی علاج ۱۱۰
شاہ فقیر اللہ مورخین کی نظر میں ״
تصنیف ۱۱۱
سرّ مکنون کے چند خطی نسخے ۱۱۳
پہلے نسخہ کا دستخط ״
اولاد ۱۱۴
یارانِ طریقت ״
شجرہ فقرائے شاہ فقیر اللہ برقندازی رح ۱۱۵

Marfat.com

۴۲ چودھری حافظ فیض بخش نارڑ اگردیتہ رح	۱۱۶
تعلیم وحصولِ طریقت	״
عبادت	״
شعرگوئی	״
باغو طوائف کے متعلق	۱۱۷
اولاد	۱۱۸

ک

۴۳ میاں کالا بر تنفدازی بڑھکی والہ رح	۱۱۹
ولادت	۱۲۰
واقعہ بیعت	״
قصیدہ غوثیہ کا وظیفہ	״
درگاہِ نوشاہِ عالیجاہ رح کی زیارت	۱۲۱
سخاوت ومہماں نوازی	״
حلیہ	״
کرامات	״
بچہ پیدا ہونے کی دعا	״
باز کا دام میں آنا	۱۲۲
ایک گستاخ کو سزا	۱۲۳
اولاد	״
یارانِ طریقت	۱۲۴
مدفن	״

Marfat.com

۴۴	میاں کرم الٰہی شرقپوری رح	۱۲۵
	تعلیم	〃
	اولاد	〃
	یارِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۴۵	مولوی حکیم کرم الٰہی گاجر گولیہ رح	۱۲۶
	استخراجِ کرم الٰہی ہر اسم سے	〃
	رباعی	〃
	اولاد	〃
	مدفن	〃
۴۶	راجہ کرم سنگھ پٹیالوی رح	۱۲۷
	نسب نامہ	〃
	ریاستِ پٹیالہ	〃
	اولاد	〃
	تاریخ وفات	〃
	مختصر شجرۂ اولاد راجہ کرم سنگھ	〃

م

۴۷	مولانا محمد اعظم انصاری برقندازی جالندھری رح	۱۲۸
	نسب نامہ	〃
	تعلیم ۔ بیعت ۔ ریاضت	〃

Marfat.com

	علومِ مختلفہ میں مہارت	۱۲۹
	اولاد	〃
	شاگردانِ رشید	〃
	یارانِ طریقت	۱۳۰
	تاریخِ وفات	〃
	قطعۂ تاریخ	۱۳۱
	مادۂ تاریخ	〃
	مختصر تذکرۂ اولادِ مولانا محمد اعظم رح	〃
۴۸	میاں محمد بخش جھنگی والے رح	۱۳۲
	اولاد	〃
۴۹	میاں محمد بخش ترقبوری رح	۱۳۳
	اخلاق و عادات	〃
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	مدحیہ اشعار	〃
	واقعۂ وفات	۱۳۴
	تاریخِ وفات	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۵۰	مرزا محمد بیگ لاہوری رح	۱۳۵
	تعمیرِ مکانات	
	عرس کا انتظام	

Marfat.com

	زمانہ حیات	۱۳۵
	مدفن	"
	شجرۂ فقرائے مرزا محمد بیگ رح	۱۳۶
۵۱	میاں محمد عثمان ڈھولوی رح	۱۳۷
	خدماتِ مرشد	.
	اولاد	"
	تاریخ وفات	"
	مادۂ تاریخ	"
۵۲	بابا مراد شاہ ہردیو دال رح	۱۳۸
	اولاد	"
	یارانِ طریقت	"
	تاریخ وفات	"
	مدفن	"
۵۳	شیخ مستان شاہ پشاوری رح	۱۳۹
	وجد و سماع	"
	یارانِ طریقت	"
	تاریخ وفات	۱۴۰
	مدفن	"
	مادۂ تاریخ	"
	شجرۂ فقرائے شیخ مستان شاہ رح	۱۴۱
۵۴	میاں معصوم شاہ شرقپوری رح	۱۴۲
	وجہ تسمیہ	"

130499

Marfat.com

تاریخ پیدائش ۱۴۲

اخلاق ״

رضانامہ کی تحریر ۱۴۳

کرامات ۱۴۴

اولاد ہونے کی دعا ״

ایک گستاخ کو سزا ملنا ״

سجادہ نشین نوشہروی کا خائف ہونا ״

اولاد ۱۴۵

تبرکات ״

تاریخ وفات ״

مدفن ״

ن

مولوی حافظ نور محمد صاحب کھرلانوالہ رح ۱۴۶

عطائے خلافت ״

غائبانہ امداد کرنا ״

اولاد ۱۴۷

یاران طریقت ״

مدفن ״

مختصر تذکرہ اولاد مولوی حافظ نور محمد رح ״

شجرہ فقرائے مولوی حافظ نور محمد رح ۱۴۸

Marfat.com

۵۶	میاں نیک صالح فخنت گاجر گولیہ رح	۱۴۶
	دستخط	″
	زمانۂ حیات	″
	تمت	″
	کتابیات	۱۵۰
	دستخط کاتب و مولف	۱۵۶

Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

پانچواں حصہ

الملقب بہ

عوارف الانوار

اس میں

ان لوگوں کا تذکرہ ہے۔ جو حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ
کے پانچویں نسبت مرید ہیں۔ بترتیب حروف تہجی ذکر کئے گئے ہیں

از تصنیف

خادم اہل اللہ فقیر ابوالظفر سید شریف احمد شرافت نوشاہی
کان اللہ لہ
مقیم ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات پنجاب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہٖ واصحابہ اجمعین ۔

اما بعد

اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی تیسری جلد الموسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ کے چار حصے مکمل لکھے جا چکے ہیں ۔ اب یہ اس کا پانچواں حصہ ہے جس کا نام عوارف الانوار رکھا گیا ہے ۔ اس میں اُن حضرات کے حالات درج ہیں جو حضرت شیخ الاسلام شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے مریدوں میں سے پانچویں پشت ہیں ۔ یعنی جن کا سلسلہ بیعت حضور پُر نور تک پانچ پشت میں ملتا ہے ۔ بترتیب حروف تہجی اُن کا ذکر کیا گیا ہے ۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ۔

مقام ساہن پال شریف ۔
تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۱ھ
۸ اگست ۱۹۷۱ء ۔

سید ابو الظفر شریف احمد شرافت نوشاہی
کان اللہ لہ

Marfat.com

الف

(۱)

احمد شاہ

سید احمد شاہ رضوی برقندازی بدوملھی والے رح

آپ کے والد کا نام سید فاضل شاہ تھا۔ ابن سید زاھد بن سید محمد صالح بن سید ابو المعالی۔ اولاد امجاد حضرت سید عمر رض سے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام علی رضا رض تک منتہی ہوتا ہے۔ [1]

آپ اپنے چچا سید صدرالدین رضوی شہیدی بہاولپوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ بڑے صاحب یمن و برکت تھے۔

اولاد آپ کے فرزند ارجمند سید فقیر اللہ شاہ صاحب کامل اولیاء اللہ سے تھے۔ آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

تاریخ وفات سید احمد شاہ صاحب رح کی وفات ۱۲۹۱ھ ایکہزار دو سو اکانوے ہجری۔ مطابق ۱۸۷۴ء ایکہزار آٹھ سو چوہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۱۷ سنہ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر بدوملھی ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ مادہ تاریخ

"احمد شاہ دارِ بہشت مکان" ۱۲۹۱ھ

---

[1] حاشیہ تحفہ اخوان الصفا ص ۳ شرافت۔

Marfat.com

(۲)

اختیار شاہ

خواجہ اختیار شاہ چھنیاں والہ رح

فرزند دوم میاں بیبا ولد میاں محمد زمان بن صوفی شیخ صالح محمد صاحب رح قوم جنجوعہ ۔ ساکن موضع چھنیاں متصل قصبہ ایمن آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔

آپ کا نام اختیار شاہ مشہور نام چھنیار شاہ تھا ۔ اپنے بڑے بھائی میاں اعظم شاہ صاحب رح سے بیعت کر کے خلافت پائی ۔

اوصاف حمیدہ | آپ ہر وقت کلمہ طیبہ کا ذکر کیا کرتے ۔ صاحب سماع و وجد و ذوق و شوق تھے ۔ دنیادی مال و جاہ بھی کافی تھا ۔ اپنے بڑے بھائی میاں اعظم شاہ صاحب کے مزار پر ہشت پہلو گنبد تیار کروایا ۔

اولاد | آپ کا ایک بیٹا میاں عمر شاہ نام تھا ۔

اس کی اولاد کی تفصیل کتاب ہذا تذکرۃ النوشاھیہ کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں آپ کے پردادا میاں صالح محمد چھنیانوالہ رح کے ذکر میں کی جا چکی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے ۔

۱	میاں عمر شاہ فرزند	چھنیاں	ضلع گوجرانوالہ
۲	میاں دسندھی شاہ ولد عمر شاہ نبیرہ	”	”
۳	بابا چمن شاہ مجاور درگاہ شیخ صالح محمد	”	”
۴	بابا پیر شاہ	کوٹلی نواب	”

Marfat.com

۵	بابا نعامت شاہ باقندہ	مارے وائیں	گوجرانوالہ
۶	بابا بادھے شاہ	پیسیاں	״
۷	بابا بلھے شاہ	شہیر	״
۸	شیخ جوائے شاہ بن شیخ فتح الدین سلیمانی	رسول نگر	״

- یہ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح کی اولاد سے تھے۔ ان کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے چوتھے طبقہ میں گذر چکا ہے۔

مدفن خواجہ اختیار شاہ کا روضہ ہشت پہلو۔ موضع جینیاں ضلع گوجرانوالہ میں اپنے بھائی صاحب میاں اعظم شاہ کے قدموں میں ہے۔

شجرہ فقرائے خواجہ اختیار شاہ جینیانوالہ رح

بابا جمن شاہ۔ مجاور درگاہ شیخ صالح محمد جینیانوالہ
بابا بگے شاہ۔ مجاور درگاہ
میاں نواب دین ولد فقیر محمد جینیانوالہ
میاں اللہ دتہ جینیانوالہ

بابا پیر شاہ۔ کوٹلی نواب ضلع گوجرانوالہ
بابا فضل شاہ۔ کوٹلی نواب

میاں دسندھی شاہ ولد عمر شاہ پیر
میاں پیر محمد ولد کرم شاہ جینیانوالہ
میاں فقیر محمد ولد پیر محمد جینیانوالہ
بابا بھاگ دین ورک۔ مارے وائیں
میاں غلام رسول ولد نواب دین جینیانوالہ
احمد دین ولد سلطان ...
جینیانوالہ ...

بابا نتھے شاہ۔ کوٹلی نواب
میاں جلال الدین ولد فقیر محمد جینیانوالہ
بابا الٰہی بخش سندھو جینیانوالہ

بابا غلام شاہ۔ کوٹ جے سنگھ ضلع گوجرانوالہ
میاں صالح محمد ولد غلام شاہ۔ کوٹ جے سنگھ
متوفی ۱۹۳۸ء ۲۰ دسمبر مطابق ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ ۱۲ ربوہ ...

سائیں عنایت علی — گلستان شاہ
سائیں حاکم شاہ — غلام نبی
سائیں محمد دین — محمد ...
سائیں غلام محمد

Marfat.com

(۳)

الٰہی بخش

حضرت مولانا سید حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق قدس سرہ العزیز

آپ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ صاحب خجستہ صفات متقی رسول نگر۔ ابن سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ علم فقہ و حدیث و تصوف و طب میں کامل تھے۔

آپ کے مفصل حالات کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے اور دوسرے طبقہ میں لکھے جاچکے ہیں۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔ یہاں وہ باتیں لکھی جاتی ہیں۔ جو پہلے نہیں درج ہو سکیں۔

ایک مرید کا مکتوب | کسی مرید نے آپ کو یہ مکتوب لکھا۔ جو درج کیا جاتا ہے۔

"حضرت صاحب فیض رسان کرم گستر ہر دو جہان حضرت الٰہی بخش جیو دام اقبالہٗ ـ غلامان غلام عبودیت التیام بعد از بندگی و نیاز معروض میدارد۔ احوال طرفین از فضل الٰہی و اقبال عالی ہمہ وجوہ مقرون خیر۔ غریب نوازمن صورت این ست کہ این غلام را براہ توجہ چودھری صاحب جیو کاربار دیہات تلونڈی بخشیدہ۔ لیکن این غلام راضی نیست کہ شب و روز در خدمت حضرت نوشہ گنج بخش جیو و آں صاحب منتظر میماند اللہ تعالےٰ چناں سبب سازد کہ این غلام باز بخدمت آں ذات گرامی شرفیاب باشد۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعرصہ اندک سمند خاں بمعہ خرچ عمارت خانقاہ شرفیاب حضور خواہد شد ہر وجہ خاطر شریف جمع فرمایند۔ حضرت صاحب عرصہ سہ ماہ منقضی گشتہ است کہ میاں کرم الدین و لطف الدین در تلونڈی بصحوب این غلام سکونت دارند۔ انشاء اللہ در سیلہ

Marfat.com

بھڑی حضرت پاک رحمان جیو خواہند رسید خاطر جمع فرمائند۔ وبخدمت ہمہ صاحبان
سلام برسد۔ مجلدی کابلی عبارت مختصر نوشتہ شدہ۔ و آں صاحب بحضور حضرت
گنج بخش جیو عرض سفر بودہ باشند کہ این غلام را باز بحضور خود طلبید۔ وبخدمت
چوہدری غازی خاں و نجابت خاں وغیرہ زمینداران و برخورداران محمد را دعائے خیر
باد۔ (۲۰) [فیض محمد شاہی قلمی جلد اول صفحہ ۸۲۱]

تصنیفات

آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔

۱۔ **روضۃ الزکیہ فی حقائق العلیہ** ۔ یہ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی مسودہ تھا۔ جو
میں نے ۱۳۷۸ھ ایک ہزار تین سو اٹھہتر ہجری میں مرتب کیا۔

۲۔ **مفتاح العلاج۔ المعروف مجربات شاہ الٰہی بخش** ۔ یہ قلمی نسخوں کا مجموعہ [illegible]
بھی ۱۳۷۸ھ ایک ہزار تین سو اٹھہتر ہجری میں مرتب کیا۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ سید حافظ فضل احمد پاکدامن شاہ ثانی
۲ سید غلام احمد المعروف پیر بوٹے شاہ
۳ سید فیض احمد المعروف پیر مکھن شاہ لاہوری

تاریخ وفات | سید حافظ الٰہی بخش کی وفات ہفتہ ساتویں شعبان ۱۲۵۳ھ [illegible]
دوسو ترپن ہجری مطابق پانچویں نومبر ۱۸۹۳ء ایک ہزار آٹھ سو [illegible]
اس وقت ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر کو تخت دہلی پر [illegible]
رنجیت سنگھ کو لاہور کی حکومت پر اڑتیس سال ہوا تھا۔

مادہ تاریخ

[illegible] ۱۲۵۳ھ

Marfat.com

(۴)

الٰہی شاہ

بابا الٰہی شاہ لاہوری رح

آپ قوم ارائیں ـ موچی دروازہ لاہور کے باشندہ تھے ـ پیشہ زراعت کیا کرتے ـ

واقعہ بیعت | ایک روز آپ ہل چلا کر تھک گئے ـ دربار شاہ کنتھ صاحب کے مزار کے پاس درخت ون (بیلو) کے نیچے سو گئے ـ خواب میں شاہ کنتھ صاحب رح کا دیدار ہوا ـ انہوں نے اپنے سینہ سے لگا کر روحانی فیض عطا کیا ـ اور فرمایا نوشاہی خاندان میں مرید ہو جاؤ ـ آپ بیدار ہوئے ـ اور ڈھونڈ کر شہر میں پھرنے لگے ـ جب چوک ستی میں پہنچے تو بابا گامے شاہ فقیر نوشاہی گھوڑی پر سوار سامنے سے آتے ملے ـ اُنہوں نے خود ہی بلایا الٰہی شاہ اِدھر آؤ ـ آپ اُن کے مرید ہو گئے ـ اُنہوں نے فیض عشق عطا کیا ـ اور دربار شاہ کنتھ پر رہنے کا حکم فرمایا ـ چنانچہ آپ ساری عمر اُسی درگاہ کی مجاورت کرتے رہے ـ

مکانات کی تعمیر | آپ اپنے چہرہ پر نقاب رکھتے تھے ـ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے آپ کے رہنے کے واسطے ایک بیٹھک تیار کرا دی[۱] ـ آپ نے وہاں چند حجرے ـ اور ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء میں ایک دو منزلہ چوبارہ تعمیر کیا ـ کتاب تاریخ لاہور کنہیا لعل میں بھی اس کا تذکرہ ہے ـ

"ایک چوبارہ اس احاطہ کے اندر الٰہی شاہ مجاور نے دو منزلہ بنوایا تھا جو اب تک موجود ہے ـ"[۲]

یاران طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے ـ

۱ ـ بابا بھیے شاہ باشندہ لاہوری رح ۲ ـ بابا جواہر شاہ تیلی لاہوری رح

۳ ـ بابا محمد بخش ارائیں ـ بیرون موری دروازہ لاہوری رح ۴ ـ میاں اللہ بخش ارائیں ـ بھاٹی دروازہ لاہوری

تاریخ وفات | بابا الٰہی شاہ کی وفات اکیسویں (۲۱) جیٹھ سمت کو ہوئی ـ مزار بیرون موچی دروازہ لاہور مقبرہ شاہ کنتھ کے اندر شرقی جانب ہے ـ میں کئی بار زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں ـ

۱؎ فیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص۷۱ ۲؎ تاریخ لاہور ص۳۰۶ شرافت

Marfat.com

امام شاہ

میاں امام شاہ رحمانی بھڑی والرحؒ

خلف الرشید میاں نور شاہ صاحب ۔ اپنے دادا میاں محمد زمان بھڑی والرحؒ کے مرید تھے ۔
آپ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد ۔ موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پانچویں طبقہ میں مفصل لکھا جا چکا ہے ۔ تکرار کی ضرورت نہیں ۔ آپ کی سکونت بھڑی شاہ رحمان ۔ ضلع گوجرانوالہ میں تھی ۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے ۔

۱ - میاں پیر بخش المعروف پیر شاہ صاحب رحؒ

۲ - میاں جمعیت شاہ مجذوب رحؒ

تاریخ وفات میاں امام شاہ کی وفات منگلوار ۔ بائیسویں جمادی الاخرٰی ۱۲۶۵ھ ایکہزار دو سو پینسٹھ ہجری مطابق پندرھویں مئی ۱۸۴۹ء ایکہزار آٹھ سو انچاس عیسوی میں بعہد دلیپ سنگھ ولد رنجیت سنگھ حاکم لاہور ہوئی ۔ سنہ ساتواں جلوسی تھا ۔
اسوقت لارڈ ڈلہوزی کی گورنری کا دوسرا سال تھا ۔ مادۂ تاریخ "ولی بیدار بخت" ۱۲۶۵ھ

شجرۂ فقرائے میاں امام شاہ بھڑوالہ

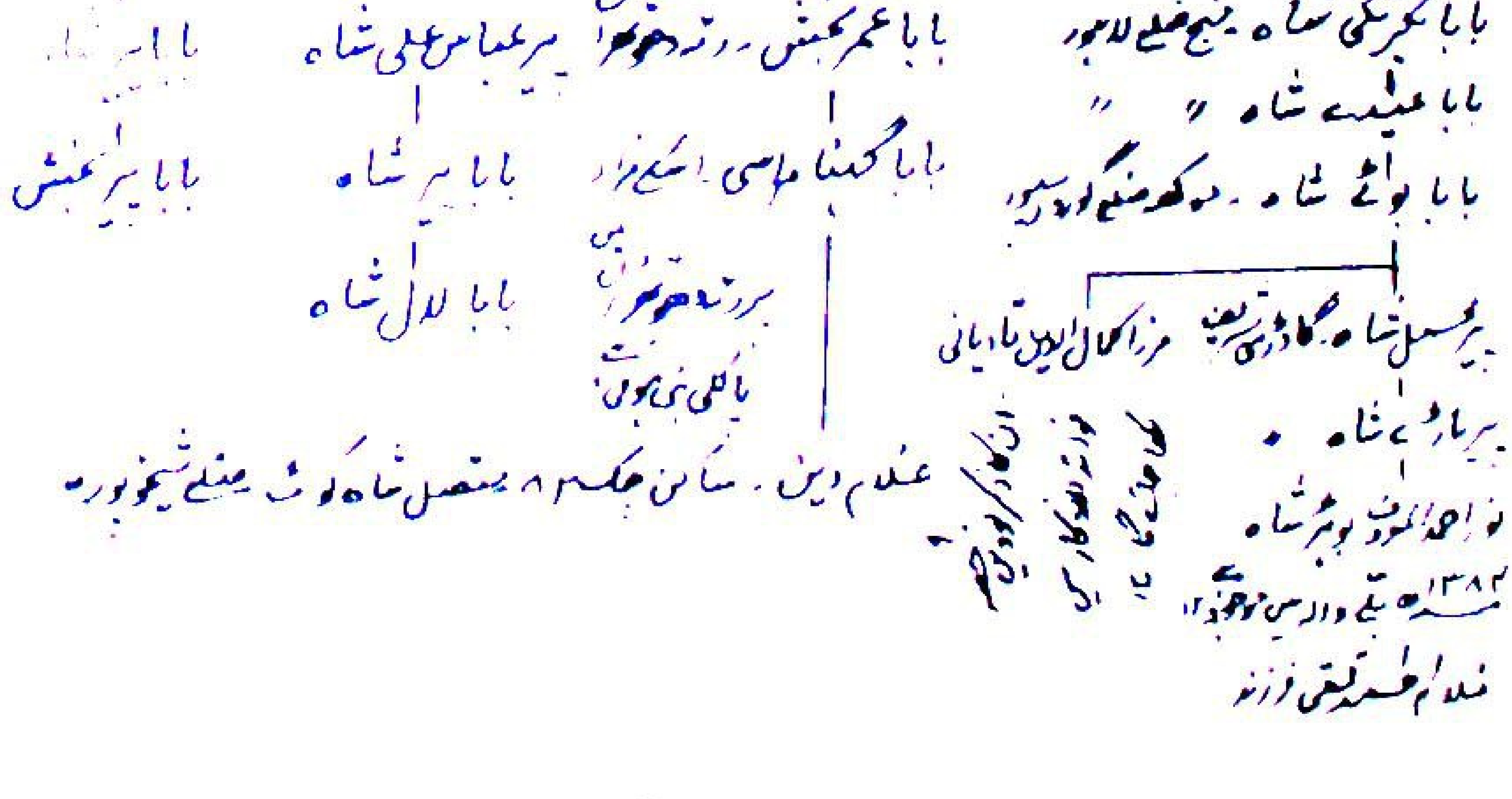

Marfat.com

شجرہ فقرائے میاں امام شاہ بھڑیوالہ

میاں عمر شاہ ولد قادر بخش بھڑیوالہ

بابا مستان شاہ درویش ۔ ساکن علاقہ مانگھا

میاں غلام محمد ولد محمد دین بھڑیوالہ متوفی ۱۸ ؍ شوال ۱۳۴۷ھ

مطابق یکم مارچ ۱۹۲۹ء

سائیں نظام دین بافندہ گوجرانوالہ

امام دین ترکھان بھڑیوالہ

خوشی محمد کشمیری ۔ کاٹھری ۔ ضلع شیخوپورہ

میاں عبدالعزیز ولد اللہ دتہ

اولاد بابا عالم شاہ موسیٰ دغلی

اللہ دتہ موچی ۔ نوشہرہ ورکاں

ضلع گوجرانوالہ

سائیں مہر دین ساکن نوشہرہ ورکاں مقام رڑ والہ متوفی ۶ ؍ رمضان ۱۳۷۳ھ

امام دین کشمیری اوڈکہ

نذیر حسین ترکھان ۔ اوڈکہ

مستری اسمٰعیل اوڈکہ

سائیں غلام محمد بافندہ اوڈکہ بھائی کے

غلام محمد گلگو ۔ بانتھو کھوڑ

عبداللہ بافندہ سوہل

سائیں نشان علی ولد مہر دین ۔ مقام رڑ والہ ۔ ۱۳۸۱ھ میں موجود ہے ۔

محمد بافندہ خان مسلمان

غلام رسول وجھیہ سوہل

عنایت ججو گجر گوجرانوالہ

اکرم جوگر گوجرانوالہ

انور جھولا گر بھڑکے متھاراں

باقر حسین رادل ۔ متھاراں

میاں محمد دین ولد پیر بخش بھڑیوالہ

میاں اللہ دتہ ولد محمد دین بھڑیوالہ

میاں غلام حسین ولد اللہ دتہ بھڑیوالہ

میاں چراغ دین کمہار

جوڑا سیالاں

میاں علی محمد ولد مہتاب دین

چنیانوالہ

محمد صدیق حجام

کوٹلی نوشہرہ

محمد صادق تیلی ۔ کوٹلی نوشہرہ

ولی محمد گوجر سانگھ

خوشی محمد گوجر

Marfat.com

ب

(۶)

باقر

میاں باقر قوال ابھریڑوی رح

یہ شخص روشندین صاحب ابھریڑوی رح کا مرید راسخ الاعتقاد اور اُن کا قوال خاص تھا۔ جب مجلس میں قوالی کرتا تو سامعین کو بہت تاثیر ہوتی تھی۔ موضع ابھریڑا۔ ضلع بہاولنگر میں سکونت تھی۔

شجرہ اولادِ میاں باقر قوال رح

- میاں باقر کے دو ۲ بیٹے تھے۔ نور محمد اور رستم۔
- نور محمد کے تین بیٹے تھے۔ غلام لاولد۔ بکھو اور رکھو صاحب اولاد۔
- بکھو کا ایک بیٹا احمد بخش نام تھا۔ جو بے اولاد فوت ہوا۔
- رکھو ولد نور محمد کا ایک بیٹا باقر نام تھا۔
- باقر کا ایک بیٹا حیدر بخش تھا۔ جو لاولد دنیا سے گذر گیا۔
- رستم ولد میاں باقر کے ۲ بیٹے تھے۔ خدا بخش اور [illegible] بخش [illegible] لاولد فوت ہو گئے۔

Marfat.com

(۷)

بڈھے شاہ

سید بڈھے شاہ فاضلشاہی لاہوری ؒ

آپ سادات بخاری سے تھے۔ شیخ کریم شاہ لاہوری رح سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ وہ مرید داتا فاضل شاہ قلندر لاہوری رح کے۔

آپ کا سلسلہ فقر دارشاد لاہور میں کافی تھا۔ صاحب خوارق و کرامات تھے۔

اولاد | آپ کا ایک بیٹا سید رمضان شاہ لاہوری رح تھا۔ جو آپ کا ہی مرید و خلیفہ تھا۔

تاریخ وفات | سید بڈھے شاہ کی وفات ۸ آٹھویں ماہ ذی الحجہ ۱۲۶۳ھ ایکہزار دو سو ترسٹھ ہجری مطابق ستائیسویں نومبر ۱۸۴۷ء ایکہزار آٹھ سو سینتالیس عیسوی میں بعہد دلیپ سنگھ ولد رنجیت سنگھ حاکم لاہور ہوئی۔ یہ سنہ پانچواں جلوسی تھا۔
اسوقت لارڈ ہارڈنگ کی گورنری کا چوتھا سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار بیرون بھاٹی دروازہ لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رح سے شمالی طرف ہے۔ ۱۳۰۴ھ ایکہزار تین سو چار ہجری مطابق ۱۸۸۶ء ایکہزار آٹھ سو چھیاسی عیسوی میں آپ کے پوتے سید سردار شاہ ولد سید رمضان شاہ نے روضہ بنوایا جو تاحال موجود ہے۔

مادۂ تاریخ

"مظہرِ حُسن" ۱۲۶۳ھ

Marfat.com

(۸)

بہادر شاہ

بابا بہادر شاہ صاحب گوجر

آپ قوم گوجر گوت کسانہ سے موضع مکیانہ ضلع گجرات کے باشندہ تھے۔ والد کا نام میاں بگا تھا۔ وہ بھی درویش خیال تھے۔ سید حسین شاہ پشاوری ایک مرتبہ مکیانہ میں آئے۔ آپ نے وہیں بیعت اختیار کی۔ انہوں نے آپ کو اپنے مرشد بابا ماہی شاہ صاحب جھنگی والے کی خدمت میں بھیجا۔ اور خود اپنے وطن واپس چلے گئے۔ آپ کو جو کچھ عطا ہوا دادا مرشد صاحب سے حاصل ہوا۔ آپ نے اُن کی خدمت میں ایک گھوڑا اور پوشاک نذر کی۔ انہوں نے کوٹ عنایت خاں میں رہنے کا آپ کو ارشاد فرمایا۔[1]

کرامات

آپ صاحب خوارق وکرامات تھے۔

ایک وقت میں متعدد مقامات پر ظہور — آپ ایک مرتبہ ملک داداں اور کوٹ عنایت خاں میں ایک ہی وقت میں دونو مقامات پر دیکھے گئے۔[2]

کنوآں سے پانی برآمد ہونا — ایک شخص یار بخش نامی نے کنوآں کھدوایا [illegible] ہاتھ نیچے تک کھدوا کرے گئے۔ لیکن [illegible] نہیں آتا تھا۔ آپ نے دعا کی [illegible] تو پانی اوپر آگیا۔[3]

ایک مرید کو امداد کرنا — ایک مراسی [illegible] کوٹ عنایت خاں [illegible]

---

۱ فیض محمد شاہی قلمی جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ ۲ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ ۳ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۱۰۶ [illegible]

Marfat.com

موضع بھینسکے جیمہ کی ڈھاب میں وہ جبراً داخل ہوگیا۔ ہر چند نکالتا مگر وہ بھینسا نہ نکلتا۔ اُس نے آپ کو یاد کیا کہ اگر میرا پیر بہادر شاہ سچا ہے۔ تو بھینسا نکال دیگا۔ چنانچہ اُسی وقت وہ بھینسا خود بخود نکل آیا۔ جب کوٹ عنایت خاں میں پہنچا تو آپ نے خود بخود فرمایا کہ تو بُڈھے فقیر کو ڈھاب میں ٹُبی لگواتا ہے۔

کیڑا کھانے سے بچانا لدھا ولد نزادار ولد کریم بخش قوم ادجلہ ساکن ادجلہ خورد بیان کرتا ہے کہ میرا دادا کریم بخش بچپن میں اپنے کپڑے کھاتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے ایسی لذت آتی تھی جیسے ملائی کھانے سے۔ اور چھوڑتا نہیں تھا۔ میری دادی مسمات صاحبزادی نے دستار اور الائچہ شیخ بہادر شاہ صاحب رح کو نذرانہ دیا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ کپڑے کھانا چھوڑ گیا۔ [۴]

نقصان کرنے والے کا سزا پانا ایکبار راجہ رنجیت سنگھ کا کوئی سپاہی آپ کے کھیت سے سبز چارہ بلا اجازت کاٹ کرلے گیا اور راجہ کے گھوڑوں کے آگے ڈال دیا۔ جن گھوڑوں نے کھایا وہ مر گئے۔ راجہ کو پتہ چلا تو معہ اپنی پھوپھی سیواں کے آپ کی خدمت میں آیا اور معافی لی۔ اور اٹھارہ گھماؤں زمین آپ کے بھتیجا میاں قادر بخش کو دے گیا [۵]

مخالف کا سزا یاب ہونا ایکبار راجہ رنجیت سنگھ کا کوئی کاردار آپ کی زمین سے مالیہ وصول کرنے آیا تو آپ نے کہا کہ اس میں غلہ فقیروں کے واسطے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا کوئی مالیہ نہیں دیں گے۔ اُس نے کچھ گستاخانہ کلام کیا۔ امر الٰہی سے ہوا کا ایک ایسا بگولا آیا جس سے وہ گھوڑے سے اُلٹ کر گر پڑا۔ آخر تائب ہوا اور سات گھماؤں زمین بھی آپ کے بھتیجا میاں قادر بخش کو دے گیا۔ [۶]

ایک بیفرمان کو نہ سونے کی دُعا ایک مرتبہ بارش میں آپ کے مکان کا چھت ٹپکنے لگا۔ آپ

---

[۴] فیض محمد شاہی قلمی جلد ۲ - ص۴۷ [۵] ایضاً جلد ۲ ص [۶] ایضاً صفحا شرافت۔

فرمایا۔ کہ کوئی شخص اوپر چڑھ کر قطرہ ٹپکنا بند کر دے۔ ایک خادم نے کوٹھے پر چڑھ کر سوراخ بند کر دیا۔ مسمی ڈیڈو زمیندار جاگتا تھا۔ مگر اُس نے عمداً ایسا نہیں کی۔ آپ نے فرمایا ڈیڈو۔ تم کبھی رات کو نہ سو سکو گے۔ چنانچہ تمام عمر وہ رات کو پھرتا رہتا تھا۔ ۸

کنوآں میں پانی نہ ملنا | ایک مرتبہ آپ کا ایک درویش آپ کی گائیں چرانے گیا۔ ذیلداروں نے اس کو روک دیا۔ کہ یہاں ہم نے کنوآں لگوانا ہے۔ تم گائیں لے جاؤ۔ آپ نے جب سنا تو فرمایا کہ وہاں سے اُن کو پانی نہیں ملے گا۔ چنانچہ جب اُنہوں نے کنواں کھُدوایا تو نیچے سے پانی نہ آیا۔ ۸

بیل کا مر جانا | ایک روز آپ اور آپ کا بڑا بھائی اَللہ دتہ ہل چلا رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ ہمارے ڈیرہ پر چند درویش آئے ہیں۔ مجھ کو جانے کی اجازت دو۔ بھائی نے کہا کہ تھوڑا سا کام باقی ہے۔ زمین واہ کر جانا۔ آپ نے کہا کہ اگر ایک بیل مر جائے تو پھر تو تم اکیلے ہی ہل چلاؤ گے۔ چنانچہ اسی وقت ایک بیل مر گیا اور آپ درویشوں کے پاس چلے گئے۔ ۹

مزار سے دوبارہ ظہور | آپ وفات سے چھ سال بعد میاں خدا بخش ولد واہ بخش کو خواب میں ملے اور کہا کہ یہاں ہم کو کلی کی وجہ سے بدبو آتی ہے۔ چنانچہ وہاں سے آپ کا تابوت نکال کر کچھ فاصلہ پر دفن کیا گیا۔ زیارت عام ہوئی [illegible] تازہ تھا۔ ۱۰

آپ کی کوئی اولاد نہ [illegible]

وراثت [illegible]

---

۸ فیض محمد شاہ جمالی جلد ۲ صفحہ [illegible] ۹ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۱۱ [illegible]

Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	شیخ شرف الدین بن ناصر الدین سلیمانی رح	ساہن پال شریف	ضلع گجرات
۲	میاں قادر بخش ولد اللہ دتہ گوجر۔ برادر زادہ	کوٹ عنایت خاں	گوجرانوالہ
۳	میاں خدا بخش ولد قادر بخش گوجر	"	"
۴	میاں دیوان علی ولد قادر بخش گوجر	"	"
۵	چوہدری نوح دین	گھیئے والہ	"
۶	چوہدری حسن محمد گھمن	ماجرا کلاں	سیالکوٹ
۷	سائیں نتھو شاہ	ملکھانوالہ	"
۸	سائیں نظام دین نو مسلم (سابقہ نام جونت سنگھ)۔	سلہو کے	"
۹	مہر فقیر بخش	بجبیال	جموں
۱۰	سائیں جواہر شاہ		
۱۱	سائیں مستان شاہ		
۱۲	سائیں الف شاہ ۔ اسکا ایک مرید مہر شاہ نامی تھا۔		
۱۳	سائیں دسوندھی		
۱۴	میاں کالا مراسی شاعر		

مدحیہ اشعار | آپ کی تعریف میں میاں کالا مراسی نے ایک سیحرفی بنائی۔ جس کے دو اشعار نقل کئے جاتے ہیں۔

ش زور نال میں اٹھے ہو میٹوں اٹھے پہر میں نام دھیاوناں ہاں
تیرے نام توں میں قربان جاواں بیٹھ کے سیس نواوناں ہاں
الیس غم نے مار بیمار کیتا تینوں کھول کے حال سناوناں ہاں
بہادر شاہ سائیں بیڑا بنے لائیں تیرے نت دیدار نوں چاہوناں ہاں

Marfat.com

سن سخی بہادر شاہ نام تیرا روشن جگ سارے مشہور سائیں
تیرا قد سوہنا سرو باغ اندر تیرے چہرے تے برسدا نور سائیں
عنایت خاں دا کوٹ مشہور ہویا جویں ہوسی دے رائیں کوہ طور سائیں
بہادر شاہ سائیں بیڑا بنے لائیں تیری عرض حضور منظور سائیں

تاریخ وفات | بابا بہادر شاہ صاحب رح کی وفات جمعرات - چودھویں ۱۴ صفر ۱۲۸۳ھ ایک ہزار دو سو تراسی ہجری - مطابق اٹھائیسویں ۲۸ جون ۱۸۶۶ء انگریزی آٹھ سو چھیاسٹھ عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی تھی سنہ دسواں جلوسی تھا -

آپ کا مزار کوٹ عنایت خاں ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے مغربی جانب ہے سالانہ عرس گیارہ ہاڑ کو ہوا کرتا ہے - ؎۱

مادۂ تاریخ

"مکانِ بے نظیر" ۱۲۸۳ھ

شجرہ نسب متولیان خانقاہ بابا بہادر شاہ گوجر

- میاں لگا گوجر ساکن ملیانہ ضلع گجرات کے دو ۲ بیٹے تھے - میاں اللہ دتہ اور بابا بہادر شاہ فقیر نوشاہی بے لاولد فوت ہوئے -
- میاں اللہ دتہ کے ایک فرزند میاں قادر بخش تھے -
- میاں قادر بخش کے دو بیٹے تھے - میاں خدا بخش - اور میاں دیوان علی -
- میاں خدا بخش متوفی ۲۹ صفر ۱۳۳۸ھ ۹ مگھر سمت ۱۹۷۶ء ۲۲ نومبر ۱۹۱۹ء کے چار ۴ بیٹے تھے - میاں غلام حسین - میاں غلام محمد - میاں فضل حسین لاولد - مولوی وزیر حسن

؎۱ فیض محمد نوشاہی قلمی جلد دوم ص ۱۱۰۳ - شرافت -

Marfat.com

میاں غلام حسین کے ۲ دو بیٹے محمد عالم اور محمد شفیع اس وقت ۱۳۵۲ھ میں موجود ہیں۔

محمد عالم کا ایک لڑکا محمد شریف موجود ہے۔

میاں غلام محمد متوفی ۳۰ محرم ۱۳۲۵ھ ۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء ۲۶ چیت سمت ۱۹۶۴ کے ۲ دو بیٹے نواب اور فضل موجود ہیں۔

نواب کا ایک لڑکا اکبر موجود ہے۔

فضل ولد میاں غلام محمد کا ایک لڑکا شریف موجود ہے۔

مولوی مولا بخش ولد میاں خدا بخش ۷ صفر ۱۳۲۵ھ ۲۲ مارچ ۱۹۰۷ء ۱۰ چیت سمت ۱۹۶۴ بے اولاد فوت ہوئے۔

میاں دیوان علی ولد میاں قادر بخش کے ۳ تین بیٹے تھے۔ سردار۔ میراں بخش۔ اور شمس الدین لاولد۔

سردار کے ۴ چار بیٹے۔ نذیر احمد۔ فضل احمد۔ فیض احمد اور نور احمد موجود ہیں۔

میراں بخش ولد میاں دیوان علی کے ۲ دو بیٹے محمد اور حیات موجود ہیں۔

محمد کے ۲ دو لڑکے محمد یوسف اور محمد اشرف موجود ہیں۔

انتباہ

یہ شجرہ شریف میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہٗ نے گیارھویں ستمبر ۱۹۳۳ء ایک ہزار نو سو تینتیس عیسوی کو کوٹ عنایت خاں میں جا کر لکھا۔ اور اپنے بیاض فیض محمد شاہی جلد ۲ دوم میں لکھا۔ اس کے صفحہ ۱۱۰۲ سے میں نے یہاں نقل کیا۔ جن کو موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ تاریخ اور سنہ مذکور کو موجود تھے۔

Marfat.com

پ

(۹)

پیر بخش

شیخ پیر بخش برخوردارؒ

آپ قوم جالب سے تھے۔ سید غلام رسول بن سید حافظ قائم الدین برخوردار پاک پتنی رح کے متبنیٰ اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ پاک پتن میں سکونت رکھتے آپ کے والدین کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ سید صاحب کی دعا سے آپ پیدا ہوئے۔ ایک سال کے تھے کہ والدین نے سید صاحب کے سپرد کر دیا۔ آپ نے انہیں کے زیر سایہ پرورش پائی۔ اُن کے مرید آپ کو کاندھوں پر اٹھا کر [illegible] جوان ہوئے تو مرشد صاحب نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ [illegible] میں آپ کا فیض اور فقر عام ہے۔ آپ کے برکات سے بہت لوگ راہ [illegible] پر آئے۔

اولاد آپ کا ایک بیٹا میاں محمد بخش المعروف برخوردار نام تھا۔ جو [illegible]

یاران طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱۔ میاں محمد بخش المعروف برخوردار فرزند۔ پاک پتن [illegible]

۲۔ میاں غلام حسین [illegible]

۳۔ سائیں غلام رسول

مدفن شیخ پیر بخش کا مزار پاک پتن شریف میں حافظ برخوردار [illegible] کے پاس [illegible] کی طرف ہے۔

Marfat.com

(١٠)

پیر بخش ؒ

میاں پیر بخش ڈھولوی رح

آپ حافظ برہان الدین ڈھولوی بن حافظ محمد حسین قصوری رح کے بیٹے تھے۔ بیعت طریقت اپنے ماموں صاحب میاں الٰہی بخش شرقپوری رح سے تھی۔ علم و عمل تحریر و تقریر اور مقامات درویشی میں کامل تھے۔ حسین و جمیل بھی تھے۔ دنیاوی جاہ و جلال بھی حاصل تھا۔ غریبوں محتاجوں کی امداد کرتے۔ فقیروں، درویشوں سے محبت رکھتے۔ [1]

ابتلاء اپنے پیر صاحب کی کمال مہربانی آپ کے حال پر تھی۔ مگر آپ کی مجلس بابا ماہلے شاہ چشتی صابری رح سے ہو گئی۔ جو اپنے وقت میں کامل بزرگ تھے۔ انہوں نے وظائف چشتیہ تلقین کئے۔ آپ ان میں مشغول ہو گئے۔ ایک دن قوالوں نے حضرت نوشہ صاحب رح کی کافی شروع کی تو آپ نے کہدیا یہ چھوڑ دو اور خواجگان چشت کی کوئی بات سناؤ۔ یہ بات میاں الٰہی بخش صاحب تک پہنچ گئی کہ آپ کا مرید منحرف ہو گیا ہے۔ انہوں نے آپ کا فیض سلب کر لیا۔ آپ گھبرائے اور دن رات گریہ و زاری میں مصروف ہوئے۔ مگر کوئی فائدہ مترتب نہ ہوا۔ آخر ایک دفعہ میاں سلطان مست نوشہروی رح شرقپور آئے۔ تو ان کی سفارش سے میاں الٰہی بخش رح نے آپ کا قصور معاف کیا۔ آپ اپنے پیر صاحب کے قدموں میں گر پڑے اور غلطی معاف کرائی اور دوبارہ نوشاہی فیضان حاصل کیا۔ [2]

---

[1] [2] فیض مصطفائی المعروف گلزار نوشاہی ص ١٢٥/١٢٦ شرافت۔

Marfat.com

شعر گوئی | آپ کو شاعری کا ملکہ حاصل تھا۔ پنجابی زبان میں اشعار کہا کرتے۔ آپکے دوہڑے۔ کافیاں وغیرہ مولوی محمد حیات شرقپوری نے کتاب گلزار نوشاھی میں لکھے ہیں۔ چند اشعار اُن میں سے یہ ہیں۔

۱۔ ایک سیحرفی آپ نے حضرت سچیار صاحب نوشہروی رہ اور سلطان مست صاحب رح کی توصیف میں لکھی ہے۔ دو پہلے شعر یہ ہیں۔

الف آکھے حمد صحیح کر کے کرکے صاف زبان نوں پاک میاں
بعد حمد درود رسول تائیں جس دی شان نزدل لولاک میاں
ابوبکر عمر عثمان علی ہو داں چوہاں دے قدماں دی خاک میاں
پیر بخش سچیار دی اوٹ تکے چھڈ دے خویش قبیلے تے ساک میاں

ب باجھ سچیار دے ہور ناہیں کوئی آسرا اوٹ پناہ مینوں
تکیہ گاہ غریباں دا مست سائیں کیتا نُرت گدا تھیں شاہ مینوں
دکھاں بہت سچیار دا شوق دل تے کسے غیر دی لوڑ نہ چاہ مینوں
پیر بخش بے مست دیہاں ہو دے کدی کرے جا اکس نگاہ مینوں

۲۔ دوھڑہ

حال دے لوکو بانگ نیناں دی چادلر بسمل کیتی
آ دلداری میری خبر نہ لئی آ کر زخمی مار نہ لیتی
تیر برہوں دے ٹکن نہ دیندے سوئی جان جیں سر بیتی
پیر بخش مرن محال تساں نوں جنہاں ہے عمر ہرامی بیتی

۳۔ بیت

تھم تھم حال انوکھی دا لیا لدی آن ونجن دیندے
باہوں پکڑ کھلوویں مینوں میرے دور رہوں دلبر چہرے

اولاد | آپ کے ایک فرزند میاں شیر محمد نام تھے۔

تاریخ وفات | میاں پیر بخش رح کی وفات ۱۲۷۱ھ ایکہزار دوسو اکہتر ہجری مطابق ۱۸۵۵ء ایکہزار آٹھ سو پچپن عیسوی میں ہوئی۔

اُسوقت ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اُس کی گورنری کا آٹھواں سال تھا۔

آپ کی قبر موضع ڈھول متصل قصبہ شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"حضور انور" ۱۲۷۱ھ

Marfat.com

(۱۱)

پیر شاہ

میاں پیر شاہ ٹھریالوی رح

آپ شیخ ہاشم شاہ ٹھریالوی رح بن حاجی محمد شریف جگدیو رح کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کا اصلی نام [illegible] محمد شاہ عرف پیر شاہ تھا۔

تاریخ ولادت | آپ کی پیدائش یکم شعبان [illegible] [illegible] ۱۷۹۶ء [illegible] ضلع امرتسر ہوئی۔ ۳ ذی الحجہ ۱۲۱۱ھ کو آپ نے اپنے والد اور دادا [illegible]

تعلیم | آپ نے ابتدا میں علم ادب، فقہ اور حدیث پڑھے۔ اپنے [illegible] کے کلام کو ترتیب دیتے تھے۔ بہت لوگ آپ سے علم ظاہری و باطنی سے مستفیض [illegible]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ میاں حیات شاہ [illegible] آپ کا جانشین ہوا۔ ۲۔ میاں [illegible]

تاریخ وفات | میاں پیر شاہ کی وفات انیسویں جمادی الاولی ۱۲۷۹ھ [illegible] مطابق [illegible] ۱۸۶۲ء [illegible] سلطنت [illegible] ہوئی [illegible]

مادہ تاریخ

"مظہر اقبال" [illegible]

Marfat.com

ت

(۱۳)

تاج محمود

شیخ تاج محمود روشن شاھی پاک پتنی رح

آپ قوم جوڑ میکر سے تھے۔ پاک پتن شریف میں سکونت رکھتے تھے۔ حضرت سخی روشن دین اہیریدی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ کافی لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے۔

اولاد | آپ کی اولاد سے اسوقت ۱۳۸۰ھ ۶۱۹۶۰ میں امام دین نام پاک پتن میں موجود ہے معماری کرتا ہے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱	بابا امام شاہ رح موچی	نروڑ	ضلع لاہور
۲	بابا محمد پناہ رح راجپوت	بھڑانہ	"
۳	بابا گلاب شاہ رح کمہار	جاہمن	"
۴	بابا فتح شاہ رح		
۵	میاں محمد بخش رح		

مدفن | شیخ تاج محمود رح کا مزار پاک پتن شریف ضلع ساہی وال میں ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

شجرہ فقرائے شیخ تاج محمودؒ

بابا امام شاہؒ سرودھ - ضلع لاہور

بابا فوجے شاہ رح

بابا عبداللہ شاہ رح

بابا ہیرے شاہؒ ارائیں - سلامت پورہ

متوفی ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۴ء

حافظ فضل آلٰہی - ارائیں۔

یہ شخص - شاہ عنایت ولی قادری شطاری لاہوری کی اولاد سے ہے۔ سادھوؤں والا لباس - یعنی جوگیہ رنگ کپڑے پہنتا ہے۔ داڑھی مونچھ کی صفائی رکھتا ہے۔ دربار مادھو لال حسین قادری رح پر مقام باغبانپورہ لاہور رہتا ہے۔ ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۹ء میں بمقام سٹیشن مہالیکے (ضلع شیخوپورہ) میری اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ شرافت۔

بابا محمد شاہ - بھڑانہ - لاہور

بابا مراد شاہ - منہالہ خانخاناں لاہور

بابا امام شاہ ولد مراد شاہ منہالہ

بابا بادے شاہ باشندہ کوٹلی لاہور

بابا موجے شاہ - سدھوون امرتسر

بابا غلام شاہ باشندہ کوٹلی

بابا نتھے شاہ سکنہ ماڑی گوبند گڑھ امرتسر

بابا کرم شاہ - بھڑانہ

بابا دتے شاہ تیلی - رائے کلاں - لاہور م ۲ محرم ۱۳۳۶ھ

بابا چھیلے شاہ ولد دتے شاہ

بابا برکت علی ولد چھیلے شاہ

صوفی حاکم علی ولد بابا برکت علی

ساکن رائے کلاں متصل ... ڈاکخانہ للیانی تحصیل قصور ضلع لاہور ۱۳۹۱ھ میں موجود ہے

سائیں غلام علی ولد کرم شاہ - بھڑانہ

۱۳۸۶ھ میں موجود

میاں فقیر محمد موچی - سمن آباد - لاہور

سائیں لہنا شاہ راجپوت ... منہالہ خانخاناں

۱۳۸۲ھ میں موجود

سردار ولد ... موچی - سرہ ...

Marfat.com

ث

(١٣)

ثابت شاہ

شیخ ثابت شاہ روشن شاہی کروڑی رح۔

آپ کا نام محمد ثابت بلقب ثابت دین المشہور ثابت شاہ تھا۔ والدہ کا نام بی بی فاطمہ رح تھا۔ موضع کروڑ یکا ضلع ملتان کے باشندہ تھے۔ بیعت و خلافت حضرت سخی روشن دین اہیروی رح سے رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلہ حقہ بدستور جاری ہے۔

قادری فیض | سلسلہ نوشاہیہ قادریہ کے علاوہ آپ کو قادری خاندان سے ایک اور نسبت بھی حاصل تھی۔ چنانچہ ایک پرانی قلمی تحریر پر اس طرح شجرہ لکھا ہے۔

"مولوی علی محمد۔ ایشاں از محمد ثابت۔ ایشاں از حاجی محمد فاضل۔ ایشاں از حضرت علی محمد اکبر۔ ایشاں از حضرت سعد اللہ۔ ایشاں از حضرت محمد شاہ۔ ایشاں از حضرت سلطان شاہ۔ ایشاں از حضرت شیخ الشیوخ شیخ عبد الرشید ولی اللہ۔ ایشاں از حضرت سید السادات مولوی سید میر شریف۔ ایشاں از حضرت سید قطب الحق شمس الدین۔ ایشاں از حضرت محمد غوث گیلانی۔ ایشاں از حضرت کرم علی۔ ایشاں از حضرت سید مسعود۔ ایشاں از حضرت احمد دلی۔ ایشاں از حضرت سید صوفی۔ ایشاں از حضرت سید ابو نصر۔ ایشاں از حضرت سید عبد الوہاب ایشاں از حضرت پیر دستگیر محیی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز۔[1]"

---

[1] اس شجرہ میں سید محمد غوث گیلانی۔ اور سید کرم علی کے درمیان سید شمس الدین اور سید شاہ میر کے نام متروک ہیں نیز سید صوفی بلا واسطہ اپنے والد سید عبد الوہاب کے مرید تھے۔ سید ابو نصر کا نام زائد ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com

نوٹ: اس شجرہ طریقت کو آپ کی اولاد کے بعض اشخاص شجرہ نسب سمجھتے ہیں۔ اور کم علمی کی وجہ سے اپنے آپ کو سید گیلانی کہلاتے ہیں۔ حالانکہ اس شجرہ میں بزرگوں کے احترامی القاب مختلف ہیں، کسی کو مولوی۔ کسی کو حاجی۔ کسی کو شیخ۔ کسی کو سید۔ کسی کو میر لکھا ہے۔

مولوی غلام حسین ولد حسام الدین راجپوری رح کی کتاب سیرۃ الاولیا سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ ثابت شاہ قوم کھوکھر سے تھے۔

شیخ ثابت شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ

شیخ ثابت شاہ کے ایک ہی فرزند مولوی علی محمد تھے۔ جو بھماہ۔ ضلع لدھیانہ میں چلے گئے

مولوی علی محمد کے دو بیٹے تھے۔ مولوی خدا بخش۔ مولوی غلام قادر۔

مولوی خدا بخش کہیں چلے گئے تھے۔ ان کی اولاد کا کوئی پتہ نہیں۔

مولوی غلام قادر بن علی محمد کے تین بیٹے تھے۔ مولوی غلام نبی۔ مولوی عبد الحکیم مولوی غلام حسین۔ موخر الذکر دونو لاولد فوت ہوئے۔

مولوی غلام نبی کے دو بیٹے تھے۔ مولوی علی محمد لاولد۔ مولوی ولی محمد۔

مولوی ولی محمد متوفی ۲۶ محرم ۱۳۵۸ھ چیت ۱۹۹۵ ب۔ صاحب علم تھے۔ بمقام بھماہ [illegible] ضلع لدھیانہ میں اپنے آبا و اجداد کے سجادہ نشین تھے۔ موضع میانی ضلع لدھیانہ میں دفن ہیں۔ ان کے خورد و بزرگوں کا بیان ہے کہ مولوی صاحب نے آخری عمر میں [illegible] سے نکاح کر لیا۔ [illegible] ۱۳۳۳ھ [illegible] ۱۹۱۵ [illegible] غلام الحسین [illegible] ۱۳۶۶ھ [illegible] ۱۹۴۷ [illegible] اپنے آپ کو سید گیلانی کہلاتا ہے [illegible] ۱۳۸۴ھ [illegible]

Marfat.com

شجرہ فقرائے شیخ ثابت شاہ کرد ڑی

مولوی علی محمد ولد ثابت شاہ۔ بھمان شریف۔ ضلع لدھیانہ۔

سائیں سبحان شاہ۔ ریاست نابھہ۔

سائیں مراد علی شاہ۔ ریاست نابھہ۔

مدفون سنگل۔ ریاست پٹیالہ۔

سائیں امام علی شاہ۔ ریاست نابھہ۔

سائیں مہر علی شاہ۔ ریاست نابھہ۔

سائیں حسن شاہ لدھیانوی

سائیں بوٹے شاہ سلیم پوری

سائیں بھول شاہ۔ کالیوال

سائیں الف شاہ۔ کالیوال

مولوی نور المصطفےٰ

ان کا ذکر اس کتاب کے ساتویں حصہ موسوم منابع الانوار میں کیا جائے گا۔ ۱۲

مولوی خدا بخش فرزند اصغر مولوی علی محمد۔

مولوی غلام قادر۔ فرزند اکبر مولوی علی محمد بھمان شریف

سائیں بوٹے شاہ۔ رام غوث گڑھ تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ

سائیں برکت علی شاہ۔ رام غوث گڑھ۔

سائیں دریے شاہ

دھنور ضلع لدھیانہ

مولوی غلام نبی فرزند اکبر مولوی غلام قادر

مولوی غلام حسین فرزند اصغر مولوی غلام قادر

سائیں دتے شاہ ولد غنی شاہ

کھیڑہ تحصیل سمرالہ۔

مولوی عبد الحکیم۔ فرزند اوسط مولوی غلام قادر بھمان شریف

سائیں لشکن شاہ۔ راجپوت ساکن شہر نابھہ

مولوی عبد الغنی ولد لشکن شاہ۔ دھنور

سائیں عطا الٰہی۔ رام غوث گڑھ۔

مولوی عبد النبی ولد لشکن شاہ۔

سائیں امام الدین۔ رام غوث گڑھ

سائیں مراد علی شاہ المعروف

مودود شاہ ولد لشکن شاہ۔ بیج کونکہ۔

مدفون اٹالاں ضلع لدھیانہ

سائیں چراغ شاہ ولد مودود شاہ

بیج کونکہ۔ ضلع لدھیانہ۔

سائیں نیک محمد۔ اٹالاں

سائیں بنے شاہ۔ اٹالاں

Marfat.com

شجرہ فقرائے شیخ ثابت شاہ کرڈی رح

مولوی علی محمد ولد ثابت شاہ رح

مولوی غلام قادر ولد علی محمد رح

مولوی عبدالحکیم ولد مولوی غلام قادر رح

مولوی علی محمد ولد غلام نبی بن غلام قادر بھماہ

مولوی ولی محمد ولد غلام نبی ۔ بھماہ شریف

بابا مست علی ۔

میاں نظر حسین ۔ چاہ بزازانوالہ چک ۸۵۲ گ ب

ڈاکخانہ ماموں کانجن ۔ ضلع لائل پور ۔ یا ج پچھ عرس

کیا کرتا ہے ۔ میں بھی دو مرتبہ وہاں گیا ہوں ۔ ادب در

اعتقاد سے پیش آیا ۔ ۱۳۸۳ھ ؍ ۱۹۶۳ء میں موجود ہے

بابا جانی شاہ ۔ ساکن لعنہ خواص ۔ ضلع لدھیانہ

۱۳۸۳ھ میں بعمر ... شہر جھنگ میں موجود ہے

بابا فقیر شاہ ۔ چک ۹۸ ۔ سٹیشن ڈبانوالہ

ضلع لائل پور ۔ ۱۳۸۳ھ میں بعمر تقریباً ایک سو سال موجود

میاں قطب الدین ۔ چک ۲۹۲ ڈاکخانہ جانی والہ

ضلع لائل پور ۔

خلیفہ راجی ماشی قوال ... ضلع ... پورہ

۱۳۸۳ھ میں ...

سائیں لشکن شاہ ۔ نابھہ ۔

سائیں غنی شاہ زرگر

کھیڑہ ضلع لدھیانہ

سائیں عطا محمد ساکن

جھنگیاں ذولف گڑھ

ضلع لدھیانہ

سائیں عنایت شاہ پنیس

تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر

سائیں ... شاہ ...

تحصیل سرہند ... ساکن

... دار

سائیں ... علی ... بلدیان

... ضلع لائل پور

Marfat.com

شجرہ فقرائے شیخ ثابت شاہ کروڑی رح

مولوی علی محمد۔

مولوی غلام قادر۔

مولوی عبدالحکیم۔

مولوی علی محمد۔

مولوی ولی محمد۔

خلیفہ عطا محمد سکھنہ خورص ضلع لدھیانہ
۱۳۸۳ھ میں بعمر پچپن ۵۵ سال
۱۹۶۳ء
شہر جھنگ میں موجود ہے۔

حاجی سید جھنگے شاہ۔ ولد سید اسمٰعیل شاہ
بخاری۔ ساکن سامانہ
ریاست پٹیالہ۔

مولوی عبدالغنی۔ برج کوکہ
محمد رمضان ولد عطا محمد
(شہر جھنگ)
۱۳۸۳ھ
۱۹۶۳ء
میں بعمر تریسٹھ ۶۳ سال شورکوٹ روڈ
ضلع لائل پور میں مقام دھوبی گھاٹ رہتے ہیں۔

نجمل حسین ولد رمضان ساکن جھنگ

محمد اسمٰعیل ولد خیر دین ارائیں جالندھری
حال ساکن چک ۳۲۷ ضلع لائل پور۔

محمد شاہ خاں ولد حفیظ خاں پٹھان۔ ٹوہانہ
ضلع حصار۔ حال ساکن کروڑ پکا ضلع ملتان

سائیں راج ولی ولد عطا محمد
شورکوٹ

نگینہ مراسی سدھریٹری
ضلع لدھیانہ حال ساکن
خوشاب شریف

سائیں سخی محمد باغندہ۔ ساکن کلیر
تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ ۱۳۸۳ھ
۱۹۶۳ء
میں خسر محلہ غلام محمد آباد شہر لائل پور میں موجود ہے۔

سید غلام سیدن شاہ ولد سید علی شاہ بخاری
ساکن بجوہہ ضلع جالندھر ۱۳۸۳ھ
۱۹۶۳ء میں
شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں موجود ہے۔

سید علی شاہ ولد غلام سیدن شاہ

محمد طفیل ولد عنایت اللہ قریشی
امرتسری حال موہنی روڈ لاہور

فقیر محمد جمیور۔ لاہور

علی محمد ولد عنایت اللہ راجپوت
حصاری۔ حال ساکن لائل پور

دلاور حسین۔ نابھوی حال لاہور

Marfat.com

ج

(۱۴)

جانی شاہ

سید جانی شاہ میراں کنہامی رح

آپ کا آبائی وطن شہر کنہام۔ ملک ہندوستان تھا۔ آپ نے بعمر ستر سال میاں سلطان محمد بن میاں محمد اکرم سچیاری نوشہروی رح سے بیعت کی۔ اس وقت وہ تلونڈی چودھریاں۔ ریاست کپورتھلہ میں گئے ہوئے تھے۔ بیعت کے بعد ایک اپنا فرزند مرشد صاحب کی نذر کر دیا۔

سکونت | میاں سلطان محمد صاحب، جب سفر سے واپسی پر موضع فتحپور راجپوتاں [illegible] امرتسر میں پہنچے تو آپ کو فرمایا تمہارا مقام ارشاد یہی ہے۔ چنانچہ آپ نے وہیں ڈیرہ لگا دیا۔ ناچے والی کھوہی پر جا کر عبادت کیا کرتے۔ اور شیخ غلام حسین چھاپہ والے کے مزار سے بھی روحانی استفاضہ کیا کرتے اور ہر سال نوشہرہ شریف کے عرس پر بھی حاضر ہوا کرتے۔

شیخ کی محبت | آپ کا بیٹا چھ سال تک میاں سلطان محمد صاحب رح کی [illegible] کی خدمت میں رہا۔ اور وہیں انتقال کر گیا۔ [illegible] اطلاع پہنچائی۔ آپ نے سنا تو فرمایا کہ اگر مرا شیخ [illegible] مجھے اس کی وفات کا کوئی غم نہیں۔

[illegible]

[illegible]

اندر چلیں۔ مگر آپ وہیں بیٹھے رہے۔ جب بارش تھم گئی تو دیکھا گیا کہ آپ حاضرین مجلس سمیت بالکل خشک تھے۔ کوئی قطرہ آپ پر نہ پڑا۔

سلسلہ فقرائے سید جانی شاہ پیراںؒ

|

بابا بھاگے شاہؒ

|

بابا امیر شاہؒ

|

بابا عظیم شاہؒ

|

سائیں حسین شاہ حافظ آبادیؒ

اس کا ذکر کتاب ہذا تذکرۃ النوشاہیہ کے نویں حصہ موسوم بہ "فوائد الاذکار" میں لکھا جائے گا۔
انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

(۱۵)

جمال شاہ

شیخ جمال شاہ ستاب گڑھی رح

آپ شیخ ہاشم شاہ تھرپالوی رح بن شیخ حاجی محمد شریف جگدیوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ موضع ستاب گڑھ میں سکونت رکھتے۔ بوریا بافی کا کام کرتے۔ اس کی مزدوری سے اپنا خورد و نوش اور پیشوا کی خدمت کرتے۔

آپ کو میاں سلطان ملک بن سلطان محمد بجیاری نوشہروی رح سے بھی فیض حاصل ہوا تھا اور صاحب کمال ہوئے۔

مسجدیں تعمیر کرانا | آپ کو جو نذرانے آتے وہ نیک کاموں میں صرف فرماتے۔ چنانچہ موضع ستاب گڑھ میں ایک مسجد پختہ اور کنواں بنوا دیا۔ اسی طرح موضع حاجی میں بھی مسجد پختہ اور کنواں تعمیر کرائے۔ [1]

اخلاق، ذکر و اشغال | آپ شہرت جہانی سے [illegible] عشق الٰہی کے غلبہ میں ایسے محو اور مست تھے [illegible] میں بیٹھتے تو آپ کے جسم مبارک سے نور کے شعلے نکلتے [illegible] ہو جاتی ہے۔ آپ لباس سادہ رکھتے [illegible] سبز رنگ [illegible]

یار طریقت | آپ کے مریدوں میں سے شیخ محمد جمیل ساکن جلالپور [illegible]

مدفن | شیخ جمال شاہ کی قبر موضع ستاب گڑھ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

---

[1] نونہال قادری ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

(۱۶)

جوایا

میاں جوایا جوڑی والہ رح

اس کے والد کا نام جانی تھا۔ ولد نور بن شفیع بن قادر بن حمزہ بن لطیف بن منتو الا[1]۔ قوم مراسی۔ گوت پوسلہ تھی۔

یہ سنی امام شاہ وزیر آبادی رح کا مخلص مرید تھا۔ بھانڈوں کا پیشہ کیا کرتا۔ اس کو مرشد کی دعا تھی۔

اولاد اس کی اولاد۔ موضع جوڑی راواں ضلع گجرات میں آباد ہے۔ نقالی اور سرود خوانی کا پیشہ کرتے ہیں۔ آجکل ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں ان میں سے علیا نقالی میں اور غلام علی راگ میں۔ اور لال نسابی و شجرہ خوانی میں سب سے بہتر شمار ہوتے ہیں۔
مسمی لال کے والد کا نام فقیر بخش ولد کالو ولد افضل ولد میاں جوایا تھا۔
یہ میرے ساتھ عقیدت رکھتا ہے۔ اور بعض شجرہ ہائے نسب مجھ سے کر یاد کئے ہیں۔
اور بعض قوموں مثلاً راں۔ بھٹہ اور کھرل کے شجرے میں نے بھی اس سے لئے ہیں۔ یہ شخص صاحب علم بھی ہے۔ صرف نحو عربی بھی سبقاً پڑھا ہوا ہے۔

---

[1] منتو الا کی قبر موضع جبر نڈ ضلع گجرات میں سید جیون شہید کے احاطہ میں ہے۔ (مہر وث بل ہری) نمبر الف

خ

(۱۷)

خدا بخش

حضرت سید خدا بخش برخورداری ساہنپالوی رح

آپ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات مفتی رسول نگر خلف الصدق مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی برخورداری رہ کے چھوٹے بیٹے تھے۔ ارادت اور خلافت شیخ جمیل شاہ بن شیخ فتح الدین سلیمانی رسول نگری رحمہ سے رکھتے تھے۔ آپ صاحب علم و ارشاد تھے۔ آپ کے مفصل حالات [illegible] التواریخ کی دوسری جلد دوم [illegible] صفحات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ [illegible] میں لکھے جا چکے ہیں۔ تکرار کی ضرورت نہیں۔ صرف آپ کا ایک مکتوب [illegible] جو آپ نے اپنے والد ماجد کی طرف لکھا تھا۔ وہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

مکتوب

۱۔

" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سالہ [illegible]

سلہ یہاں سے عبارت [illegible] حافظ [illegible]

Marfat.com

فراکی وصل بخبر داری باید گرفت "

اولاد | آپ کے دو ۲ بیٹے تھے ۔

۱۔ سید نور احمد صاحب رح

۲۔ سید قدم الدین صاحب رح

تاریخ وفات | سید خدا بخش صاحب رح کی وفات ۱۲۷۷ھ ایکہزار دوسو ستتر ہجری مطابق ۱۸۶۰ء ایکہزار آٹھ سو ساٹھ عیسوی میں ملکہ وکٹوریہ کے عہد حکومت میں ہوئی ۔ سنہ چار جلوسی تھا ۔

آپ کا مزار ساہن پال شریف ضلع گجرات میں گورستان نوشاھیہ میں ہے ۔

مادۂ تاریخ

"خدا پرست بادب" ۱۲۷۷ھ

Marfat.com

د

(۱۸)

دارے شاہ

بابا دارے شاہ جھنگی والےؒ

اپنے والد بابا منصور شاہ رح کے مرید تھے۔ صاحب عبادت و ریاضت تھے۔
آپ کے والد صاحب نے مقصود پور کے پاس جو کُٹیا بنائی تھی۔ وہ مکان بعد میں آپ کے نام پر "جھنگی دارے شاہ" مشہور ہوا۔

کتاب سلیم التواریخ ص ۲۶۵ میں ہے۔

" سائیں دارے شاہ۔ کمال بزرگ ہوئے ہیں۔ عبادت سے ہر وقت سروکار تھا۔ خلق اللہ کا رجوع عام تھا۔ لوگوں نے بہت سی اراضی معافی کے طور پر دی۔ اور مکان کا نام بھی جھنگی دارے شاہ مشہور ہو گیا۔ جو چک اصلی رقبہ مقصود پور میں ہے جس کا رقبہ پچاس گھماؤں ہو گا۔ علاوہ اس کے بہت سے گاؤں میں تقریباً ایک سو پچاس گھماؤں اراضی معاف ہے۔ اور بہت سی زرخرید ہے۔"

اولاد آپ کے پانچ بیٹے تھے۔

۱ میاں میراں بخش حکیمؒ
۲ میاں امیر شاہ حکیمؒ
۳ میاں شاہ دینؒ
۴ میاں شمس شاہؒ

Marfat.com

۵ میاں شیر علی حکیم

تاریخ وفات | بابا دارے شاہ کا انتقال بقول صاحب سلیم التواریخ یکم اسوج سمت ۱۹۲۰ ایکہزار نو سو بیس بکرمی میں ہوا۔

تقویم ہجری و عیسوی کے مطابق منگلوار دو تیری ربیع الآخر ۱۲۸۰ھ ایکہزار دو سو اسی ہجری۔ موافق سولہویں ستمبر ۱۸۶۳ء ایکہزار آٹھ سو ترسیٹھ عیسوی تھا۔ ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کا ساتواں سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع جھنگی دارے شاہ۔ ریاست کپورتھلہ میں مشہور مقام ہے لوگ ان بزرگوں کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ صاحب سلیم التواریخ نے لکھا ہے۔

"اس مکان میں پختہ مسجد ہے۔ اس کے قریب میاں منصور شاہ اور میاں دارے شاہ کے مزار ہیں۔ مکان میں آم۔ جامن وغیرہ ہر قسم کے درخت ہیں۔ اور اس میں مکانات سکونتی بھی ہیں۔ جن میں ان بزرگوں کی اولاد آباد ہے۔ اور مسجد کے قریب ایک پختہ مسافر خانہ بھی ہے۔"

مادہ تاریخ

"شیریں سخن" ۱۲۸۰ھ

مختصر شجرہ اولاد بابا دارے شاہ جھنگی والے

- بابا دارے شاہ کے پانچ بیٹے تھے میاں میراں بخش۔ میاں امیر شاہ۔ میاں شاہ دین۔ میاں بھو شاہ۔ میاں شیر علی۔

- میاں میراں بخش طبیب تھے۔ ان کے تین بیٹے ہیں میاں حمید علی۔ میاں شاہ محمد میاں محمد علی۔

Marfat.com

- میاں امیر شاہ ولد بابا دارے شاہ طبیب اور زاہد عابد تھے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ میاں رجب علی۔ میاں برکت اللہ۔
- میاں شاہ دین ولد بابا دارے شاہ کے تین بیٹے ہیں، میاں رحمت علی میاں سید محمد، میاں چراغ محمد۔
- میاں نتھو شاہ ولد بابا دارے شاہ کا ایک ہی بیٹا میاں قدرت اللہ ہے۔
- میاں شیر علی ولد بابا دارے شاہ نے مولوی غلام رسول سے حکمت کی تعلیم پائی طب میں خاصی دسترس تھی۔ سال تالیف سلیم التواریخ ۱۹۱۲ء میں موجود تھے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ میاں سلطان احمد۔ اور میاں مہر علی۔
- میاں سلطان احمد کے متعلق سلیم التواریخ میں ہے کہ انہوں نے ایک رسالہ مجربات طب میں لکھا ہے۔ جو چھپ چکا ہے۔ اور تذکرۃ المشائخ میں ہے کہ میاں سلطان احمد روشن ضمیر اور قابل تعریف ہیں۔ اور ۱۳۵۳ھ میں موجود ہیں۔

انتباہ

یہ شجرہ نسب صوفی اکبر علی کی کتاب سلیم التواریخ سے لکھا گیا ہے۔ جو ۱۹۱۲ء کی تالیف ہے۔

Marfat.com

(۱۹)

دلیل شاہ

بابا دلیل شاہ بادشاہ ٹبہ والرح

آپ زمیندار قوم کاہلو سے تھے۔ آبائی وطن موضع گوڈھیالہ ضلع سیالکوٹ تھا۔ لیکن آپ نے سکونت موضع ٹبہ میں رکھی۔

شجرہ بیعت | آپ مرید و خلیفہ میاں عبدالرحیم کے۔ وہ مرید میاں کرم علی رح کے۔ وہ مرید میر شاہ سلطان بگا شیر لکھنوالی رح کے۔ وہ مرید حضرت سچیار صاحب رح کے۔[1]

توحید کا غلبہ | ابتدائے احوال میں آپ کاشتکاری کرتے تھے۔ ایک رات اندھیرے میں کنوآں چلانے لگے۔ تو ایک بھینسا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اپنے بھائی بلیل شاہ کو گاؤں کی طرف بھیجا کہ شاید بھاگ کر وہاں چلا گیا ہو۔ مگر اس کے بعد مکان کے اندر یعنی کوٹھو (دستھو) میں سے وہ بھینسا مل گیا۔ آپ نے بلند آواز سے اس کو بلایا، "بھائی بلیل شاہ واپس چلے آؤ۔ ہم جس کو باہر سے ڈھونڈتے تھے۔ وہ اندر سے مل گیا ہے" یہ آواز سن کر دونوں بھائیوں کو وجد ہو گیا۔ اس وقت یہ مطلب ذہن میں آیا کہ جس ذات حق کو ہم باہر سے تلاش کرتے تھے۔ وہ اندر سے مل گیا ہے۔ وفی انفسکم افلا تبصرون۔[2]

کرامات

مکان کو آگ لگ گئی | ایکدن آپ نے اپنے مرید بابا چوغطے شاہ رح کو پیغام بھیجا کہ

---

[1] باغ اولیائے ہند جن اول صفحہ ۔ [2] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول صفحہ ۲۳۲ شرافت۔

Marfat.com

جلدی آؤ۔ وہ کسی کام میں مصروف تھے۔ کہلا بھیجا کہ ابھی مجھے فرصت نہیں۔ آپ نے کہہ دیا کہ اُس کے مکان کو تو آگ لگ گئی ہے۔ وہ باہر کیوں نہیں نکلتا۔ چنانچہ واقعی اُسی وقت اُن کے مکان کو آگ لگ گئی۔ کتاب باغ اولیائے ہند میں ہے۔

ــہ

حضرت غصے نال توجہ ایہ فرمان سُنایا ۔۔۔ کوٹھے اُسدے اگ لگی اوہ باہر کیوں نہیں آیا
امر رہا با خادم سندا کوٹھا سڑے اُتھاؤں ۔۔۔ تاں پھر خادم نال توجہ ڈٹھا مرشد داؤں

آم بڑے اور چھوٹے | ایک مرتبہ آپ نے بمعہ بابا جو غطے شاہ کے باغ میں کچھ آموں کے پودے لگائے۔ اور فرمایا اس باغ میں دو قسم کے آم ہوا کریں گے۔ کچھ بڑے اور کچھ چھوٹے۔ بڑے ہمارے۔ اور چھوٹے تمہارے ہوں گے۔

باغ اولیائے ہند ص۴۲ میں ہے ــہ

اک ہوون گے پا پختہ تے دُوجے پا کچرا ۔۔۔ وڈے مرشد چھوٹے خادم رہسی ایہ نکھیڑا
ہُن تک کنگ بلگناں اندر جا کر دیکھو بھائی ۔۔۔ دو طرح دے انب مگر دے نے جھگڑا رہے نکائی

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں لدھے شاہ نام تھے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ میاں لدھے شاہ فرزند — ٹبہ ضلع سیالکوٹ
۲ بابا جو غطے شاہ رح — کنگ بلگن "
۳ بابا جمعہ شاہ رح — اچھرہ لاہور
۴ بابا حسزان شاہ ارائیں — ٹبہ خزان شاہ امرتسر
۵ بابا زلدو شاہ رح
۶ بابا بہادر شاہ رح
۷ سید بہار شاہ رح المعروف بہار پہیا مشہدی ڈوکھر — گوجرانوالہ

Marfat.com

مدفن بابا دلیل شاہ صاحب کی قبر موضع ٹبہ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ یہ گاؤں ڈسکہ اور سمبڑیال کے درمیان واقع ہے۔ ہر سال چوتھی ربیع الاول کو عرس ہوتا ہے اگرچہ صاحب باغ اولیائے ہند نے آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری میں لکھی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

ع

بارہویں صدی اندر ہے اُس نے ڈیرہ اٹھوں چایا۔ روضہ موضع ٹبہ اندر دیکھو بنسیا آیا

مگر یہ صحیح نہیں۔ آپ کی وفات تیرہویں صدی ہجری کے پہلے ربع میں ہونے کا امکان ہے۔

شجرہ فقرائے بابا دلیل شاہ ٹبہ والرح

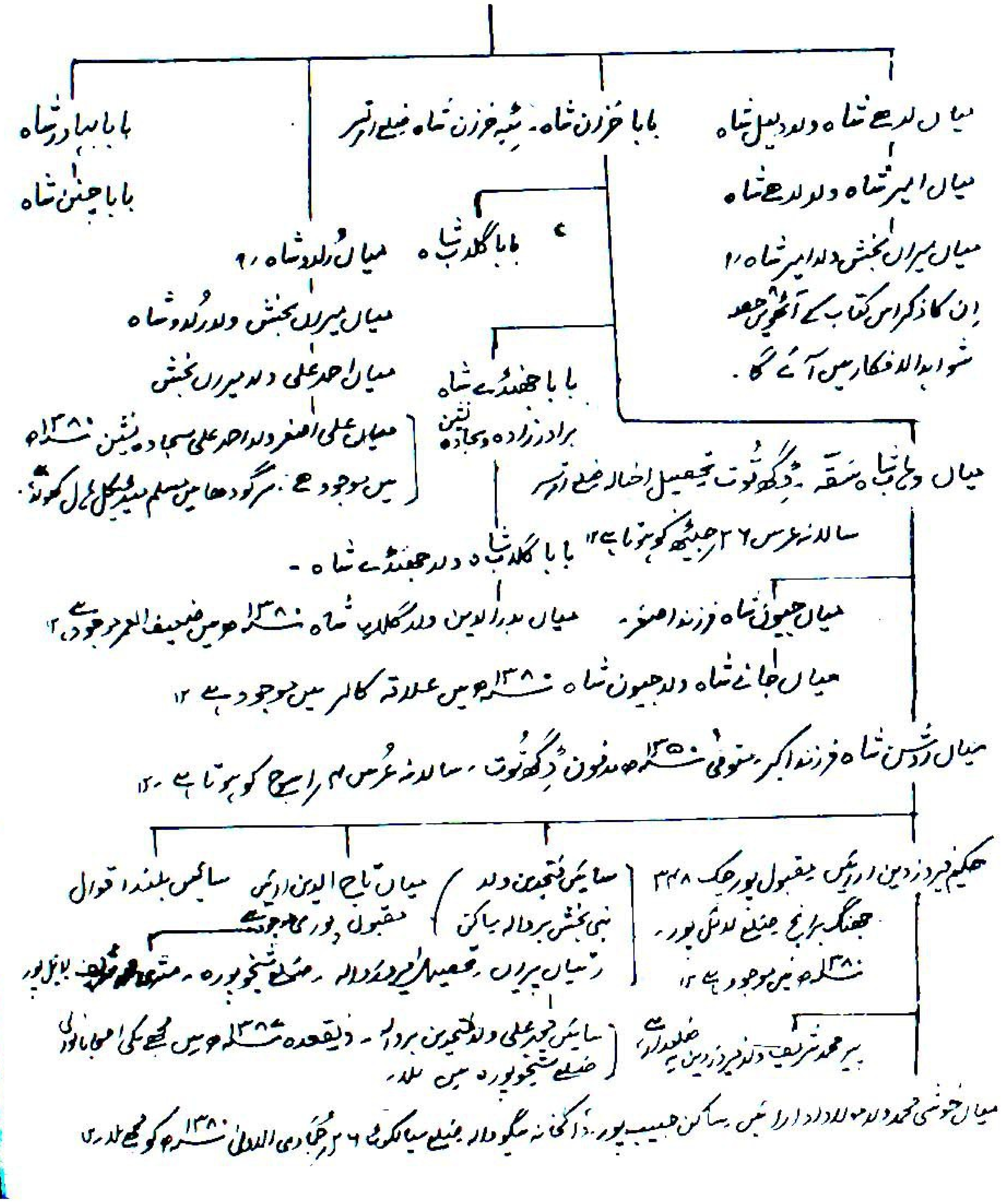

Marfat.com

شجرۂ فقرائے بابا دلیل شاہ پٹھہ والے

سید بہار شاہ ۔ نوکھر

سید جلال شاہ
ایمرکے

سید قطب شاہ بن بہار شاہ
بہادر شاہ بن قطب شاہ
شیر شاہ بن بہادر شاہ
نواب شاہ بن شیر شاہ
رسول شاہ بن نواب شاہ
مقبول شاہ بن رسول شاہ

بابا خیران شاہ ۔ پٹھہ خیران شاہ والہ

میاں وہاب شاہ ۔ ڈگھو توت والہ

میاں روشن شاہ ۔ ڈگھو توت والہ

میاں ساون شاہ ولد روشن شاہ سجادہ نشین متوفی ۱۳۶۶ھ
مدفون مقبول پور چک ۳۴۸ ج ب

بابا فقیر محمد نمبردار نو مسلم
سابق فقیر چند ساکن
سلہوکے ضلع سیالکوٹ

میاں دولت علی فرزند اکبر
میاں ساون شاہ مقبول پوری

میاں عاشق علی فرزند سوم
میاں ساون شاہ مقبول پوری

میاں صادق علی فرزند دوم
میاں ساون شاہ مقبول پوری
۱۳۸۰ھ میں سجادہ نشین ہیں

میاں لیاقت علی فرزند چہارم
میاں ساون شاہ
مقبول پوری

Marfat.com

(۲۰)

دیدار بخش

میاں دیدار بخش شرقپوری رح

آپ میاں معصوم شاہ ولد میاں ہرنی شاہ شرقپوری رح کے بڑے بیٹے تھے بیعت طریقت اپنے عم بزرگ میاں الٰہی بخش صاحب رح سے تھی۔ مقام درویشی آپ کو حاصل تھا۔ ہر دم اسم ھُو کا ورد تھا۔ عجز وانکساری آپ میں بہت تھی۔

شعرخوانی | آپ کبھی کبھی یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ ؎

مائیم پُرگناہ تو دریائے رحمتی — جائیکہ عفوِ تست چہ باشد گناہِ ما

اولاد | آپ کا ایک ہی بیٹا میاں مدد علی نام موجود ہے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب یہ تھے۔

۱	میاں برکت علی ولد میاں محمد بخش برادر زادہ	شرقپور	شیخوپورہ
۲	میاں اکبر علی ولد میاں محمد بخش "	"	"
۳	سائیں مہر شاہ بھٹی مجاور دربار شاہ مراد صاحب	"	"
۴	سائیں امیر	بھینی	"
۵	میاں امام الدین ڈوبہ	"	"
۶	سائیں شہاب الدین بٹلی محلہ نمد مالاں کشمیری بازار لاہوری کھمی		"
۷	سائیں عمر الدین پہلوان		

واقعہ وفات

آپ جب مرض موت میں بیمار تھے ایکدن اپنی بھتیجی اور خادمہ سائرہ بی بی سے پوچھا۔ بیٹی آج کیا دن ہے؟ اور کیا وقت ہے؟ اُس نے بتایا آج جمعہ کا روز اور

Marfat.com

دوپہر کا وقت ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ تو بخشش کا دن ہے۔ پھر کہا۔ بزرگوں سے سُنا ہے کہ جس میت پر بارش ہو اُس کو خدا تعالےٰ بخش دیتا ہے۔ پھر کہا بیٹی آج میری وفات کا دن ہے۔ تجہیز و تکفین جلدی کرنا۔ تاکہ جمعہ گذر نہ جائے۔ اس کے بعد چند بار کلمہ شریف کا تکرار کیا۔ اور جان بحق تسلیم کی۔ جب آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ تو اچانک بادل کا ایک قطعہ ظاہر ہوا۔ اور آپ پر بارش کے قطرات کرے۔ [۱]

تاریخ وفات میاں دیوار بخش کی وفات بروز جمعہ تئیسویں [۲۳] ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ ایکہزار تین سو ستائیس ھجری مطابق چودھویں [۱۴] مئی ۱۹۰۹ء ایکہزار نو سو نو عیسوی میں بعہد سلطنت البرٹ ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۹ سنہ نو جلوسی تھا۔

آپ کی قبر قصبہ شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ میں چاہ شرینہہ والا پر ہے۔

مادۂ تاریخ

"والی شیریں سخن" ۱۳۲۷ھ

---

[۱] گلزار نوشاہی فیض مصطفائی ص ۱۴۱ شرافت۔

Marfat.com

ک

(۲۱)

رام سنگھ

رام سنگھ کوکہ لدھیانوی ثم پشاوری

حضرت مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر انصاری قادری نوشاہی برقندازی جالندھری نے کتاب انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاھیہ میں لکھا ہے۔ کہ مسمی رام سنگھ کوکہ حضرت سید میر نواب صاحب برقندازی پوٹھوہاری رح کا مرید و فیض یافتہ تھا۔ اس نے ہندو فقیروں میں ایک نیا سلسلہ بنام کوکہ پنتھ جاری کیا۔

کوکہ پنتھ مصلحوں کی ایک جماعت تھی۔ کتاب "رنجیت سنگھ" میں لکھا ہے۔

"مصلحوں کی ایک جماعت پیدا ہوگئی جس کی بنا راولپنڈی کے ایک اُداسی فقیر نے قائم کی۔ اس کا جانشین ضلع لدھیانہ کا ایک نجار رام سنگھ نامی بڑا صاحب اثر شخص ہوگیا۔ اور سب فدائی اُس کے ساتھ ہوگئے۔ جو کوکہ کے نام سے موسوم کئے گئے۔ یہ لوگ خاص لباس باہمی شناخت کے لئے خاص الفاظ معین کرنے۔ اور سیاسی جماعت قائم کرنے کی وجہ سے دوسروں سے تمیز کئے جاتے تھے۔"[1]

رائے بہادر منشی گوپال داس نے تاریخ پشاور میں لکھا ہے۔

"کچھ تھوڑے لوگ نام دھاری پیروان بابا رام سنگھ بھی دائرہ میں جو کوکہ کہا جاتا ہے۔"[2]

---

[1] رنجیت سنگھ ص۴۱۲ مصنفہ سر لیپل گریفن صاحب۔ [2] تاریخ پشاور ص۱۴۷۔ شرافت۔

Marfat.com

دھرم سال گوکہ یہ لاہور میں گوکہ پنتھ والوں کا دھرم سال ہے۔ اس کے متعلق رائے بہادر کنہیا لعل۔ تاریخ لاہور میں لکھتا ہے۔

"موتی بازار کی غربی گلی میں یہ مکان واقع ہے۔ مکان اگرچہ مختصر ہے مگر اجتماع گوکہ مذہب کے سکھوں کا وہاں رہتا ہے۔ اور گرنتھ صاحب ہر وقت پڑھا جاتا ہے۔ بھائی مکھن سنگھ گوکہ اس دھرم سال کا مہتمم ہے۔ مکان قدیم نہیں ہے۔ پندرہ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ یہ دھرم سال بنایا گیا اور گوکہ مذہب کے لوگ یہاں آکر عبادت کرنے لگے۔ اُس روز سے چار پانچ برس تک نہایت رونق رہی۔ جب گوکوں نے مالیر کوٹلہ میں فساد کیا اور سزایاب ہوئے اور رام سنگھ گوکہ گورو گوکوں کا مقید ہو کر رنگون بھیجا گیا تو اس دھرم سال کی رونق بھی جاتی رہی۔ مکان کا دروازہ شرق کی طرف ہے اور دروازہ کے اندر مختصر صحن ہے۔ اس میں چاہ چرخی دار ہے۔ اس صحن کے شمال کی طرف ایک بڑا دالان پختہ عمارت چونہ گچ بنا ہوا ہے جس میں گرنتھ صاحب رکھا ہوا ہے اور معتقد لوگ اس کو پڑھتے ہیں۔ صحن سے غرب کی طرف ایک کوٹھڑی پختہ بنی ہوئی ہے جس کا دروازہ دالان کلاں کے اندر ہے۔ شام کے وقت شہر کے گوکے یہاں آکر جمع ہوتے اور عارفانہ گیت گاتے ہیں" [۳]

رنگون چلا جانا رام سنگھ گوکہ کو ۱۲۷۳ھ ایک ہزار دو سو تہتر ہجری مطابق ۱۸۵۶ء ایک ہزار آٹھ سو چھپن عیسوی کو انگریزوں نے گرفتار کیا۔ اور رنگون لے گئے۔

رام سنگھ کی اہلیہ کا نام جیسند کور تھا۔ جو موضع بھینی گوکیاں تحصیل لدھیانہ میں رہتی تھی۔ اس کی کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ صرف ایک لڑکی تھی۔

---

[۳] تاریخ لاہور صفحہ ۱۰۸ ۔ تراجم۔

(۲۲)

رحمان شاہ

شیخ رحمان شاہ مجذوب لاہوری رح

آپ مرزا صدیق بیگ لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ پیر کی نظر توجہ سے مجذوب ہوگئے۔ لاہور کے گلی کوچوں میں مستانہ طوار پھرا کرتے۔

شہرت کا باعث | حکیم احمد علی خاں لاہوری رح نے اسرار التصوف جلد دوم ص۸۲ میں لکھا ہے۔ " رحمٰن شاہ قوم کے نورباف تھے۔ اکثر اولیاء اللہ کو مکروہات زمانہ پیش آتے رہتے ہیں۔ اور ان کو ایسی عورتیں ملی ہیں جو موجب تکلیف و اذیت و باعث پریشانی خاطر تھیں۔ سائیں رحمٰن شاہ بھی اسی عذاب میں گرفتار تھے۔ ان کی بیوی انہیں ہمیشہ تہمت لگایا کرتی تھی کہ تم فلاں عورت کے ساتھ ناجائز تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے ایک روز تنگ آکر آلۂ رجولیت کاٹ کر پھینک دیا۔ اور عورت کے عذاب سے یوں نجات پائی۔

شعر
زن بد در سرائے مرد نکو
ہم دریں عالم ست دوزخ او

یہی فعل ان کی شہرت کا باعث ہوا۔ اور ان کی طرف رجوعات بکثرت ہونے لگی اور وہ اکثر اوقات شاہ عالمی دروازہ کے باہر رہا کرتے تھے اور جو نذر نیاز ان کے پاس آتی لوگ اٹھا کر لے جاتے۔ یہ حال دیکھ کر ایک عورت جس کا نام عالمے تھا ان کو اپنے مکان میں لے گئی اور ان کی بدولت آسودہ گذران کرنے لگی۔ یہ بقیہ عمر اسی مکان میں جو دعائیں گنگوں[۱] کے محلہ میں واقع ہے مقیم رہے اور آخر اسی میں مدفون ہوئے۔ "

یارِ طریقت | آپ کے ایک درویش سید فضل شاہ مجذوب لاہوری رح مشہور گذرے ہیں۔

---

۱ صاحب تحقیقات چشتی نے آپ کی قبر گرکڑہ شالی کو ہاں لاہور میں لکھی ہے۔ غالباً وہی محلہ دعائیں گنگن ہوگا۔ مرتب

Marfat.com

(٢٣)

رحمت شاہ

بابا رحمت شاہ روشن شاہی خیرپوری رح

آپ حضرت سخی روشن دین اہر پیردی رح کے کامل درویشوں سے تھے۔ آپ کا سلسلہ فقر جاری ہے۔ آپ کا مزار خیرپور ٹامیوالی ریاست بہاولپور میں گاؤں سے ایک میل شمال کی طرف ہے۔

شجرہ فقرائے بابا رحمت شاہ رح

- بابا جندوڈا
  مدفون نورپور۔ علاقہ جمال پور
  تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور
- بابا پیر شاہ رح
  - بابا یقین شاہ رح
    - بابا فتح شاہ رح
      - بابا بہادر شاہ رح
        - بابا خاکی شاہ رح
          - بابا لدھے شاہ رح
- بابا قطب الدین رح
  - بابا جمال الدین رح

Marfat.com

(۲۴)

رمضان شاہ

بابا رمضان شاہ چاہلانوالہ رح

یہ مرید اپنے والد بابا وارث شاہ فقیر کا ۔ وہ مرید سید میٹھے شاہ کا، وہ مرید شیخ جیون شاہ چاہلانوالہ رح کا ۔

مجاور درگاہ جیون شاہ | اس کا والد بابا وارث شاہ کہیں سے چلتا پھرتا یہاں آگیا ، شیخ جیون شاہ رح کے متولیوں نے اس کو درگاہ بابا صاحب رح کا مجاور بنا دیا ۔ اس دن سے اس دربار کی جاروب کشی اس کی اولاد میں چلی آتی ہے بابا وارث شاہ پنجابی کا شاعر بھی تھا ۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک بھڑوالہ رح کی صفت میں اس کا یہ دوہڑہ عموماً قوال لوگ مجالس سماع میں پڑھا کرتے ہیں ۔

ع

بوھڑ رحماناں وچ دوہاں جہاناں دین دُنی دیا شیرا

جو ہوں کوٹاں وچ روشن ہویوں تیرا وچ بھڑی دے ڈیرا

جے کوئی صدق توں ثابت کرسیوے تُرت کرینا ئیں پھیرا

میاں وارث کرے نظر مہر دی کوئی غم نہ رہ گیا میرا [1]

بابا رمضان شاہ بھی اپنے والد کی طرح موضع چاہل میں درگاہ شیخ جیون شاہ کا مجاور رہا ۔

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد دوم ۔ صفحہ ۹۲۲ ۔ تراقت ۔

Marfat.com

اولاد بابا رمضان شاہ کے تین بیٹے تھے۔

۱ بابا پیر شاہ رح

۲ بابا امیر شاہ رح

۳ بابا کرم شاہ رح

یاران طریقت اس کے خواص احباب یہ تھے۔

۱ بابا امیر شاہ۔ فرزند — چاہل کلاں - گوجرانوالہ

۲ بابا پیراں دتہ جٹ — " "

۳ بابا حاکم مراثی — " "

مدفن بابا رمضان شاہ کی قبر موضع چاہل کلاں متصل قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں شیخ جیون شاہ رح کے روضہ کے متصل شرقی جانب ہے۔

مختصر شجرہ اولاد بابا رمضان شاہ چاہلانوالہ رح

- بابا رمضان شاہ کے تین بیٹے تھے۔ پیر شاہ۔ امیر شاہ اور کرم شاہ۔
- پیر شاہ کے تین بیٹے ہوئے۔ محبوب شاہ لاولد۔ محمد دین ڈرانوالہ اور حسین علی۔
- محمد دین۔ کانوں میں سونے کی بالیاں رکھتا ہے جن کو ڈر کہتے ہیں اس لیے اس کا نام سائیں ڈرانوالہ مشہور ہے۔ کنجریوں کا تماشہ اکثر اس کی مجلس میں ہوتا رہتا ہے طریق ملامتی رکھتا ہے۔ ۱۳۸۰ھ میں موجود ہے۔ زیادہ تر موضع دیکھسر ضلع سیالکوٹ میں سکونت رکھتا ہے۔ اس کا ایک بیٹا برکت علی نام ہے۔
- برکت علی کراچی چلا گیا ہے۔ وہاں کوئی ملازمت کرلی ہے۔ اس کے چار لڑکے ہیں۔ عاشق حسین۔ صادق حسین۔ شبیر حسین اور ظہیر حسین۔ سب موجود ہیں۔

Marfat.com

- سائیں حسین علی ولد پیر شاہ ۔ ایک مراسن عورت کا مرید ہے جس کا نام ملنگوں میں بوٹھر شاہ مشہور ہے ۔ یہ سنہ ۱۳۸۰ھ میں موجود ہے ۔
- امیر شاہ ولد بابا رمضان شاہ کا ایک لڑکا چراغ نامی تھا جو لاولد فوت ہوا ۔ کرم شاہ ولد بابا رمضان شاہ کے تین بیٹے تھے ۔ افضل دین ۔ خدابخش ۔ اور ٹھرو ۔ موخرالذکر دونو لاولد فوت ہوئے ۔
- افضل دین کا ایک لڑکا حیات اسوقت موجود ہے ۔

شجرۂ فقرائے بابا رمضان شاہ چاہلانوالہ

بابا امیر شاہ ولد رمضان شاہ رح

- لنگری مراسی ساکن چاہل
- حیات ماچھی ساکن چاہل
- سائیں نور ب خلیفہ ساکن نور پور چاہلاں ضلع گوجرانوالہ یہ قوم بافندہ سے تھا پیر و والد ماجد اعلیحضرت مولانا سید شاہ غلام مصطفٰی صاحب نوشاہی رح کا مرید تھا و معتقد تھا ۔ اُن سے بھی فیضیاب ہوا بھری شاہ رحمان کے میلہ پر لنگر کی دال تقسیم کرنے پر مقرر ہوا کرتا تھا لاولد فوت ہوا ۔
- سائیں صوبے شاہ ولد پیر شاہ
- سائیں محمد دین المعروف بابا دڑانوالہ ولد پیر شاہ چاہلانوالہ رح
  - سائیں برکت علی ولد دڑانوالہ
  - مولوی سردار ساکن چاہل
  - فقیر محمد نمبردار ساکن چاہل
  - ڈاکٹر فقیر محمد ۔ نور پور چاہلاں
  - ماسٹر عنایت علی ۔ نور پور چاہلاں
  - سادھو سائیں ۔ جھڑیالہ چک ۲ ضلع شیخوپورہ
    - صادق حسین ولد برکت علی

Marfat.com

س

(۲۵)

سرفراز شاہ

شیخ سرفراز شاہ برقندازی پٹیالوی رح

آپ حضرت سید جعفر شاہ مجذوب نوشاہی برقندازی پٹیالوی رح کے مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ پٹیالہ (مقام ریاست) میں سکونت رکھتے تھے۔

اپنے پیر کا روضہ تعمیر کرنا | جب سید جعفر شاہ رح کا انتقال ہوا تو راجہ کرم سنگھ والی پٹیالہ نے اپنے خزانہ سے کافی روپیہ دیا۔ آپ نے اپنے اہتمام سے اُن کے مزار پر گنبد بنوایا اور مدت العمر اس دربار کے متولی رہے۔

بیماروں کا شفا پانا | ایکبار شہر پٹیالہ میں ہیضہ کی وبا پھیل گئی۔ آپ نے اپنے خلیفہ بابا عبدالحکیم طبیب کو فرمایا کہ بلیلہ زرد کو دو دیگوں میں جوش دے کر دہ پانی بوتلوں میں بھر لو۔ اور ہر مریض کو تین خوراک پلاتے جاؤ۔ اللہ کریم شفا دے دیوے گا۔ چنانچہ اُنہوں نے یہی عمل شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے سب بیماروں کو شفا بخش دی۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ بابا ساون شاہ۔ ساکن راہوں شریف تحصیل نواں شہر۔ ضلع جالندھر

۲ بابا عبدالحکیم۔ طبیب شاہی ریاست پٹیالہ۔ ان کی قبر اپنے پیر کی چار دیواری میں ہے

مدفن | شیخ سرفراز شاہ کا مزار شہر پٹیالہ میں ہے۔ چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ لوہے کا پھاٹک ہے۔ اوپر نیم کا درخت سایہ کر رہا ہے۔

Marfat.com

(۲۶)

سلطان و عظمت

میاں سلطان و عظمت قوالان ابھریروی رح

یہ دونو بھائی۔ میاں باقر قوال ابھیروی کے چھوٹے بھائی۔ اور حضرت سخی روشن دین صاحب رح کے مرید اور قوال خاص تھے۔ بمقام ابھیرا۔ ضلع بہاول نگر میں سکونت رکھتے تھے۔

شجرہ اولاد میاں سلطان و عظمت قوال ابھیروی

- میاں سلطان کے ۲ دو بیٹے تھے۔ صلابت اور حسن علی۔
- صلابت کے ۳ تین بیٹے تھے۔ رحمان۔ رحیم اور احمد یار۔
- رحمان کے ۲ دو بیٹے تھے۔ امام بخش اور پیر بخش۔
- امام بخش کے ۲ دو بیٹے تھے۔ محمد بخش اور مراد۔
- محمد بخش کے ۳ تین بیٹے ہوئے۔ سلطان۔ دریام اور غلام۔
- سلطان کے ۳ تین لڑکے ہیں۔ فضل حق۔ رحیم بخش اور مہم علی۔ تینوں ۱۳۸۰ھ میں موجود ہیں
- دریام ولد محمد بخش کا ایک لڑکا محمد شریف موجود ہے۔
- مراد ولد امام بخش کے ۲ دو لڑکے خادم علی اور عاشق علی موجود ہیں۔
- پیر بخش ولد رحمان کے ۴ چار بیٹے تھے۔ میراں بخش۔ اللہ دیا لاولد۔ محمد یار اور رحیم دین
- میراں بخش کے ۲ دو بیٹے مولا بخش و الٰہی بخش موجود ہیں۔
- محمد یار ولد پیر بخش کا ایک بیٹا عبد الغفور موجود ہے۔

Marfat.com

- رحیم ولد صلابت کے تین ۳ بیٹے تھے۔ حسن، حسین اور رمضان۔
- حسن کے دو ۲ بیٹے تھے۔ عطا محمد اور امیر بخش۔
- عطا محمد کے دو ۲ بیٹے محمد علی اور سردار علی موجود ہیں۔
- محمد علی کے دو ۲ لڑکے محمد شفیع اور عبدالغنی موجود ہیں۔
- امیر بخش ولد حسن کا ایک لڑکا محمد شریف موجود ہے۔
- حسین ولد رحیم کے تین ۳ بیٹے۔ خان محمد۔ جان محمد اور سلطان محمد موجود ہیں۔
- رمضان ولد رحیم کا ایک بیٹا صدر دین نام موجود ہے۔
- احمد یار ولد صلابت کے دو ۲ بیٹے تھے۔ اللہ دتہ اور نور دین۔
- اللہ دتہ کے دو ۲ بیٹے بخت علی اور سید علی موجود ہیں۔
- نور دین ولد احمد یار کا ایک بیٹا برکت علی موجود ہے۔
- حسن علی ولد میاں سلطان کا ایک بیٹا اللہ بخش نام تھا۔
- اللہ بخش کے تین ۳ بیٹے تھے۔ عظیم۔ کریم۔ اور ابراہیم۔
- عظیم کا ایک بیٹا اللہ بخش تھا۔
- اللہ بخش کا ایک لڑکا اللہ دتہ تھا جو بچپن میں فوت ہو گیا۔
- کریم ولد اللہ بخش ولد حسن علی کا ایک لڑکا محمد علی موجود ہے۔
- محمد علی کا ایک لڑکا شہادت علی المعروف برکت علی موجود ہے۔
- میاں عظمت قوال کے دو ۲ بیٹے تھے۔ عیسیٰ اور رباال۔ دو نو لاولد فوت ہوئے

Marfat.com

(۲۷)

سلطان شاہ

شیخ سُلطان شاہ شیر گڑھی رح

آپ حضرت سخی روشن دین ابھریری رح کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ موضع تلمبہ ضلع ملتان کے رہنے والے تھے۔ پیر روشن ضمیر نے آپ کو خلافت دے کر طالبانِ ہدایت کی دستگیری کے لئے موضع شیر گڑھ[1] میں بھیج دیا۔ آپ کو حضرت شیخ داؤد کرمانی قادری سے بھی روحانی فیض پہنچا۔

اسم ذات کا نقش آپ چھاپہ گری کا پیشہ کرتے تھے۔ یعنی کپڑوں پر بیل بوٹے چھاپا کرتے۔ جب آپ پر جذب کی حالت طاری ہوتی تو بجائے نقش و نگار کے اسم اللہ چھپ جاتا۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱ بابا سدرے شاہ رح انار کلی لاہور۔

۲ بابا محکم شاہ رح

۳ بابا عظمت شاہ رح

---

[1] مفتی غلام سرور لاہوری رح کی کتاب مخزن پنجاب صفحہ ۲۳۵ میں لکھا ہے۔ شیر گڑھ دوابہ باری ضلع منٹگمری کے متعلق یہ قصبہ بڑا آباد مکان ہے شیخ داؤد کرمانی قادری رح کا روضہ یہاں بنا ہوا ہے جس کا ذکر علیحدہ تحریر ہوگا۔ اس قصبہ کی بنیاد پہلے سید شیر شاہ قادری نے جو شیخ داؤد کے پیر بھائی تھے اور روضہ ان کا ملتان کی نواح میں ایک مشہور روضہ ہے رکھی۔ اور آباد کر اکے اپنے نام سے نام اس کا شیر گڑھ رکھا۔ ہندو مسلمان دیہرادے یہاں بہت رہتے ہیں۔ آبادی بارونق و بازار پر تجارت ہے۔ ہر سوموار روز شیخ داؤد رح کے مزار پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ ملخص

Marfat.com

۴ بابا احمد یار درویش۔

۵ بابا درگاہی شاہ جٹ۔

۶ بابا سپاہی شاہ جٹ۔

مدفن | شیخ سلطان شاہ کی وفات تیرہویں[۱۳] ساون سمت ـــــــ کو ہوئی۔ مزار شیر گڑھ ضلع ساہی وال میں ہے۔

شجرہ فقرائے شیخ سلطان شاہ شیر گڑھی

بابا عظمت شاہ

بابا مستان شاہ۔ ساکن لالے والہ بمتصل حجرہ منورہ شاہ مقیم۔ ضلع ساہی وال۔

بابا ملک شاہ ولد مستان شاہ لالے والہ۔

بابا چراغ شاہ جٹ۔ ساکن شہر سودھیاں۔ علاقہ مالوہ۔ حال [illegible] سٹیشن [illegible] ضلع لاہور بعمر نوے سال ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء میں فوت ہوا۔

سائیں توکل باغندہ۔ ساکن [illegible] ضلع لاہور ۱۳۷۹ھ ۱۹۵۹ء میں درگاہ حضرت شیخ عبدالرحمن پاک [illegible] بمقام [illegible] شریف مجاور و جاروب کش ہے۔

بابا محکم شاہ

بابا حکمت شاہ۔ ماڑی [illegible] علاقہ [illegible]

بابا عالم شاہ کمہار۔ ماڑی

سائیں گگھر شاہ عیسائی۔ ماڑی

سائیں [illegible] عرف سائیکے شاہ ۲ عیسائی۔ [illegible] شاہ کوٹ ضلع [illegible] ۱۳۸۰ھ ۱۹۶۰ء میں [illegible] ہے۔

[سائیں [illegible]]

Marfat.com

(۲۸)

سلطان شاہ

میاں سلطان شاہ گاجر گولیہ رح

آپ میاں امام شاہ ولد میاں لال شاہ گاجر گولیہ کے فرزند اکبر اور سجادہ نشین تھے۔ بیعت و خلافت اپنے حقیقی چچا میاں امیر شاہ ولد میاں لال شاہ رح سے تھی۔ وہ مرید اپنے والد میاں لال شاہ شہید بن شاہ غریب گاجر گولیہ کے تھے۔

تاثیر زبان | ایک روز آپ نے مجلس میں بیٹھے ہوئے کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھا۔ ایک ہندو بھی وہاں حاضر تھا۔ اس کی زبان پر بھی کلمہ شریف جاری ہو گیا۔[1]

طی زمان و زمین | ایک مرتبہ آپ کنوئیں چلا کر کیارے میں پانی لگا کر دس میل کا فاصلہ رسول نگر میں جا کر سبزی کا بیج خرید کر لائے جب واپس آئے تو اسی کیارے میں پانی لگا تھا۔ بیس میل کا فاصلہ پا پیادہ طے کیا۔ ابھی وہی وقت تھا۔[2]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں مہر شاہ سجادہ نشین گاجر گولہ۔
۲ میاں رنگ شاہ رح "

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے

۱ سائیں یقین علی درویش نو مسلم گاجر گولہ ضلع گوجرانوالہ
۲ میاں ماھی کمہار " "

---

[1] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول ص ۴۶۲ [2] ایضاً ص ۴۶۲ ۔ شرافت۔

Marfat.com

۳ میاں فیض احمد ولد حسن محمد تارڑ — گورھایہ ضلع گجرات

۴ میاں غلام قادر ولد فیض احمد تارڑ — " — "

۵ چودھری کرم دین رح — " — "

تاریخ وفات | میاں سلطانؒ کی وفات تیئیسویں ۲۳ رجب ۱۳۰۶ھ ایک ہزار تین سو چھ ہجری مطابق پچیسویں ۲۵ مارچ ۱۸۹ء ایک ہزار آٹھ سو نانوے عیسوی بموافق بارہویں ۱۲ چیت سمت ۱۹۴۵ ایک ہزار نو سو پینتالیس بکرمی کو بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۳۳ سنہ تینتیس جلوسی تھا۔

آپ کی قبر گاجر گولہ ضلع گوجرانوالہ میں حضرت شاہ غریبؒ کے گورستان میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"سلطان شاہ ذی علم" ۱۳۰۶ھ

Marfat.com

سلطان محمود

میاں سلطان محمود ابھرپروی ؒ

آپ حضرت سخی روشن دین صاحب ابھرپروی رح کے چھوٹے بھائی اور مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے بھائی صاحب کے بعد بمقام ابھرپور ضلع بہاولنگر اُن کی درگاہ کے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ اب تک آپ کی اولاد متولی و سجادہ نشین چلی آتی ہے۔

شجرۂ اولادِ میاں سلطان محمود ابھرپروی ؒ

- میاں سلطان محمود صاحب کے دو بیٹے تھے۔ میاں قطب الدین۔ میاں نور محمد
- میاں قطب الدین سجادہ نشین کے تین بیٹے تھے۔ میاں رکن الدین میاں مستقیم اور میاں موج الدین
- میاں رکن الدین سجادہ نشین کے دو بیٹے تھے۔ میاں جمال الدین۔ میاں احمد جو لاولد تھا
- میاں جمال الدین سجادہ نشین کے تین بیٹے تھے۔ میاں کرم الدین لاولد۔ میاں غلام قادر میاں بدرالدین۔
- میاں غلام قادر اس وقت سنہ ۱۹۷۵ء میں سجادہ نشین موجود ہیں۔ ان کے تین لڑکے میاں نیاز احمد۔ میاں فضل احمد اور میاں علی بہادر موجود ہیں۔
- میاں بدرالدین ولد میاں جمال الدین کا ایک لڑکا محمد نواز تھا جو بچپن میں فوت ہو گیا۔
- میاں مستقیم ولد میاں قطب الدین کا ایک بیٹا میاں شہاب الدین تھا۔
- میاں شہاب الدین کے دو لڑکے محمد عارف اور محمد غوث تھے۔ جو لاولد فوت ہوئے۔

Marfat.com

- میاں موج الدین ولد میاں قطب الدین کے دو بیٹے تھے۔ میاں فتح الدین اور میاں قمر الدین۔
- میاں فتح الدین کا ایک بیٹا نور جہان ہے۔
- میاں قمر الدین ولد میاں موج الدین کا ایک بیٹا میاں محمد حنیف موجود ہے۔
- میاں محمد حنیف کے پانچ لڑکے محمد عارف۔ محمد غوث، علی اکبر۔ علی انور اور غلام سرور موجود ہیں۔
- میاں نور محمد ولد میاں سلطان محمود کے ایک ہی فرزند میاں نبی بخش تھے۔
- میاں نبی بخش کے دو بیٹے تھے۔ میاں غلام حسین اور میاں غلام فرید لاولد۔
- میاں غلام حسن کے ایک فرزند میاں جان محمد موجود ہیں۔
- میاں جان محمد کا ایک لڑکا میاں محمد علی موجود ہے۔

شجرہ فقرات میاں سلطان محمودؒ

|

میاں قطب الدین بن سلطان محمودؒ

|

میاں رکن الدین بن قطب الدینؒ

|

میاں اللہ جوایا بن رکن الدینؒ

|

سید محمود شاہ — مدفون سانده - لاہور

ان کا سالانہ عرس بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۳۰)

سلطان ملک

میاں سلطان ملک سچیاری نوشہروی رح

آپ حضرت سلطان محمد ولد میاں محمد اکرم سچیاری نوشہروی کے فرزند سعادتمند تھے آپ کے حالات شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاھیہ کے چھٹے طبقہ سچیاریہ میں گذر چکے ہیں اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اولاد آپ کے چھ بیٹے تھے۔

۱ میاں سلطان محمود رح

۲ میاں سلطان مست رح

۳ میاں سلطان فضل رح

۴ میاں سلطان شیر رح

۵ میاں حسن محمد رح

۶ میاں حشمت علی رح

تاریخ وفات سلطان ملک کی وفات ۱۲۶۷ھ ایکہزار دو سو سٹھ ہجری مطابق ۱۸۵۱ء ایکہزار آٹھ سو اکاون عیسوی میں بعہد حکومت سراج الدین بہادر شاہ ظفر آخری تاجدار دہلی ہوئی۔ ۱۵ سنہ پندرہواں جلوسی تھا۔

اُسوقت ہندوستان کا گورنر لارڈ ڈلہوزی تھا۔ اُسکی گورنری کا چوتھا سال تھا۔ قبر نوشہرہ شریف ضلع گجرات میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"سلطان خیابان جنت" ۱۲۶۷ھ

Marfat.com

شجرۂ فقرائے میاں سلطان ملک نوشہروی

- میاں فضل شاہ گجھ ڈگری ضلع سیالکوٹ
  - میاں وزیر شاہ
    - میاں عالم دین۔
- سلطان شیر ولد سلطان ملک نوشہروی
  - میاں فوجدار علی ولد سلطان شیرؒ
    - بابا حضوری شاہ درویش
      - بابا دموندھی شاہ فقیر
        - حکیم عبدالمجید ابدالوی۔ یہ کوٹ میتلا ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں طبابت کرتے ہیں ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء میں موجود ہیں میرے احباب میں سے ہیں۔ انہوں عملیات کی اجازت مجھ سے حاصل کی ہیں۔

Marfat.com

ش

(۳۱)

شرف الدین

حافظ شرف الدین شاہجہان آبادیؒ

آپ کے والد کا نام میاں محکم الدین ولد شاہ بولا رہتاسی تھا۔ آبا و اجداد سے پیشہ خیاطت کرتے تھے۔ آپ کے دادا صاحب قلعہ رہتاس (ضلع جہلم) کے رہنے والے تھے۔ اور حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح کے مرید تھے۔ آپ صاحب علم و فضل قرآن مجید کے حافظ، اور عاشقان نوشاہ عالیجاہ رح سے تھے۔ آپ شاہجہان آباد میں چلے گئے۔ وہاں آپ کے رشتہ دار میاں نصر اللہ و حسن و عبد الرزاق و خیر اللہ وغیرہ خیاطان تھے۔ اُن کے پاس سکونت اختیار کی۔ ایک مرتبہ سید محمد عظیم فرزند اصغر شاہ عصمت اللہ صاحب رح بمعہ سید نیک عالم صاحب رح دہلی تشریف لے گئے تھے۔ حافظ صاحب اُن کی زیارت و خدمت سے بھی مشرف ہوئے۔

مکتوب شریف | ایک مرتبہ آپ نے شاہجہان آباد سے ایک مکتوب حضرت سید فتح الدینؒ کے نام ارسال کیا۔ جو حضرت سید محمد عظیم رح کے صاحبزادہ تھے۔ اس میں نہایت عجز و انکسار اور اپنے شوق کا اظہار کیا ہے۔ وہ مکتوب یہ ہے۔

"حقائق آگاہ معارف دستگاہ حضرت میاں فتح دین صاحب سلمہ ربہٗ از کمترین حافظ شرف الدین پسر محکم دین نبیرہ میاں شاہ بولا خادم حضرت شاہ عصمت اللہ بعد از بندگی و قدمبوسی واضح رائے عالی باد۔ بندہ ہمراہ فیض اللہ خیاط ارادۂ این سمت کردہ بود لیکن از قدمبوسی محروم ماندہ۔ چراکہ میاں فیض اللہ تا عرس این جانب

Marfat.com

نمانده ازین حیث بنده لاچار شده باز قصد بطرف شاه جهان آباد کرده - و دری نیز
ارادهٔ قدمبوسی داشته بود - ازین موجب امیدوارست که جواب این عریضه بطرف
شاه جهان آباد بطرف خانه میان نصر الله و حسن و عبد الرزاق و خیر الله خیاط
بهو چلته بهارمی متصل حویلی قبر بجانه نصر الله خیاط بنویسند - و غلام خانه زاد نبیره
شاه بولا ساکن قصبهٔ رهتاس ست و غلام لیبیرمحکم دین ست و خادم جد شما ست
باید که اول و آخر نگاه پرورش بهر امور بر فدوی دارند - و تفضلات و عنایات
بر فدوی نمایند - بعسکر عنایت نامه شفقت آمود بطرف شاه جهان آباد مرحمت نمایند
و دری را خویشان دانند - دیگر آنکه یک دفعه حضرت خداوند میان محمد عظیم صاحب
و میان نیک عالم در شاه جهان آباد تشریف آورده بودند - و حضرت شاه عصمت الله
صاحب بر شاه بولا شفقت و عنایت بسیار فرموده بودند - حالا این فدوی امیدوار
است که از شفقت و از عنایت خود فدوی را فراموش ندارند - و اشتیاق قدمبوسی
و چند نهایت بوده لیکن از باعث لاچاری راه همراه میان فیض الله رفته - از
شفقت خود فراموش نسازند - و جواب عریضه بطرف شاه جهان آباد فرد نهایت نمایند
از طرف میان فیض الله و میان شمس صاحب بندگی.

مهر [حافظ محمد / نصر الدین]

(٣٢)

شیخ احمد

مولانا شیخ احمد فاروقی رسولنگری رح

آپ فاروقی النسب تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخورداری ساہنپالوی رح مفتی رسول نگر کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل و زہد و تقویٰ تھے۔ علوم معقول و منقول میں بلند پایہ تھے۔ آپ کی سکونت رکھ چھہ میں تھی۔ جو دریائے چناب کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے۔ اس علاقہ میں آپ کا فتوے مقبول تھا۔

نسب نامہ | آپ کے والد صاحب کا نام میاں مشرف تھا خلف الرشید میاں مخدوم بن میاں معصوم بن میاں علم الدین بن میاں شاہ محمد بن میاں شاہ داد بن میاں فتح محمد بن میاں بایزید بن میاں محمد فاروق رحمہم اللہ۔ [1] ۱۵ رجب ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔ [2]

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند مولانا غلام قادر شایق رسولنگری رح تھے۔

تاریخ وفات | مولانا شیخ احمد کی وفات ۱۲۴۳ھ ایکہزار دوسو تینتالیس ہجری مطابق ۱۸۲۷ء ایکہزار آٹھ سو ستائیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی ہوئی ۲۳ سنہ تئیسواں جلوسی تھا۔ قبر رکھ چھہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ انگریزوں کی طرف سے اُس وقت ہندوستان کا گورنر ولیم بینٹنک تھا۔ اُس کی گورنری کا پہلا سال تھا۔

پنجاب کی حکومت پر رنجیت سنگھ کو اٹھائیسواں [28] سال تھا۔

---

[1] بیاض خاندان فاروقیہ قلمی۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ۔ شرافت

[2] تحریر مولوی غلام قادر شایق۔ شرافت

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

از مولانا غلام قادر شایق رسولنگری رح

سہ

لقد مات مولای شیخ احمد	فیا قلب لح انہ لائق
فقد کان مستکملا من حکم	ومن طعم کل الفنون ذائق
ومن کل نوع العلوم اکتسب	فمنہا الی علم دین شائق
بطرق المعالی بحسن الاداء	لخیل التقی قائد سائق

فان شئت تاریخ ذاک الرشید

فقل ۔ عالم فاضل فائق سہ٢

۱۲۴۳ھ

مادہ تاریخ

"بارِ غم" ۱۲۴۳ھ

٢سہ [illegible] غلام قادر شایق [illegible] مولوی [illegible] شایق [illegible]

[illegible] عبارت لکھی ہے ۔ "یا [illegible] فائق [illegible] لفظ فائق [illegible]

[illegible] تاریخ [illegible] فافہم ۔

مورخہ [illegible]

شیخ احمد المتوفی [illegible]

Marfat.com

ع

(۴۴)

عبدالغفور

میاں عبدالغفور جھنگی والرح

آپ میاں شہاب الدین ولد بابا سپاہی شاہ جھنگی والرح کے بڑے بیٹے تھے۔ بیعت و خلافت اپنے دادا صاحب سے بلا واسطہ پائی تھی۔ اپنے دادا صاحب کے بعد سجادہ ھدایت پر بیٹھے۔ چونکہ آپ کے والد بزرگوار پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ اس لئے جد امجد کے بعد سجادہ نشینی کا منصب آپ کو ملا۔

عبادت و ریاضت | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

وہ آپ بڑے کامل اولیاء اللہ سے تھے۔ اور بڑے زاہد عابد پابند شرع تھے۔ اور گوشہ تنہائی میں رہتے تھے۔ اور شب و روز عبادت میں مصروف رہا کرتے تھے۔ اور صاحب کرامات و خرق عادات تھے۔ اور اکثر عالم جنات آپ کے تابع فرمان تھے۔ اور تعلیم روحانی اور قرآنی حاصل کرتے تھے۔ اور آپ پر مجمع رجوعات خلائق بہت رہتا تھا۔ اور عالم ملکوت آپ پر مفتوں و شیدا تھے۔ اور آپ پنجگانہ نماز کے علاوہ دائمی تہجد خواں بھی تھے۔ آپ نے اپنے جملہ وظائف کو مجموعہ وظائف سپاہی شاہ میں درج کیا ہے“

اولاد | آپ کا ایک ہی بیٹا میاں شاہ چراغ نام تھا۔

یاران طریقت | آپ کے خورص درویش یہ تھے۔

۱ میاں شاہ چراغ فرزند جھنگی باھی شاہ۔ ہوشیار پور

۔ حاجی عطا محمد۔ برادر خورد " "

Marfat.com

۳ بابا ببیر شاہ رح۔ ساکن جلال پور، متصل میانی افغاناں۔ ضلع ہوشیارپور

۴ سید حیدر شاہ رح ساکن ماکھہ۔ تحصیل دسوہہ

مدح و توصیف آپ کی توصیف میں سائیں امام شاہ سیدپوری رح نے چند اشعار رسالہ مجموعہ کافیات میں لکھے ہیں۔ جو یہ ہیں

حضرت ماہی شاہ کا فضل کرم کر شاہ غفور   دکھ وجود دل ہوون دور فضل کرم کر شاہ غفور

شاہ سپاہی ہوا جو ان پہلا جانشین یہاں   ہے سب اسدا کل ظہور فضل کرم کر شاہ غفور

پیر میرا درگاہی شاہ ہے اوہ صاحب پرواہ   مے ذاتی میں ہے مخمور فضل کرم کر شاہ غفور

حضرت شاہ شہاب الدین پیر محمد بخش قدیم   صاحب حشم نماز غرور فضل کرم کر شاہ غفور

حاجی عطا محمد نام میں اس گھر کا سدا غلام
فضل کرم کر شاہ غفور

مدفن میاں عبد الغفور صاحب رح کی قبر موضع جھنگی ماہی شاہ ضلع ہوشیارپور میں ہے

Marfat.com

(۳۴)

عظمت

شیخ عظمت بھورے والہ

آپ قوم جالپ۔ کالا باغ ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ شوق الٰہی دامنگیر ہوا تو سیر و سیاحت کرتے ہوئے موضع گورھایہ ضلع گجرات میں وارد ہوئے۔ جو دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر قصبہ شادیوال کے قریب واقع ہے۔

موضع گورھایہ میں میاں بخت جمال نوشاہی رہتے تھے۔ اُن کے ساتھ بیعت کی۔ وہ مرید اپنے والد میاں شیر محمد صاحب رح کے تھے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرہ نوشاہیہ کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار میں لکھا جا چکا ہے۔

آپ چونکہ بھورا (سیاہ کمبل) اوڑھے رکھتے تھے۔ اس لئے سائیں بھورے والہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

ملازمت | موضع قلعہ دار کے مہاجن نے میاں بخت جمال کو کہا کہ مجھے نوکر کی ضرورت ہے ایک درویش مجھے دے دو۔ انہوں نے سائیں بھورے والہ اُس کے سپرد کیا۔ بھینس کے چارہ ڈالنے کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی۔ ایک دن مہاجن نے دیکھا کہ چارہ کی گٹھڑی آپ کے سر سے اونچی چلی جا رہی ہے۔ اُس روز سے وہ آپ کا مطیع ہو گیا اور آپ کو پیر صاحب کی خدمت میں بھیج دیا۔

دھارووال میں سکونت | میاں بخت جمال صاحب حج کی طرف روانہ ہوئے۔ تو آپ کو موضع دھارووال میں ایک جگہ پر بٹھا دیا اور فرمایا کہ تم یہاں سے [illegible] چنانچہ آپ نے اسی جگہ قیام کیا۔

Marfat.com

کرامات

کشفِ کونی | آپ رات دن یادِ الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ موضع چھبوڑانوالی کا ایک زمیندار عصمت اللہ وڑائچ۔ لوگوں کا مال مویشی چراتا تھا۔ فرصت کے وقت آپ کے پاس آبیٹھتا۔ ایکدن پانچ روپے آپ نے اُس سے اُدھار لئے۔ چند ماہ کے بعد ایک دن وہ مانگنے کے واسطے آیا۔ راستہ میں اُس کو ایک بٹوا پڑا ہوا ملا۔ جب کھولا تو اس میں پانچ روپے تھے۔ وہ لے لئے۔ اور آپ کے پاس آکر اپنے روپے طلب کئے۔ آپ نے کہا کہ روپے تو تم کو راستہ میں ہی دے دئیے گئے ہیں۔ اب دوبارہ مانگتے ہو۔ وہ آپ کا مرید ہو گیا۔

نمبرداری ملنا | مسمی عصمت اللہ کا معمول تھا۔ کہ مویشیوں کو جنگل میں چھوڑ کر آپ کی خدمت میں آکر بیٹھا رہتا۔ ایک روز مویشی آوارہ ہو گئے۔ شام کو گھر نہ آئے۔ لوگوں نے اُس کو مجبور کیا کہ ہمارے مویشی لاؤ۔ اُس نے سائیں صاحب کے آگے عرض کی۔ آپ نے فرمایا۔ سب مویشیوں کے نام لے کر بُلاتے جاؤ۔ چنانچہ بُلانے سے سب مویشی خود بخود جنگل سے چلے آئے۔ آپ نے اس کو کہا کہ اب کسی کے مویشی نہ چرانا۔ چنانچہ دوسرے روز وہ دائرہ میں بیٹھ رہا۔ بہتیرا لوگوں نے کہا۔ مگر اُس نے مویشی نہ نکالے۔ اسی اثنا میں چند سپاہی آئے اور کہا کہ راجہ رنجیت سنگھ نمبردار کو بُلاتا ہے۔ لوگوں نے ازراہِ تمسخر عصمت اللہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ نمبردار ہے۔ وہ اُس کو ساتھ لے کر راجہ کے سامنے لے گئے۔ راجہ صاحب نے اس کو گھوڑا۔ جوڑا۔ سونے کے کڑے۔ اور خلعت نمبرداری عطا کیا اور سات عدد کنواں کی زمین اُس کے نام لگا دی۔ چنانچہ آج تک نمبرداری اس کی اولاد میں چلی آتی ہے۔ چوہدری عنایت اللہ نام ایک شخص ذیلدار بھی ہوا ہے۔ چودھری عصمت اللہ نے کچھ رقبہ زمین آپ کی خدمت میں بھی نذر کر دیا۔ جس میں سے سولہ بیگھہ زمین اب تک مکان کے پاس موجود ہے۔

Marfat.com

مٹی کے کھلونے چلنے لگے ایک دن آپ موضع جھیورانوالی میں گئے۔ آپ کا بچہ نگا نامی بھی ساتھ تھا۔ اُس نے چودھری عصمت اللہ کو کہا کہ مجھے بیلوں کی جوگ بنا دے۔ اُس نے جیساکہ بچے کھیلتے ہیں ایک کھا کہ توڑ کر بیل بنا دئیے۔ نگا نے کہا کہ یہ چلتے نہیں۔ اُس وقت آپ نے کہا۔ اِن کو چھڑی مارو۔ جب نگا نے چھڑی ماری تو وہ مٹی کے بیل قدرت الٰہی سے چلنے لگے۔ اِس کرامت کو دیکھ کر بہت لوگ مرید ہو گئے۔

اولاد آپ کا ایک ھی لڑکا میاں نگا نام تھا۔ جو بچپن میں فوت ہو گیا۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱ میاں خدا بخش ٹوپی والہ رح ساکن کوٹ جعفر۔ ضلع گوجرانوالہ۔ اِس کا ایک مرید سائیں اللہ دتہ جعفر کوٹی ۱۳۴۶ھ ۱۹۲۷ء میں موجود تھا۔

۲ چودھری عصمت اللہ وڑائچ۔ ساکن جھیورانوالی۔ ضلع گجرات۔

۳ چودھری فضل الدین۔ ساکن جھیورانوالی۔ اِس نے آپ کے مزار کے گرد پختہ چاردیواری بنوائی۔

تبرکات آپ کا بھورا۔ کرتہ۔ چادر۔ دستارچہ۔ سائیں محمد شاہ متولی کے پاس ۱۳۴۶ھ ۱۹۲۷ء میں موجود ہیں۔ اس کے دو بیٹے فضل حسین اور محمد شریف نام موجود ہیں۔

مدفن سائیں بھورے والہ رح کا مزار موضع دھاروواله ضلع گجرات میں۔ گاؤں سے شرقی جانب۔ بارونق مکان ہے۔ میں نے ۱۳۴۶ھ ۱۹۲۷ء میں دیکھا۔ کنواں جاری۔ درختان سایہ دار کافی ہیں۔ ہر سال ماہ ہاڑ کی چوتھی جمعرات کو میلہ ہوا کرتا ہے۔

غ

(۳۵)

غازیخاں

چودھری غازی خاں تارڑ ساہنیالوی رح

والد کا نام محمد یار ولد خان محمد بن محمد قلی بن چودھری ساہبن بابل قوم تارڑ تھا۔ آباد اجداد سے سلسلہ نوشاہیہ کے ارادتمندوں سے چلے آتے تھے۔

اس نے حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات برخورداری ساہنیالوی مفتی رسول نگر کی جناب والا میں بیعت و ارادت حاصل کی۔

عبادت و ریاضت | چودھری نہایت کریم النفس۔ زاہد اور اہل عبادت تھا۔ سر پر لمبے بال رکھے تھے۔ رات کو چھت سے باندھ کر یاد الٰہی کیا کرتا۔ روزانہ صبح کو چہرہ پر نقاب ڈال کر درگاہ عالیہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح پر حاضر ہوتا۔ سب سے پہلے مزار پر انوار کے دیدار سے آنکھوں کو منور کرتا۔ اس کے بعد کسی دوسری چیز کی طرف دیکھتا۔ اپنی داڑھی سے مزار پر جھاڑو دیا کرتا تھا۔ [1]

دربار نوشاہ عالیجاہ رح میں منظور ہونا | ایک مرتبہ سائیں نام مراثی حضرت نوشہ [illegible] کے دربار شریف پر آیا۔ روزانہ روضہ مبارک کے سامنے چوکی دیا [illegible] آپ گنج بخش ہیں آپ کے خزانہ میں سے ایک عورت [illegible] میں اسی طرح چند روز قوالی کرتا رہا [illegible] نوشہ [illegible]

[1] [illegible] ۱۳۹ [illegible]

Marfat.com

آ گیا۔ حضرت نوشہ صاحب رح نے خواب میں اُس مراسی کو حکم دیا۔ کہ ہم تو ملجہ اولاد کے بھڑی کے میلہ پر جا رہے ہیں۔ تو ہماری جا بجا غازی خاں کے آگے چوکی کیا کرنا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ اِس نے اُس کے حق میں دعا کی تو ایک حبشی مراسی آیا۔ اُس نے اپنی دوشیزہ لڑکی۔ ایک بھینس اور جوڑا کپڑے دربار شریف پر نذرانہ کیا۔ وہ سب کچھ صاحبزادگان کی طرف سے سائیں مراسی کو عطا کیا گیا۔ اور وہ اپنے حسب مُدعا فائز المرام ہو کر رخصت ہوا۔ [۲]

| اولاد | اس کے ۲ دو بیٹے تھے۔

۱ چودھری نجابت خاں رح

۲ چودھری اللہ داد رح

| تاریخ وفات | چودھری غازی خاں کی وفات ۱۲۳۵ھ ایک ہزار دو سو پینتیس ہجری مطابق ۱۸۲۰ء ایک ہزار آٹھ سو بیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی ہوئی۔ ۱۵ھ پندرھواں جلوس تھا۔

انگریزوں کی طرف سے اُس وقت ہندوستان کا گورنر مارکوئیس آف ہیسٹنگز تھا۔ اُسکی گورنری کا آٹھواں سال تھا۔

راجہ رنجیت سنگھ کو حکومت لاہور پر بیسواں ۲۰ سال تھا۔

| مدفن | چودھری۔ گورستان نوشاہیہ میں دفن ہوا۔ ۲ دو سال کے بعد جب گاؤں ساہن پال شریف اور قبرستان دریا برد ہوا۔ تو اس کی نعش سلامت نکلی۔ پھر اسے دفن کیا گیا۔ اب اس کی قبر موضع ساہنیانوالہ [ضلع گجرات] کے رقبہ میں چاہ پھرانوالہ کے متصل شرقی جانب ہے۔

مادۂ تاریخ

"پاکیزہ منظر" ۱۲۳۵ھ

---

[۲] فیض محمد شاہی قلمی جلد اول۔ ص ۱۳۸ شرافت۔

Marfat.com

غلام حیدر

میاں غلام حیدر لکھنوالی رح

آپ میاں دیدار بخش ولد میاں کرم علی لکھنوالی رح کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔
دیوان مست عمر نے قادری بوستان صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے ؎

دیدار بخش گھر نور ربھولا راجاری ہویا بھائی — اسم غلام حیدر دل بھاوے چشم ٹھرے رشنائی
اوہ ولی کمال کمالوں علی راحت سی جگ سارے — ٹھنڈک چشم محمد سرور نور عجب چمکارے
عجب کرامت عالی بھارے نظری حالی آئے — معلم کل خلائق تائیں بندہ آکھ سنائے
سینے جوش توحید ربانا سخن تائیراں بھریا — سیف سخن تلواراں وانگوں کھاراں دل ڈریا

سفرِ حج | آپ حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کی زیارت و حج کی سعادت سے مشرف ہوئے
کتاب قادری بوستان صفحہ ۲۰ میں تیاری حج کے متعلق لکھا ہے ؎

شاہ غلام حیدر صاحب نے کیتی حج تیاری — آں محبت واگاں چایاں لگی تاہنگ پیاری
الوداع ہو حضرت گھرنوں ہوئے سفر روانا ں — داغ جدایاں ہر دل آیا مست عمر دیواناں

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ میاں سکندر شاہ سلطان رح
۲ میاں میراں بخش رح یہ عرب شریف چلے گئے۔ مدینہ منورہ میں سپردِ خاک ہوئے
۳ میاں حسن محمد رح
۴ میاں نواب علی شاہ ساکن شیخوپورہ ضلع سیالکوٹ۔

مدفن | آپ کا مزار قصبہ لکھنوال ضلع گجرات میں اپنے والد میاں دیدار بخش کے روضہ میں ہے

Marfat.com

(۳۷)

غلام محمد

خواجہ غلام محمد بہادر حسینیؒ

آپ کا اصلی نام غلام حسین تھا۔ مگر غلام محمد کے اسم شریف سے مشہور تھے۔ اپنے والد بزرگوار میاں غلام بدر صاحب رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ وہ مرید میاں حسن محمد جھنگی والے کے تھے جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے تیسرے حصہ موسوم بہ معارف الابرار میں گزر چکا ہے

Marfat.com

غلام محیی الدین

فقیر سید غلام محیی الدین بخاری برقنداز لاہوریؒ

المخاطب بہ نوشاہ ثانی

آپ کا اصلی نام غلام جہانیاں مشہور نام غلام محیی الدین شاہ بلقب نوشاہ ثانی تھا۔ آپ سادات بخاری سے تھے۔

نسب نامہ آپ کے والد صاحب کا نام سید غلام شاہ[1] تھا۔ ابن سید غلام رسول بن سید جعفر بن سید زاہد حسین بن سید اسمٰعیل بن سید مبارک بن سید احمد بن سید شجاع الملک بن سید پیر کمال جہانیاں بن سید حسین بن سید صدر الدین بن سید زین العابدین بن سید قطب بن مخدوم سید کبیر بن سید اسمٰعیل قطب بن سید محمود ناصر الدین بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں بن مخدوم سید احمد کبیر بن مخدوم سید شیر شاہ جلال الدین شرخ بخاری اوچی قدس اللہ [illegible]

خاندانی تحقیق آپ کے خاندان اور نسب کے متعلق [illegible] چنانچہ بعض ارباب تاریخ نے آپ کو شیخ انصاری لکھا ہے

---

[1] [illegible]

[illegible]

[2] [illegible]

[illegible]

Marfat.com

۱۔ مفتی علی الدین لاہوری رہ عبرت نامہ مجلد دوم میں لکھتے ہیں۔

"حضرت شاہ غلام محی الدین انصاری کہ خواب گاہ ایشاں در بلدہ دار السلطنت لاہور ست"

۲۔ منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھا ہے۔

"در لاہور خانہ غلام محی الدین شاہ فقیر بن عبد اللہ انصاری ست"

۳۔ حکیم حاجی محمد شاہ امرتسری نے کتاب دُر نجف میں آپ کو شیخ انصاری لکھا ہے۔ اور آبائی وطن ہوشیارپور تحریر کیا ہے، اور نسب نامہ اس طرح درج کیا ہے۔

"فقیر غلام محیی الدین لاہوری بن شیخ عبد اللہ بن حکیم محمد اسحاق بن خلیفہ نور محمد بن شیخ عبد المجید" اسی طرح نام بنام حضرت ابو ایوب انصاری رض صاحب رحل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ملایا ہے۔

مگر خاندان فقیر صاحبان کے قلمی بیاض۔ اور دوسرے مخطوطات میں یہ لکھا ہے کہ سید غلام شاہ بخاری لاہوری رح کا انتقال جب سنہ ۱۱۶۶ ایک ہزار ایک سو چھیاسٹھ ہجری میں ہوا۔ اُس وقت آپ ماں کے پیٹ میں تھے۔ آپ کی پیدائش چھ ماہ بعد ہوئی۔ آپ کی تربیت اور نشو ونما شیخ عبد اللہ بن حکیم محمد اسحاق انصاری رح نے اپنے ذمہ لی۔ اس لئے آپ عوام الناس میں اُن کے بیٹے مشہور ہوئے۔ آپ نے بھی کبھی انکار نہ کیا۔

مگر جب آپ نے کتاب مثنوی وحدت نامہ فارسی میں لکھی ہے۔ تو اس میں اپنا سید بخاری ہونا ظاہر کیا ہے، متعدد جگہوں پر اپنا نام اس طرح لکھتے ہیں۔

سے	نوشتہ ثانی بخاری النسب	کو غلام محی دیں دارد لقب
سے	نوشتہ ثانی بخاری النسب	دار داندر خدمت مردان ادب
سے	نوشتہ ثانی بخاری النسب	میکند مدح بزرگاں روز و شب
سے	نوشتہ ثانی بخاری نژاد	خاکپائے حضرت زین العباد
سے	نوشتہ ثانی بخاری خوش باصل	ذرہ توحید واصل شد بوصل

Marfat.com

آپ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ شیخ عبد اللہ میرے لُطفی باپ ہیں۔ مجھے پرورش کیا ھے۔ اُن کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور اُن کو حافظ قایم الدین برخوردار نوشاھی کا مرید لکھتے ہیں۔ ؎

ہمچناں شد مستفید بارگاہ — والدِ لطفی من عبد اکر

آنکہ سلمانی وانصاری ست ہم — بر طریق مرشداں راسخ قدم

یار حافظ قایم الدین بودہ است — کز مئے حُبّ علی بود ست مست

از مشایخ این چنیں آمد سند — آں کسے داند کہ زیں آگہ بود

اس سے یہ ثابت ہوتا ھے کہ حکیم شیخ عبد اللہ آپ کے اصلی والد نہ تھے۔ کیونکہ کوئی شخص اپنے حقیقی باپ کی ولدیت سے کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ دراں حالیکہ آپ اُن کو لُطفی باپ بھی مانتے ہیں جس سے ظاھر ھے کہ وہ آپکے مُربّی و تربیت کنندہ تھے۔

رائے بہادر کنھیا لعل لاہوری نے تاریخ لاہور میں آپ کی سیادت نسبی اور حکیم عبد اللہ کے متبنّی ہونے کی تصریح کی ھے۔ چنانچہ لکھتا ھے۔

"حکیم خدا بخش کا دوسرا بھائی حکیم عبد اللہ بھی صاحب اعزاز اور مشہور حکیم تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں غلام محیی الدین نام ایک سیّد زادہ کو جو غلام شاہ کا بیٹا تھا متبنّیٰ کیا یعنی بیٹا بنایا۔ غلام محیی الدین کو فقر کے ساتھ کمال محبت تھی اور خاندانِ نوشاھیہ قادریہ میں اس کی بیعت تھی۔ فقیر کا لفظ اس نے اپنے نام کے ساتھ ایسا منسوب کیا کہ اب تک اس کی اولاد باوجود امیری کے فقیر کہلاتے ہیں۔" ؎[۳]

؎[۳] تاریخ لاہور صفحہ ۲۰ تراقت۔

Marfat.com

تاریخ ولادت | فقیر سید غلام محی الدین کی پیدائش ۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۳ء میں بمقام لاہور ہوئی۔ جیسا کہ آپ کے خاندانی مخطوطات سے ثابت ہے۔ مادہ تاریخ "سرخوش" ہے۔ اور صاحب درکف نے جو ۱۱۹۹ھ / ۱۷۸۵ء آپ کی تاریخ ولادت لکھی ہے۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ اس تاریخ سے آٹھ سال پہلے ۱۱۹۱ھ / ۱۷۷۷ء میں آپ کے فرزند اکبر بھی پیدا ہو چکے تھے۔

تعلیم | آپ ظاہری علم میں متبحر فاضل ہوئے۔ علوم معقول و منقول میں کمال پایا۔ علم طب میں اپنے اقران سے فائق ہوئے۔ عربی اور فارسی زبانوں میں پوری پوری مہارت حاصل تھی۔

بیعت و خلافت | آپ نے ظاہری بیعت حضرت مرزا شاہ امانت نوشاہی برخورداری رح ساکن منگلاں ریاست جموں و کشمیر سے کی۔ انہیں سے خلافت پائی۔ کتاب تشریف الفقرا میں آپ نے اسکی تصریح کی ہے۔ پھر میاں جام ماچھی سلطان سندھی رح سے بھی فیض کامل پایا۔ روحانی فیض آپ کو سخی حیات المیر زندہ پیر سے بھی حاصل ہوا تھا۔

کتاب "مجمل تاریخ خاندان فقیر صاحبان" قلمی میں آپ کے حالات میں لکھا ہے۔

"از جناب سید جمال اللہ ولی حیات المیر زندہ پیر در باطن۔ واز حضرت میرزا امانت شاہ صاحب نوشاہی قادری در ظاہر خرقہ طریقت پوشیدہ ہزارہا خاص و عام را مشرف بہ بیعت فرمودند"

شجرہ بیعت | آپ کے کسی مرید نے یہ شجرہ بیعت خاندان قادری نوشاہی نظم کیا ہے جو درج کیا جاتا ہے۔

شہنشاہ شاہاں خداوند پاک — کہ بخشید نور امانت بخاک
زبان و ضمیر و قلم را چہ حد — کہ وصفش توانند یکے را ز صد
خرد را نہ نیمے کہ گویند بیان — کہ سرش محیط ست نامش عیان
ز دو حرف کن دو جہان راست کرد — برائے محمد ہمہ خاص کرد
بیک دم کند آنچہ خواہد رواست — کہ سلطانی جاودانش سزاست

Marfat.com

محمد نبی را سزاوار کرد　　به کونین مقبول مختار کرد

حیات النبی کرد روز ازل　　ز نامش همے میگریزد زحل

چو بخشید توحید خود بر نبی　　ز هر سو ندا شد حیات النبی

بامر خداوند دنیا و دین　　ز لاهوت آمد بروئے زمین

بدنیا بیان کرد دین بحق　　قمر را ز اعجاز خود کرد شق

بلطف و بمهر و بخلق و بجنگ　　دلے خلق عالم گرفته بچنگ

باطراف عالم علم برفراشت　　باصحاب اربع خلافت گذاشت

زهے چار یاران عالی نهاد　　مددگار اسلام شمشیر جهاد

بهر چار نعمت نبی بے شمار　　ببخشاند از آنکه پروردگار

نخستین ابوبکر صدیق پاک　　دوئم جا عمر شیر بیخوف و باک

سیوم شاه عثمان امیر و غنی　　که در دهر بود صف با دنی

چهارم علی شاه دلدل سوار　　امیر عرب صاحب ذوالفقار

مرید علی شاه لشکر شکن　　امام الهدی خواجه بصری حسن

حسن بصری آن معدن لطف وجود　　حبیب عجم را [illegible]

خلافت رسید از حبیب عجم　　بداؤد طائی [illegible]

ز داؤد طائی بوقت سعید　　خلافت [illegible]

ز معروف کرخی شد دین پناه　　بسری سقطی [illegible]

ز سری سقطی شه نامور　　بحضرت جنید آمد آن [illegible]

ابوبکر شبلی ز حضرت جنید　　بنور خدا [illegible]

ز شبلی شده عبد واحد عزیز　　[illegible]

ابوالفرح طرطوسی آن شیر صف　　[illegible]

Marfat.com

ز بوالفرح طرطوسی شد بوالحسن ‌ ‌ به تخت خلافت شد انجمن،

شد از بوالحسن شاه دین بوسعید ‌ ‌ کزو تاج بر شاه جیلان رسید

زهے پیر پیران شهنشاه دین ‌ ‌ زهے صاحب تاج و تخت و نگین

زهے غوث اعظم حبیب خدا ‌ ‌ زهے محی دین خواجۂ دو سرا

کہ بخشید آن سید پاک زاد ‌ ‌ بسید عبدالوهاب جام مراد

پس از عبدالوهاب بونصر شاه ‌ ‌ وزو سید صوفی شه دین پناه

وزو سید احمد شه نامور ‌ ‌ وزو سید مسعود والا گهر

ازو شاه علی بود زو شاه میر ‌ ‌ وزو شاه محمد شه بے نظیر

ازو شاه مبارک شه نامدار ‌ ‌ وزو شاه معروف عالی تبار

ازو حضرت شاه سلیمان شدند ‌ ‌ کہ در دین و دنیا آبادان شدند

ز حضرت سلیمان نوشه گنج بخش ‌ ‌ بمیدان جهانید رخشنده رخش

زهے گنج بخش اختر برج دین ‌ ‌ بر اوج علا چون سپهر برین

زهے مرد راه هدی گنج بخش ‌ ‌ زهے مرشد اتقیا گنج بخش

زهے حاجی صوری و معنوی ‌ ‌ خلافتده دینی و دنیوی

زهے شاه نوشه ولی خدا ‌ ‌ به اسم محمد شده مقتدا

پس از شاه نوشه بمسند نشست ‌ ‌ جو پیر محمد زهے شیر مست

ز مرشد مخاطب به سچیار شد ‌ ‌ بدرگاه غفار مختار شد

ز سچیار آن شهسوار علا ‌ ‌ بحافظ رسید آیت اهتدا

چو حافظ که بر دین حق قائم است ‌ ‌ بذکر خداوند خود دائم است

ز حافظ رسید است جام طهور ‌ ‌ بظاهر ولی شاه عبدالغفور

پس آنکه چو صبح سعادت دمید ‌ ‌ بشاه امانت امانت رسید

Marfat.com

نہادند تاج خلافت بسر — نمودند بر ہمسران کرّ و فر

زہے مرشدِ بندۂ کمترین — غلام شہنشاہِ دیں محی دین

زہے زبدہ و قدوۂ سالکاں — زہے عارف حق شہ عارفاں

الٰہی بفقرِ شہ انبیا — بفخر رسل احمدِ مجتبیٰ

بدرویش خود دامن ایماں بہ بخش — فروغِ دل و راحتِ جاں بہ بخش

لاہور میں قبولیت و بلندی اقبال | آپ کو لاہور میں بڑی قبولیت حاصل ہوئی۔ ہر دو طبقہ یعنی امرا و فقرا میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ حکومت خالصہ کی طرف سے آپ کو ناظم الملک کا عہدہ سپرد ہوا اور نواب کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ تمام امرا اور سلاطین خالصہ آپ کا احترام کرتے تھے۔

نوشاہی سلسلہ کی ترویج | آپ علم طب میں بھی مسیحائے دوراں تھے۔ لاہور میں اکثر لوگ آپ کے مسیحا دم سے ظاہری و باطنی امراض سے شفایاب ہوئے۔ آپ کی معرفت سلسلہ نوشاہیہ کو کافی فروغ حاصل ہوا۔ مجمل تاریخ خاندان فقیر صاحباں میں ہے "ہزارہا خاص و عام را مشرف بہ بیعت فرمودند" یعنی ہزاروں لوگوں کو مرید کیا۔ آپ کو اپنے وقت میں نوشاہ ثانی کہا جاتا تھا۔

آپ کے چہرہ کی تصویر دستی بنی ہوئی آجکل عجائب گاہ لاہور میں موجود ہے۔ اُس پر بھی آپ کو نوشاہ ثانی لکھا ہوا ہے۔

خاندان فقیر صاحباں | آپ باوجود رئیس وقت اور شاہی عہدہ دار ہونے کے اپنے لئے فقیر صاحب کا لقب پسند کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کی اولاد بنام فقیر صاحباں آج تک لاہور وغیرہ شہروں میں مشہور ہے۔ اس خاندان کے لوگ عہد حکومت خالصہ اور عہد سلطنت برطانیہ معزز عہدوں پر فائز رہے۔ اور اب بھی پاکستانی عہدوں میں بڑے بڑے رئیس و امیر آدمی موجود ہیں۔

Marfat.com

کرامات

آپ اہل کشف و کرامات مستجاب الدعوات تھے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حق میں حاکم ہونے کی پیشگوئی | رنجیت سنگھ ولد مہاں سنگھ کا بچپن کا زمانہ تھا کہ ایک مرتبہ آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ عنقریب بادشاہ ہو جائے گا۔ چنانچہ لالہ سوہن لعل سوری نے عمدۃ التواریخ دفتر دوم میں آپ کی پیشگوئی اس طرح بیان کی ہے۔

دو بر زبان آوردند کہ در اندک زمان ایں عالی نژاد صاحب تخت واورنگ خواہد شد و قلع بنیان مخالفان و قمع اساس معاندان خواہد ساخت و تمام ممالک محروسہ در قبضہ و تصرف خواہد آورد و بادشاہ ولایت پنجاب و کشمیر و ملتان وغیرہ الطرف خواہد شد۔[۲]

فرمایا۔ کہ یہ عالی نژاد [رنجیت سنگھ] تھوڑے ہی عرصہ میں صاحب تاج و تخت ہو جائے گا۔ مخالفوں اور دشمنوں کا قلع قمع کرکے تمام ممالک محروسہ پر قبضہ کرے گا۔ اور ملک پنجاب۔ کشمیر اور ملتان وغیرہ علاقوں کا بادشاہ ہو جائے گا۔

چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔

تصنیفات

آپ صاحب تصنیف عالیہ تھے۔ فارسی میں اشعار بھی لکھتے متعدد تصانیف آپ کی یادگار باقی ہیں۔

(۱)

مثنوی وحدت نامہ | یہ مثنوی آپ نے مناقب اہل بیت اور منقبت حضرت سلمان فارسی رض

---

[۲] عمدۃ التواریخ۔ دفتر دوم صـ ۳۱ ۔ شرافت۔

Marfat.com

اور علم تصوف میں نظم کی ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر کیا ہے۔

حمد گویم آں حمید پاک را ۔۔۔ کو کرامت داد مشت خاک را
آدم و حوا ازاں پیدا نمود ۔۔۔ تا بطون اندر ظہور آرد شہود
شاہد معنی ز صورت جلوہ داد ۔۔۔ مصطفےٰ آں بادشاہ دین و داد
از ظہور و از بطون ظاہرہ ۔۔۔ ظاہر آمد نور انجم باہرہ
مصطفےٰ نور العلیٰ نجم الھدیٰ ۔۔۔ مصطفےٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ
او ز حق و حق ز او کردہ ظہور ۔۔۔ نور شمہ از مہر او روشن ز نور
میشود ظاہر ز باطن خاستہ ۔۔۔ باطن از ظاہر بود آراستہ
ظاہر و باطن دو نام یک خداست ۔۔۔ کثرت از وحدت بود این سنت راست
راست خواہی مصطفےٰ داند خدا ۔۔۔ پاک میداند خدا را مصطفےٰ
آنکہ آمد قاب قوسین نشاں ۔۔۔ بلکہ او ادنیٰ فزود اندر بیاں
آنکہ او حق را بعینہ دیدہ است ۔۔۔ جام وحدت از علی نوشیدہ است شہ

نوشہ تخلص والے اشعار آپ اپنا تخلص نوشہ ثانی۔ نوشہ۔ نوشاہ۔ استعمال کرتے تھے۔
چنانچہ مثنوی وحدت نامہ میں آپ کے تخلص والے اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں۔

نوشہ ثانی خوش از لطف خدا ۔۔۔ یافت راہ مصطفےٰ و مرتضیٰ
نوشہ ثانی خوش از لطف نبی ۔۔۔ شد محب مرتضیٰ حیدر علی
نوشہ ثانی وحدت انتظام ۔۔۔ این چنین گفت ست یاران والسلام

شہ یہ مثنوی قلمی مجموعہ مخطوطات پروفیسر سراج الدین آذر پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے اسکا نمبر ۲۹۴ ہے۔ اس کی ایک نقل میرے کتب خانہ میں بھی موجود ہے [illegible]

Marfat.com

- نوشه از لطفِ خدا و مصطفیٰ   وز عنایاتِ علیِ مرتضیٰ

وحدتی شد وحدتی شد وحدتی   وحدت و اطلاق کردش جنتی

- نوشه مسلمانیم روحانیم   کرده مسلماں عارفِ حقانیم
- نوشه از مسلماں بسرِ حق رسید   بود مرشد زاں نمود آں را رشید
- نوشه از مسلماں چنیں آموخته ست   در شبِ یلدا چراغ افروخته ست
- نوشه از دانائیِ مسلمانِ خیر   با خدا پیوسته بگسسته ز غیر
- نوشه از فیضِ تو مے نازد بتو   تو سلیمانی و چوں مور ست او
- نوشه و مسلماں ز یک نور آمده   آنکه ناظر بود منظور آمده
- نوشه از مسلکِ محباں کرده   از گدایاں بُد ز شاہاں کرده
- نوشه از طور و طریقِ کاملاں   یافته سرِّ ضمیرِ این و آں
- نوشه از خدمت بمخدومی رسید   خدمتِ مرشد نمود آں را رشید
- نوشه از تعلیمِ اخلاقِ جہاں   یافت سرِّ حال و قالِ این و آں
- نوشه از تبلیغِ مرشد علم یافت   وز علومِ لغو کُلی رُو بتافت
- نوشه از احبابِ وے اے نونہال   چوں ز اولادِ علی شاہ نہال
- نوشہا! الحمد گو شکرانه کن   از کجائی وز کجا داری سخن
- نوشہا! بس کن بسے گفتی بسے   نکته بس گر ہمے فہمد کسے
- نوشہا! پاکیزگی در کار کن   خویش را با نیک و پاکاں یار کن
- نوشہا! ذکرِ مبارک یاد دار   از مبارک شاه شاهِ نیک کار
- باز کن نوشه ز مسلماں ذکرِ خیر   تا چساں بود ست شاهِ عرش سیر
- گفت نوشه آنچه حقِ حال بود   مقتدی را قال مے باید شنود
- گفت نوشه تو ز ابنا کن خدا   جز سوئے مرشد مبیں سوئے دگر

Marfat.com

- گفتۂ نوشہ اگر داری بیاد — ہیچ در دنیا و دین حسرت مباد
- گفتۂ نوشہ بخاطر یاد دار — خاطر خود را ہمیشہ شاد دار
- مرشد نوشہ بخاری اصل — از رہ وحدت رسانیدہ بوصل
- از غلام محی دین نوشاہ شد — چوں غلامی کرد و آنگہ شاہ شد
- گفتۂ نوشاہ سلمانی شنو — جز براہ حق رہ دیگر مرو
- مرشد نوشاہ سلمان علی ست — خواجۂ دوران و مولائے علی ست

شجرہ ہائے طریقت نوشاہیہ | فقیر سید غلام محی الدین نے مثنوی وحدت نامہ میں خاندان نوشاہی کے شجرہ ہائے طریقت چار جگہ پر بیان کئے ہیں۔ تین نزولی ہیں اور ایک صعودی۔ وہ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

اول۔ بواسطہ حضرت سلمان فارسی رض حضرت نوشہ گنج بخش رح تک۔

ھ

صاحب سجادہ شاہ رسل — پیشوائے اولیا ہادی کل
مرشد سلمان منا اہل بیت — طالب وحدت بقول اہل بیت
زو محمد بن ابی بکر آمدست — زو محمد قاسم آمد حق پرست
زو محمد صادق القول آمدہ — زو محمد کاظم ہادی رہ
زو علی موسے رضا پیر جہاں — کاسہ لیسش بین جہاں معروف داں
مستی معروف اندر خانداں — آنچناں کردہ کہ ناید در جہاں
لیک چیزے گفت باید بیش و کم — تا نویسندہ کند آں را رقم
آنچہ دیر آید درست آید بلے — آنچہ دیر آید ز دور آید ہمے
ساعت مسعود کاں موعود بود — چوں ہنگام سعادت رو نمود
ہژدہم جائے وے از زماں ہے — شانزدہ محجب ولادت کردہ طے

Marfat.com

بر مبارک شاہ آں مستی رسید	مست مستاں گشت معروف رشید
آمد از معروف بر معروف باز	وحدت حق از رہ راز و نیاز
زو سلیماں شاہ شد مست الست	وز سلیماں شاہ نوشہ گشت مست
مستی نوشاہ شد در زمرہ عام	بوئے وحدت چوں رسید اندر مشام
نوشۂ ثانی بخاری فقیر	مور ریزہ خوار از خوان فقیر
بہرہ بر داشت تا شد بہرہ ور	طعمہ بگرفت از آں ما حضر
کاں ز الوان طعام جنتی ست	ذلہ خوان نبی ست و علی ست
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامْ لاتُعد	از ازل بر روح پاکاں تا ابد
از خدا و از ملائک وز انام	دائما بادا از زبان خاص و عام

دوم بواسطہ حضرت خواجہ حسن بصری رح اپنے نام تک۔

ھ

تاج فقر آورد حق از بارگاہ	تا کند بر سر شہ فقر اپناہ
او علی را خواند کو بودش ولی	مثل ہارون از پس موسیٰ نبی
زو ائمہ یافت تا مہدی امام	تاج فقر سید خیر الانام
خادمان و طالباں ہم یافتند	خاندانہا خانوادہ ہا شدند
بر حسن بصری علی بخشش نمود	کو گدائے باب اہل بیت بود
زو حبیب عجمی و داؤد ے ازاں	ہر یکے شد تاجور در خانداں
یافت پس معروف و سری پس جنید	شبلی ف۶ و پس عبد واحد ابن زید
بوالفرح پس بوالحسن پس بوسعید	محی دین و عبد وہاب رشید

ف۶ فقیر سید غلام محی الدین کو یہاں سہو ہوا ہے۔ یہ عبد الواحد بن زید نہیں تھے۔ بلکہ عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی تھے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

پس ابوالنصر و دگر صوفی صاف — احمد و مسعود وحدت اتصاف

پس علی و پس امیرِ تاجدار — پس محمد پس مبارک شهریار

باز معروف و سلیمانِ تاجور — باز حاجی نوشَه والا گهر

باز سچیار و از و حافظ لقب — باز از و عبدالغفورِ حق طلب

زو امانت شاه مقبولِ خدا — زو غلام محی دین شاه و گدا

باد رضوانِ خدائے تاج بخش — سالکانِ پاک را منہاج بخش

بر روانِ این همه مردانِ راه — علم آموزانِ توحیدِ اِله

سوم۔ بواسطہ حضرت سید مبارک حقانی رہ اپنے نام تک۔

ھ

تاجِ فقر آمد ز درگاهِ خدا — اوّلاً بر مصطفےٰ پس مرتضےٰ

مرتضےٰ داده محبّان را بُشَر — زو مبارک شاه هم شد مفتخر

پس بمعروف و سلیمان آمده — پس به نوشه گنج بخشش آمده

پس به سچیار و بحافظ در رسید — در زمانِ نیک و هنگامِ سعید

پس ازان عبدالغفورِ پاک زاد — تاجِ فقرِ احمدی بر سر نهاد

زو امانت شاه شاهِ دین پناه — تاج بر سر کرد از امرِ اِله

زو غلام محی دین نوشاه شد — تاج در دلشی گرفت و شاه شد

نوشہ ثانی گرفتش تاجِ فقر — در همه صاحب وقاران یافت وقر

فقر را احیا رسید از محیِ دین — از جهان محیی شود احیائے دین

نوشه از تائیدِ شاهِ اولیا

یافت تاجِ فقر با عز و علا

چہارم ۔ بواسطہ حضرت حافظ قایم الدین حضرت سید شاہ مبارک حقانی رح تک۔

ه

قایم الدین بود با سیچیار یار
در طریقت در شریعت استوار

مرشد سیچیار نوشہ گنج بخش
نفس را کوکرد زیر زین چو رخش

مرشد نوشہ سلیمان شاہ بود
دیو سرکش کرد پیش او سجود

مرشد ہادی سلیمان شاہ را
بود معروف جہان نجم الہدیٰ

مرشد او سید عالی مقام
قادری بودہ مبارک شاہ نام

قدرت قادر درو کردہ ظہور
مظہر انوار حق دایم حضور

مصدر اسرار شاہ انبیا
رونق افزائے تبار مرتضیٰ

آنکہ از وے آمدہ احیائے دیں
وانکہ جائے اوست فردوس بریں

جد پاکش شاہ خلد آرامگاہ
گم رہاں را ہادی راہ آلہ

راہ آں راہے کہ سالک میرود
در سلوک راہ واصل میشود

در وصل حق نیکفد کو واصل است
واصل حق را حقیقت حاصل است

(۲)

تشریف الفقراء[ف] یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے۔ اس میں قوم سرانی کے حالات۔ سہروردی بزرگوں کا مختصر تعارف۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کا سندھ تشریف لے جانا۔ میاں ماچھی رح کو اپنے فیض سے مستفیض فرمانا۔ میاں نصیر محمد سندھی رح سے مراسلت کرنا۔ فقیر صاحب کا خود میاں ماچھی رح سے فیضیاب ہونا۔ کلمہ توحید کے فضائل۔ مرشد طریقت کا اتباع حاکم وقت کی اطاعت۔ اور احکام شریعت کی پابندی کا ذکر ہے۔ اگرچہ یہ رسالہ حجم میں

ف یہ رسالہ قلمی۔ اندرون بھاٹی دروازہ لاہور۔ فقیر سید مغیث الدین بخاری کے کتبخانہ میں موجود ہے۔ میں نے اس کی نقل کرلی تھی اور اس کو مرتب کرکے اس کا نام تشریف الفقراء مقرر کیا۔ شرافت

Marfat.com

...تعر ہے۔ مگر افادیت کے لحاظ سے ضخیم کتابوں کا ہم پایہ ہے۔ پنجاب اور سندھ کے
...مشائخ کے روحانی ارتباط کا بہترین مرقع ہے۔

(۳)

کشکول نوشاہی آپ کے قلمی بیاض میں یہ چند متفرق مضامین تھے۔ ایسی میں فقیر
...آپ کی خلافت و اجازت کا شجرہ۔ حضرت شیخ سلیمان قادری رحمہ کی عمر مبارک۔
...حضرت نوشہ گنج بخش رحمہ کی درگاہ الٰہی میں حضوری۔ حضرت نوشہ صاحب رحمہ کی خدمت
...لال ڈیرا کا فیضیاب ہو کر سندھ جانا۔ حضرت نوشاہ عالیجاہ رحمہ کا اتر دیس
سیر کرنا۔ حضرت نوشہ پیر رحمہ کے چند ملفوظات۔ حضرت سچیار صاحب رحمہ کی خدمت
...میراسیوں کا آنا۔ اور ان کا شجرہ نسب پڑھنا۔ وغیرہ۔ ان کو جمع کر کے بنام
...کشکول نوشاہی میں نے مرتب کر دیا ہے۔

مکتوب شریف

آپ کو سید میراں محمدی بن سید محمود بن سید محمدی سید خان قدس سرہم سے
...نسبت عقیدت تھی۔ ایک بار خواب میں مل کر انہوں نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھا
...فرمایا کہ تم ہم میں سے ہو اور اپنے بیٹے کے سپرد کیا۔ چنانچہ آپ نے یہ مکتوب
...کے بیٹے سید عزیز میراں کے نام بھیجا

"التماس از جناب فیض مآب [illegible] اختر برج الامامت زیب
... [illegible] زین [illegible] مستغنی الالقاب [illegible]
...میراں صاحب [illegible] سید [illegible] میراں صاحب [illegible]
[illegible] نوشہ [illegible] نوشاہی المعروف غلام محی الدین [illegible]

... [illegible] شرافت۔

جام ناچیز سلطان لتی نوشاهی از مدت العمر رابطۂ اعتقاد و انقیاد بدرگاہ عرش اشتباہ بندگی حضرت سید السادات رفیع الدرجات مہدی زمان مرشد دوران سید میران مہدی بن سید محمود بن سید محمد مہدی شیدخان نورالله مرقدہٗ و عظم الله قدرہٗ بجاذبۂ صادقۂ حضور پُرنور بدل و جان نقش خاطر داشت. تا که شده شده تصویر مبارک آن برگزیدۂ درگاہ از عزیزے بدستم آمد و آفتاب عشق آن مہدی ہادی علانیہ بر افق ظاهر و باطن طلوع یافت. بریں وجہ ضمیر فقیر روشن و آشکارا نا فت. و بداں قرب زمانی و اتفاق حسنہ زیارت فیض بشارت آنجناب بر رؤیائے صادقہ میسر شد. آنگاہ دیدم کہ دست حق پرست خود بسرم نہادہ فرمودند. اے تو تندہ انصاری تو از مائی. و ظهور ما از تو عنقریب خواهد شد. کارے کہ اصحاب رسول م میکردند از تو بوقوع خواهند آمد. و بدانچہ مامور بودند فقیر را ارشاد فرمودند. چوں بیدار شدم دانستم کہ توجہ جناب مہدوی در حق ایں فقیر بحکم الٰهی مبذول گردید. دوگانہ شکرانہ بجا آوردم و هزاران شکر. الحال ہم اکثر اوقات بجمال جہاں آرائے خود ایں طالب دولت دیدار را بمشاہدہ انوار لقائے نورانی مشرف میفرمایند. و نیز فرمودہ اند کہ ما بدولت فرزندار جمند خود سید عزیز میران کہ خلیفہ بحق ماست ممد و معاون حال و قال تو مقرر کردہ ایم. خاطر جمع دار و خود تنبیہ امر کن کہ ترا بداں مامور ساختہ ایم. لہٰذا انیاز نامۂ خود باسم سامی و نام گرامی بندگی ایشاں تحریر آوردہ مرسل خدمت فیضدرجت نمودہ ام. امید کہ بر طبق لیسر و حضور عالی دستگرفت نوشتہ را بکار بردہ بارسال جواب باصواب سرفراز و ممتاز فرمایند. آنچہ وجہ نذرانہ حضور نمودہ بود بعد وصول جواب بہجت ارسال خواهد یافت. زیادہ چہ عرض نماید الٰهی آفتاب عالمتاب امامت و کرامت علی الدوام تاباں و درخشاں باد بحق المہدی و آلہ الامجاد.”

معترفین کمالات

آپ کے فضائل و کمالات میں معاصرین اور بعد والے مورخین نے بہت کچھ لکھا ہے چند ایک اقوال لکھے جاتے ہیں۔

۱ - لالہ سوہن لعل سوری کتاب عمدۃ التواریخ دفتر دوم میں آپ کا اسم گرامی ان القابات کے ساتھ لکھا ہے۔

"ذات مستغنی الصفات حضرت شاہ صاحب وحید الزمان۔ یگانہ دوران بسیع قوانین مجاہدہ۔ مخترع براہین مکاشفہ۔ موجد اطوار سبحانی۔ ذاکر تذکار محامد صمدانی۔ مرید راسخ حضرت جیلانی۔ نوشاہ ثانی۔ کشاف معضلات فروع و اصول۔ کاشف مشکلات معقول و منقول۔ سالک مسالک فصاحت۔ صاعد مصاعد قابلیت صیرفی کنوز عرفان۔ معیار خزائن ایقان۔ غواص بحر تحقیق۔ شناور لجہ تدقیق۔ ارسطاطالیس اعصار۔ بقراط روزگار۔ حضرت غلام محی الدین جیو باتفاق حسنہ در انجا تشریف شریف میداشتند۔" [9]

۲ - پیر غلام دستگیر نامی لاہوری نے تاریخ جلیلہ میں لکھا ہے۔ "کہ پیر مراد شاہ صاحب لاہور سے اپنے بھائی قلندر شاہ اور فرح بخش کی طرف جو مریدوں کے گاؤں رڈہو کے میں مقیم تھے ۱۲۱۰ھ (ایک ہزار دو سو دس ہجری) میں لکھتے ہیں۔" [10]

افتخار دوستان بے ریا	آں غلام شاہ محی الدین ما
عارف باللہ حکیم حاذقے	دوستند در دوستی ہا صادقے
ہمسرش نبود کسے در ہمسراں	مثل و ثانی نیست اندر جہاں
میرساند ہم سلام و ہم دعا	میکند بہر تو ہر صبح و مسا [11]

[9] عمدۃ التواریخ دفتر دوم صفحہ ۳۱ [10] تاریخ جلیلہ مطبوعہ بار دوم ۱۳۸۰ھ / ۱۹۲۰ء مرزا عالم برقی پریس لاہور [11] شرافت۔

Marfat.com

۳ - مفتی علی الدین بن خیرالدین لاہوری رح عبرت نامہ مجلد دوم[۲] میں لکھتے ہیں۔

"قدوۃ العارفین و زبدۃ المحققین حضرت شاہ غلام محیی الدین انصاری کہ خوابگاہِ ایشاں در بلدۂ دار السلطنت لاہور ست۔ و از یمن برکاتِ ایشاں صدہا فیضیاب شدہ اند۔ نسبتِ ایشاں درجہ بدرجہ بحضرت سلمان فارسی رض کہ در لقبِ شان بزبانِ قدسی ترجمان حضرت سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات فرمودند کہ السلمان منی در وقتِ صدورِ خطاب رحمت مآب کلام حضرت فاطمۃ الزہرا و حسنین رضی اللہ عنہم۔ حضرت سلمان نیز محلِ اشارت و خطاب فرمودند۔ در ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۰ء اولاد و احفادِ حضرتِ موصوف سجادہ نشین موجود ست۔" [۱۱]

۴ - منشی گنیش داس بڈہیرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے۔

"متصل چاہ بیچہ تنور یعنی کھاری کھوہی در لاہور خانہ غلام محیی الدین شاہ فقیر بن عبداللہ انصاری ست کہ با وصفِ تبیلہ داری از قیود و تعلقات رستگاری داشت۔" [۱۲]

اولاد آپ کے تین[۳] فرزند ارجمند تھے۔

۱ - حکیم فقیر سید عزیز الدین رضا، مشیر و مدار المہام و طبیبِ خاص مہاراجہ رنجیت سنگھ۔

۲ - فقیر سید امام الدین اظہر، افسر قلعہ جات قلمرو۔ و وزیر اعظم مہاراجہ رنجیت سنگھ۔

۳ - فقیر سید نور الدین منور، معتمدِ خاص و گورنر سیالکوٹ و جالندھر۔

شاگردانِ رشید آپ کے شاگرد تو بہت ہوں گے لیکن کسی کا نام معلوم نہیں ہو سکا، منجملہ اُن کے لالہ سوہن لعل سوری وکیل دربارِ مہاراجگانِ پنجاب آپ کے شیدائیوں اور فیضیابوں میں سے تھا۔ اُس نے اپنی کتاب عمدۃ التواریخ دفتر دوم ص ۳۱ پر لکھا ہے۔

"راقم ایں تاریخ اکثر بخدمتِ سراسر افادت فائز شدہ بہ استفادۂ علم صحبت مے پرداخت۔ لہٰذا تحریر ایں قدر درین جائے ضروری دانستہ بتعلیم فصاحت رقم آوردہ شد۔"

---

[۱۱] عبرت نامہ مجلد دوم ص۳۔ [۱۲] چار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۳۰۔ موجودہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور ۱۲ شرافت

یارانِ طریقت | کتب تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہزاروں لوگ آپ کے حلقۂ بیعت میں داخل ہوئے
مگر افسوس کہ تفصیل نہیں پائی گئی۔ آپ کے ایک درویش فقیر بابر شاہ پشاوری کا پتہ
مل سکا ہے جو عالم اور خوشنویس تھا۔ اور دوسرا فقیر اکبر الدین لاہوری ہے

تاریخِ وفات | فقیر سید غلام محی الدین بخاری کی وفات بعمر ۷۵ پچھتر سال قمری اتوار کے دن
چودھویں ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۱ھ ایکہزار دو سو اکتالیس ہجری مطابق پچیسویں ۲۵ دسمبر
۱۸۲۵ء ایکہزار آٹھ سو پچیس عیسوی موافق گیارھویں پوہ سمت ۱۸۸۲ ایکہزار آٹھ سو
بیاسی بکرمی میں بعہد سلطنت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی
بادشاہ دہلی ہوئی۔

اُس وقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ امہرسٹ تھا۔ اسکی گورنری کا تیسرا ۳
سال تھا۔ اور حکومت پنجاب پر راجہ رنجیت سنگھ کو چھبیسواں ۲۶ سال تھا۔

مدفن | آپ کی قبر۔ بازار حکیماں اندرون بھاٹی دروازہ نزد "فقیر خانہ" لاہور میں ہے۔ ایک
محل شریف میں آپ کی اور آپ کے فرزندوں کی قبریں ہیں۔ میں ۱۳۸۱ھ میں زیارت سے مشرف ہوا
قبر کے سرھانے یہ کتبہ سنگِ مرمر پر کندہ نصب ہے۔

نقل کتبہ سطر بسطر

بسم اللہ الرحمن الرحیم — لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

دربار دُربار

حضرت فقیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب

بخاری قادری نوشاہی الملقب بہ نوشاہِ ثانی نور اللہ مرقدہٗ

مادۂ تاریخ

" رضی اللہ عنہم "
۱۲ ۴۱

Marfat.com

(۳۹)

غلام مصطفیٰ

میاں غلام مصطفیٰ شرقپوری رح

آپ میاں الٰہی بخش ولد میاں ہرنی شاہ شرقپوری رح کے بڑے بیٹے اور مرید خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔

تاریخ ولادت | ایک ذیقعد اختتام پر جو سمت ۱۹۲۸ ایکہزار نو سو اٹھائیس بکرمی مطابق ۱۸۷۱ء ایکہزار آٹھ سو اکہتر عیسوی کا مکتوبہ ہے۔ آپ کی عمر چھیالیس ۴۶ سال لکھی ہے۔ جس سے آپ کی پیدائش ۱۲۴۱ھ ایکہزار دو سو اکتالیس ہجری مطابق ۱۸۲۵ء ایکہزار آٹھ سو پچیس عیسوی ثابت ہوتی ہے۔

معمولات | آپ اکثر اوقات یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ درود مستغاث۔ درود ذکر بیانیہ قصیدہ غوثیہ اور لوئی نامہ روزانہ بلا ناغہ پڑھا کرتے۔ اہل سخاوت و کرامت تھے۔

کرامات

دریا کو دور ہٹانا | ایک مرتبہ دریائے راوی زمین کو گراتا ہوا موضع ڈھانہ کے قریب آگیا۔ وہاں کے لوگوں نے آپ کے پاس آکر عرض کیا کہ ہمارا مال اسباب غرق ہونے والا ہے۔ آپ نے قصیدہ غوثیہ کا یہ شعر لکھ دیا۔

شعر

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ   لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اور فرمایا اس کو پاک کوزہ میں بمعہ خوشبو دار پھولوں کے بند کر کے دریا کے کنارہ پر دفن کر دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اسی رات کو دریا دور ہٹ گیا۔

Marfat.com

غائبانہ امداد کرنا آپ کے پوتے حکیم حاجی مولوی صوفی میاں نیک محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں موضع راجہ جنگ ضلع لاہور میں گیا ہوا تھا۔ رات کو رفع حاجت کے واسطے باہر نکلا تو کارخانہ کے ملازموں نے مجھے چور سمجھ کر پکڑ لیا اور مجھے زدوکوب کا ارادہ کیا۔ اُس وقت میں نے آپ کو پکارا "یا بابا حاجی المدد" میرا یہ کہنا ہی تھا کہ وہ اُسی وقت بیہوش ہو کر گر پڑے اور میں اُن سے بچ گیا۔

آپ کے کمال کا اعتراف حضرت میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شرقپوری م ۱۳۴۷ھ اکثر آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر مستفیض ہوا کرتے۔ اگرچہ خود وہ سماع سے محترز رہتے تھے مگر آپ کی مجلس میں انہوں نے سماع بھی سنا اور وجد بھی کیا اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے میاں غلام مصطفےٰ صاحب کو خواب میں دیکھا ہے کہ سفید گھوڑے پر سوار ہیں اور سر سے لے کر پاؤں تک نور ہیں"

اولاد آپ کے اکلوتے فرزند میاں روشن دین صاحب تھے۔

یاران طریقت آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

۱	میاں روشن دین فرزند	شرقپور شریف	ضلع شیخوپورہ
۲	حکیم حاجی مولوی صوفی میاں نیک محمد ولد روشن دین۔ نبیرہ	"	"
۳	میاں غلام محمد ولد کرم الٰہی۔ برادر زادہ	"	"
۴	میاں محمد الدین ترکھان	"	"
۵	میاں دل محمد ولد شیر محمد	ڈھول	"
۶	میاں بلاول دھوبی	نواں کوٹ	لاہور
۷	سید مدد علی شاہ ؒ		
۸	سائیں کالو		

تاریخ وفات میاں غلام مصطفےٰ صاحب کی وفات شب پنجشنبہ پچیسویں (۲۵) رمضان المبارک

Marfat.com

۱۳۲۳ھ ایکہزار تین سو تیئیس ھجری مطابق تیئیسویں ۲۳ نومبر ۱۹۰۵ء ایکہزار نو سو پانچ عیسوی موافق نو ۹ ویں مگھر سمت ۱۹۶۲ ایکہزار نو سو باسٹھ بکرمی میں بعہد سلطنت البرٹ ایڈورڈ ھفتم بادشاہ ہندوستان ۶ سنہ چھ جلوسی تھا۔

آپ کی قبر قصبہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں چاہ شرینہ والہ پر ہے۔

مادۂ تاریخ

"رحمت خداوندی" ۱۳۲۳ھ

Marfat.com

ف

(۴۰)

فضل الدینؒ

فقیر فضل الدین برقندازی گوندلانوالیہؒ

آپ آباؤ اجداد سے قصبہ گوندلانوالہ[۱] ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ ایک پرانے وثیقہ پر آپ کی قوم علما بپیشہ فقری لکھا ہے۔ آپ کے خاندان کے متعلق مختلف روایات ہیں۔

---

[۱] مفتی غلام سرور لاہوری رحہ نے مخزن پنجاب میں اس قصبہ کی آبادی کے متعلق صفحہ ۱ پر لکھا ہے۔

"موضع گوندلانوالہ پہلے پہل اس گاؤں کو زمینداران قوم گوندل نے آباد کیا۔ اور گوندلانوالہ نام رکھا۔ عہد آبادی اپنی سے یہ کبھی ویران نہیں ہوا۔ زمانہ غارتگری سکھاں میں مسمات راجکوراں زوجہ گوجر سنگھ بھنگی کسی قدر فوج لے کر اس قصبہ پر حملہ آور ہوئی۔ مگر زمینداران قوم وڑائچ نے مقابلہ پر کمر باندھی۔ اور اُس کو قصبہ میں داخل نہ ہونے دیا دو ماہ تک آپس میں کشمکش رہی۔ آخر وہ بے حصول مرام واپس چلی گئی۔ اب ملکیت اس کی بقبضہ زمینداران قوم وڑائچ ہے۔ ظروف کانسی و برنجی اس قصبہ میں اچھے بنتے ہیں۔ اور چھ دکان ظروف سازوں کے جاری ہیں۔ عمارت قصبہ کی خام ہے۔ پانسو پچاس گھر۔ اور پچاس دکانیں موجود ہیں۔ ان میں سے دس گھر پختہ باقی سب کچے ہیں۔ اور ایک تالاب۔ اور ایک شوالہ پختہ تعمیر کرایا ہوا مصر دیوان چند کا یہاں ہے۔ اور مصر دیوان چند [illegible] کے وقت اکبر بہیر و افسر فوج تھا۔ وہ اس قصبہ کا رہنے والا تھا۔ اس کے وقت [illegible] آخر وہ لاولد مر گیا۔ اور خاندان اُس کا جاتا رہا۔ دو ہزار دو سو چھتیس آدمی [illegible] ہیں۔ اور پانسو پچاس گھر۔ اور پچاس دکانیں [illegible] کے ہیں۔ زمینداران [illegible] حال میں [illegible]"

آپ کے خاندان کے منتسبین آجکل بعض تو گیلانی سادات ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں اور بعض فاروقی النسب کہلاتے ہیں۔ اور ایک گھر میں سے یہ شجرہ نسب ملا ہے۔

" فقیر فضل الدین بن شیخ محمد ناصر بن شیخ محمد شاکر بن شیخ عصمت اللہ بن شیخ منصور بن حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری رح "

مگر اس پر بھی کوئی اعتماد نہیں۔ نہ اس کا کوئی مستند حوالہ ملا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ طاہر بندگی رح کی تولیت کی مناسبت سے یہ سلسلہ نسب ملایا گیا ہے۔

آپ اپنے زمانہ میں شیخ طاہر بندگی لاہوری رح کی خانقاہ کے متولی رہے۔

بیعت خلافت | آپ کی بیعت طریقت حضرت مرزا شاہ امانت نوشاہی برقندازی رح سے تھی۔ جو منگلاں۔ ریاست جموں کشمیر میں رہتے تھے۔ سلوک قادری پورا کرکے خلافت پائی۔

وزارت کشمیر | آپ بڑے صاحب علم وفضل۔ روشن دماغ۔ زیرک و دانشمند تھے۔ راجہ گلاب سنگھ والی کشمیر نے آپ کو اپنی وزارت کے لئے منتخب کیا۔ آپ تمام وزراء و امراء سے زیادہ مدبر اور لائق تھے۔ باوجود اس عہدۂ جلیلہ کے اپنے آپ کو فقیر صاحب کہلاتے۔ اور جوگیہ رنگ وصندلی رنگ لباس پہنتے۔ مولوی احمد یار قادری نوشاہی مرالوی رح نے کتاب شاہ نامہ المعروف شاہیجی نامہ میں آپ کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

سیوم صاحب دولت وملک ودیں — عزیزے ز ارباب حکمت گزیں
زامر خدا آمر وناھی ست — کہ پیر فقیران[2] نوشاہی ست
خرد خوردہ سوگند بر نام او — معلم سبق خوان احکام او
خداوند پناہے کہن سالہ است — فضل دین ازگونہ لا نوالہ است

---

[2] فقیران نوشاہی سے مراد عزیز الدین، امام الدین اور نور الدین ہیں جو آپ کے نواسے اور مرید تھے ۱۲ شرافت

Marfat.com

فرشتہ خوئے صفدلیں جابہ است — عطارد دبیرے خرد نامہ است
بفقر و سلوک و عمل منتہی — شناسندۂ دانش و آگہی
مشیر مہاراجہ صاحب مدام — مئے راز خم راز صراحی بجام
ز راز دل راجہ آگاہ اوست — کہ در مختیاری ہواخواہ اوست
بقانون آئین خود ماہر ست — بشاہنشہ اسرار او ظاہر ست
بہنگام یک بستن شہریار — کند حاصل مملکت راشمار

تعمیر درگاہ شیخ طاہر بندگی آپ نے اپنے عہد میں حضرت شیخ طاہر بندگی لاہوری رح کی خانقاہ جو شکستہ ہو چکی تھی۔ از سر نو بنوائی۔ چار دیواری۔ مسافر خانہ اور مسجد بھی درست کروائی۔ عرس بھی کرائے۔ تحقیقات چشتی میں ہے "فقیر فضل دین بھی عرس کے واسطے کچھ دیتا تھا"[۵۳]

جاگیر ملنا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اپنے ابتدائی دور حکومت میں آپ کو مصارف درگاہ کے واسطے گیارہ چاہات مختلف دیہات میں بتفصیل ذیل بطور جاگیر معاف اور واگذار کئے۔

۱ موضع گوندلانوالہ میں دو کنوئیں۔

اول چاہ بگہ جس پر پینتیس[۳۵] گھماؤں زمین۔

دوم چاہ نونگا نوالہ جس پر بیس[۲۰] گھماؤں زمین

۲ موضع کوٹلی میں۔ دو کنوئیں۔

۳ موضع قیام پور میں۔ دو کنوئیں

۴ موضع غالب کے میں ایک کنواں۔

۵ موضع سیال پرگنہ سیالکوٹ میں۔ ایک کنواں۔

۶ موضع نوکھر میں۔ ایک کنواں۔

۷ موضع لوبیانوالہ میں۔ ایک کنواں عمر آباد

۸ موضع درویش کے میں۔ ایک کنواں۔

۵۳ تحقیقات چشتی صفحہ ۱۹ [illegible]

Marfat.com

اس زمین کی سالانہ آمدن آٹھ مانی غلہ اور چالیس روپیہ نقد آپ کو حاصل ہوتی تھی۔ آپ پینتیس ۳۵ برس تک اس جاگیر پر قابض رہے۔

ایک دستاویز کی نقل | ایک پرانی دستاویز میں آپ کے بیٹے فقیر چراغ دین کے بیانات ڈپٹی کلکٹر مہتمم بندوبست کے اجلاس میں بطور سوال وجواب درج ہیں۔ اس میں اس جاگیر کی تفصیل اور اس کے مصارف وغیرہ درج ہیں۔ وہ پوری یہاں نقل کی جاتی ہے۔

۷۸۶

"

چوں باجلاس منشی شیو سہائے صاحب قائم مقام ڈپٹی کلکٹر مہتمم بندوبست ضلع

۱۔ سوال۔ حسب ضابطہ۔

جواب۔ نام میرا فقیر چراغ الدین برادر مختار کار فقیر غلام حسن ولد فقیر فضل دین مرحوم قوم علماء عمر ۳۵ برس پیشہ فقیری ساکن موضع گوندلانوالہ پرگنہ وزیرآباد۔

۲۔ سوال۔ کسقدر اراضی معافی موسومہ فقیر غلام حسن کی موضع گوندلانوالہ میں ہے؟

جواب۔ حسب تشریح ذیل۔

تعداد اراضی	مدت معافی	وجہ معافی	نام واہب	نام موہوب بعدہ وارثان تقیید مدت قبضہ
[illegible] گھماں	[illegible] ۳۵ برس	مصارف خانقاہ	مہاراجہ رنجیت سنگھ	
معہ دو ۲ دھینہ		میانی صاحب		فقیر فضل دین مرحوم ۳۵ برس
چاہ یکہ نوشگا نواد [illegible] گھماں [illegible] گھماں		واقعہ لاہور		فقیر غلام حسن بیٹا ابتدا [illegible] برس

حال حصہ معافیدار بر محاصل	حال کاشتکار	شرح تقسیم حصہ بعد خرچ خانقاہ بحصہ برابر	
تقریر شخصہ	اسامیاں دیہ	فقیر غلام حسن	بی بی امیر بی بی دختر کلاں فقیر فضل دین کہ تارک بیٹھی ہوئی ہے۔ بعمر ۲۰ برس۔
ربیع غلہ خریف			
[illegible] سالی [illegible]			

Marfat.com

غلام حسین و نصر دین	فقیر غلام محی الدین برادر زادہ
پسران فقیر فضل دین	دو اماد فقیر فضل دین
غلام حسین - نصر دین	بعمر ۴۰ برس
بعمر ۱۳ برس عمر برس	

محمد بخش و پیر بخش برادر زادگان فقیر فضل دین۔

محمد بخش	پیر بخش
بعمر ۲۵ برس	بعمر ۲۲ برس

۳۔ سوال۔ سوائے اس اراضی معافی کے اور کوئی اراضی بنام فقیر غلام حسین کے معاف ہے؟ جواب۔ ہے۔

کوٹلی	قیام پور	غالب کے	نوکھر	موضع سیال پرگنہ سیالکوٹ	لوہیاںوالہ
دو دہنہ	دو دہنہ	یکدہنہ	یکدہنہ	یکدہنہ	یکدہنہ غیر آباد

درویش کے۔

یک دہنہ۔ زمیندار ان از روئے شرارت کے کچھ نہیں دیتے۔

۴۔ سوال۔ پیداوار اس اراضی کا کسقدر ہوتا ہے۔ اور کس صرف میں آتا ہے؟

جواب۔ آٹھ مانی غلہ اور چالیس روپیہ بطریق شحفہ کے آتا ہے۔ اور خرچ میلہ و چراغ بتی خانقاہ مرشداں اپنے کے یعنی جناب شیخ ظاہر بندگی صاحب باشمول میانی صاحب کے ہوتا ہے۔ اور جو کچھ منجملہ پیداوار کے باقی رہتا ہے بموجب حصہ تفریق بالا کے خرچ عیال اطفال کے آتا ہے۔

Marfat.com

۵۔ سوال۔ یہ خانقاہ بعمارت پختہ یا خام۔ اور کہاں واقع ہے۔ آیا آبادی کے بیچ یا فاصلہ پر یا کسی سڑک یا گھاٹ یا رستہ پر یا درمیان زمین معافی۔ اگر درمیان زمین معافی ہے تو کوئی اس میں کھوہ یا درخت واقع ہے۔؟

جواب۔ یہ خانقاہ بعمارت پختہ سفید رنگ آبادی بلاہو سے بفاصلہ دو کوس طرف جنوب کے۔ اور کوٹھی صاحبان صدر پورہ سے طرف کنارہ غرب و دکھن کے یککوس۔ اور کتنے درخت کیکر و بیری و انار و بن وغیرہ بلاتعداد اور ایک کھوہ آب نوشی والا۔ اور ایک مسجد و مسافر خانہ بعمارت پختہ اندر چار دیواری خانقاہ کے واقع ہے۔ اور شاہراہ موضع کوٹ نواں متصل اس کے طرف غرب کے جاتا ہے۔ اور قبراں سبت بزرگاں کیسال و خانقاہ فقیر فضل دین کی اس میں ہے۔

۶۔ سوال۔ یہ خانقاہ و قبر پیش از معافی تھی۔ یا بعد یا بوقت معافی۔؟

جواب یہی خانقاہ قبل از معافی تھی۔ مگر شکستہ تھی۔ قبلہ گاہی معافی دار کے یعنی فقیر فضل دین نے از سر نو چار دیواری بنوائی۔ خانقاہ و مسافر خانہ و مسجد بھی درست کرایا۔ اور معافی مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پیچھے سے بخشی۔ " سکہ[۴۵]

سکہ[۴۵] یہ اصلی دستاویز صوفی محمد فاضل پٹواری کے گھر میں مقام گوندلانوالہ متصل گوجرانوالہ موجود ہے۔ ۱۲۰ شرافت۔

حلیہ ولباس | آپ گندمی رنگ دراز قد تھے۔ لمبا کرتہ جوگیہ رنگ پہنتے۔ ہاتھوں میں سونے کے کڑے۔ اور کانوں میں حلقے ہوتے۔ خوشنویس بھی تھے۔ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔ ایک حمائل شریف۔ گوندلانوالہ میں صوفی محمد فاضل صاحب کے گھر موجود ہے۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ فقیر غلام حسن صاحب رح

۲ فقیر چراغ دین صاحب رح

۳ فقیر غلام حسین صاحب رح

۴ فقیر نصر دین صاحب رح

— دو بیٹیاں تھیں۔

۱ امیر بی بی، متولدہ ۱۱۹۹ھ / ۱۷۸۵ء۔ یہ تارکہ مجردہ رہیں۔

۲ دوسری بیٹی کا نکاح فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہ ثانی قادری نوشاہی برقندازی لاہوری رح سے کیا۔

وراثت فقیر صاحب | چونکہ آپ کی اولاد کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو گئی۔ اس لئے آپ کے بھائی فقیر لطف کریم کی اولاد آپ کی وارث ہوئی۔ اور آپ کی جائداد و زمین پر قابض ہوئی۔

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱	فقیر غلام حسن	فرزند	گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ	
۲	فقیر چراغ دین	"	"	
۳	فقیر غلام حسین	"	"	
۴	فقیر سید عزیز الدین رضا بخاری رح	نواسہ	بھاٹی دروازہ	لاہور
۵	فقیر سید امام الدین اظہر بخاری رح	"	"	"
۶	فقیر سید نور الدین منور بخاری رح	" الملقب خلیفہ	"	

Marfat.com

زمانہ حیات | فقیر فضل الدین صاحب سال تصنیف شاہنامہ مولوی احمد یار مراڑوی رح ۱۲۵۵ھ ایک ہزار دو سو پچپن ہجری مطابق ۱۸۳۹ء ایک ہزار آٹھ سو انتالیس عیسوی موافق سمت ۱۸۹۷ ایک ہزار آٹھ سو ستانوے بکرمی میں بقید حیات تھے۔

آپ کا مزار لاہور۔ گورستان میانی صاحب میں شیخ طاہر بندگی رح کے جوار میں ہے۔

شجرۂ ورثائے فقیر فضل الدین برخورداری گوندلانوالیہ

- فقیر فضل الدین کے بھائی فقیر لطف کریم کے دو بیٹے تھے۔ محمد بخش اور پیر بخش۔
- فقیر پیر بخش کے ایک فرزند مولوی محمد عالم تھے۔
- مولوی محمد عالم کے ایک فرزند صوفی محمد فاضل صاحب ہیں۔
- صوفی محمد فاضل صاحب گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ منشی فاضل تک تعلیم ہے۔ رتستمالِ اراضیات کے تحصیلدار رہ چکے ہیں۔ خاندان نوشاہی میں شیخ محمد حسن ولد شیخ احمد مجذوب سلیمانی ساکن گھنگرال ضلع سرگودھا کے مرید ہیں۔ شاعری کا خاصہ مذاق رکھتے ہیں۔ ۱۳۷۷ھ ۱۹۵۷ء میں موجود ہیں۔ یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

تمام حمد سزاوار ہے خدا کے لئے — ثنا بشر کے لئے ہے بشر ثنا کے لئے
وہ رنگ لائی ہے رحمت تری سر محشر — کہ بے خطا بھی ترسنے لگے خطا کے لئے

جناب صوفی صاحب کے چار لڑکے ہیں۔ محمد فضل طور۔ سلیم اختر۔ انور حسین کیفی۔ اور منور حسین شاد۔ چاروں اسوقت موجود ہیں۔ سلمہم اللہ تعالیٰ

- صوفی محمد فضل طور۔ یہ ادیب فاضل۔ منشی فاضل۔ بی۔ اے ہیں۔ بڑے ذہین فطین۔ ذکی الطبع بہترین شاعر ہیں۔ فارسی۔ اردو اور پنجابی میں اچھی نظمیں کہتے ہیں۔ ان کی میرے ساتھ خط و کتابت رہی جو میں نے بنام کتاب المسطور بین الشرافتہ والطور الملقب بہ لمحات محبت مرتب کر دی ہے۔ ان کی دو نظمیں جو میرے متعلق لکھی ہیں ملاحظہ ہوں۔ (طور ۱۹۸۳ء میں مؤلف سے پہلے وفات پا گئے ہیں۔ عارف)

Marfat.com

فارسی کلامِ ظہور

مست از خمارِ بادۂ عرفاں ہزارہا — در کیفِ چشمِ مستِ تو حیراں ہزارہا

اے تو ظفر خریدہ صد دل بیک ادا — در یک نگاہ بُردہ ایماں ہزارہا

از ذوقِ وصل و شوقِ تمنائے معرفت — نغمہ سرا بصحنِ گلستاں ہزارہا

ہمپایۂ ملائکِ اعلےٰ گدائے تست — طوافِ بارگاہِ تو سُلطاں ہزارہا

سروِ روانِ گلبنِ نوشاہِ گنج بخش — آلِ نبی علی ۔ بتو قرباں ہزارہا

از صدمۂ فراقِ تو صد دل کباب شد — از جلوۂ تو موسیِ عمراں ہزارہا

بہرہ ور از خوانِ تو جن و ملک بشر — دُرّاج و سار و کبک و تذرواں ہزارہا

از دستِ جودِ گوشۂ دامانِ مصطفےٰ — رستند ظہور از نعمِ دوراں ہزارہا

اُردو کلامِ ظہور

شریفِ احمد شرافت پر شرافت ناز کرتی ہے — اخوت ناز کرتی ہے محبت ناز کرتی ہے

گُلِ گلزارِ عباسی نہالِ شاخِ نوشاہی — حقیقت ہے کہ اس گل پر نزاکت ناز کرتی ہے

سخاوت دستگیری غمگساری زیرِ دامن ہیں — کہ اس جانِ فتوت پر مروت ناز کرتی ہے

یدُ اللہ فوقَ ایدیہم کا راز اک آن میں کھولا — کہ اس شمعِ ہدایت پر ولایت ناز کرتی ہے

میرے ہادی میرے مولا میرے مرشد میرے مالک — ترا در ہے وُہ در جس پر سیادت ناز کرتی ہے

ترا دیدار دیدارِ رسولِ مکی و مدنی — تری شیریں بیانی پر حلاوت ناز کرتی ہے

تری درگاہِ عالی مرتبت پر سیّدِ عالی — شیوخت ناز کرتی ہے امامت ناز کرتی ہے

ترا دل ہے کہ جس دل میں ہزاروں حشر پنہاں ہیں — ترا سر ہے کہ جس سر پر عبودت ناز کرتی ہے

اُدھر تجھ پر مورخ اور محدث ناز ہیں کرتے — اِدھر تجھ پر حقیقت اور طریقت ناز کرتی ہے

کبھی پیر اور کبھی پیرا ہے شہرِ اقلیمِ عرفانی — ذکاوت ناز کرتی ہے شریعت ناز کرتی ہے

میرے آقا میرے مولا کا تجھ پر ظہور سایہ ہے — کبھی تجھ پر فصاحت اور بلاغت ناز کرتی ہے

Marfat.com

(الف)

فقیر اللہ

مولانا شاہ فقیر اللہ برقندازی کلانوری رح

آپ کا آبائی وطن کلانور تھا جو ضلع گورداسپور میں ڈیرہ بابا نانک کے قریب ہے۔ آپ کی ولادت اور نشو و نما وہیں ہوئی۔ آپ وطن کے مُعلزادوں سے تھے تعلیم ظاہری و باطنی بحدِ کمال پائی۔ فاضل متبحر ہوئے۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ پنجابی۔ ہندی اور بھاشا وغیرہ زبانوں میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔

آپ کی بیعتِ طریقت حضرت مرزا شاہ امانت نوشاہی برقندازی رح ساکن منگلاں ریاست جموں کشمیر سے تھی۔ خلافت و اجازت پائی۔

مکیریاں کی سکونت آپ نے اپنے پیر روشن ضمیر کے حکم سے موضع مکیریاں[۱] ضلع ہوشیارپور کو اپنی سکونت سے نوازا۔ مدت العمر وہیں رہے۔ آپ پر مقام توحیدِ وجودی منکشف تھا۔ جیسا کہ آپ کے کلام سے ظاہر ہے۔

---

۱ مفتی غلام سرور لاہوری رح نے کتاب مخزن پنجاب ۱۹۴ میں قصبہ مکیریاں کی آبادی کا ذکر اس طرح کیا ہے۔
"مکیریاں۔ جالندھر دوآب کے علاقہ میں یہ ایک قصبہ دریائے بیاس کے بائیں کنارے بفاصلہ آٹھ میل۔ اور لاہور سے شمال مشرق کی طرف بانوے ۹۲ میل آباد ہے۔ عمارت اس کی تمام کمال پختہ و بازار کشادہ و بارونق ہے۔ پہلے زمانہ میں اصلی مالک اس کے علوی قریشی تھے جن کی نسب امام محمد بن حنفیہ کے ذریعہ سے مرتضےٰ علی علیہ السلام کو جا ملتی تھی۔ ان قریشیوں کے بزرگ اول سلطان محمود غزنوی رح کے ساتھ ہندوستان میں آئے۔ اور کسی اتفاق سے (باقی برصفحہ ۱۰۹)

Marfat.com

طبی معالجہ آپ علمِ طب میں بے نظیر تھے۔ حاجی نور محمد صاحب قانونگوئے پنشنر قوم اعوان ساکن جمال پور ضلع لدھیانہ بیان کرتے تھے۔ کہ ہم نے اپنے بزرگوں سے سُنا ہے کہ آپ ایک دن باغ میں بیٹھے تھے کہ چند ہندو کھترانیاں پاس سے گذریں۔ جو اشنان (غسل) کر کے جا رہی تھیں۔ آپ نے ایک نوجوان عورت کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ایک گھنٹہ تک مر جائے گی چنانچہ ایسا ہی

(بقیہ حاشیہ صفحہ) اس گاؤں میں رہ گئے۔ اُس وقت یہ گاؤں بہت چھوٹا تھا۔ پھر جب عملداری آدینہ بیگ خاں کی جالندھر دوآب میں ہوئی تو یہاں کے قریشیوں نے اس کی نوکری اختیار کی۔ اور رتبہ پایا کہ صاحب فوج و علم و نقارہ ہو گئے۔ اُس وقت اس قصبہ کی آبادی نے بھی ترقی پکڑی۔ بڑی عالی شان عمارتیں تعمیر ہوئیں مدت تک وہ قریشی آدینہ بیگ خاں کے مرنے کے بعد بھی اس قصبہ اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ پر حاکم با اختیار رہے۔ جب سکھوں نے زور پکڑا تو بہ سبب عداوت مذہبی اور ہونے گاؤکشی کے سب سکھ اُن کے دشمن ہو گئے اور انہوں نے سکھوں سے بڑے بڑے معارکے کئے اور علاقہ اپنا مدت تک اپنے قبضہ میں رکھا۔ آخر جے سنگھ کھنیہ جو کھنیوں کی مثل کا سردار تھا۔ بڑی فوج لے کر اُن پر آ پڑا اور کل علاقہ قریشیوں سے چھین لیا اور اپنی ریاست میں ملا لیا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے گوربخش سنگھ کی عورت مسمات سدا کنور۔ رنجیت سنگھ والی لاہور کی ساس اُس ریاست کی مالک ہوئی۔ اُس نے بھی اپنے خسر کے بعد اسی قصبہ میں بود و باش شروع کی اور مدت تک حکمرانی کرتی رہی۔ آخر ۱۲۳۶ھ ہجری (۱۸۲۱ء) میں رنجیت سنگھ اس کے داماد نے کل علاقہ اُس کا چھین کر اُس کو قید کر لیا۔ جے سنگھ کھنیہ کی حکومت [illegible] آدھ کوس شہر سے باہر چھوٹا سا قلعہ زمینداران قوم اوان کا تھا [illegible] گرا کر جے سنگھ نے بڑا قلعہ بنوایا اور نام اس کا اٹل گڑھ رکھا اور [illegible] بڑی عالیشان حویلی اس میں بنوائی اب بھی سردار [illegible] سنگھ [illegible] دھان سنگھ اس میں جاگیردار [illegible] میں ۱۲ شرافت۔

ہوا کہ وہ گھاٹ پر پہنچتے ہی اچانک گر پڑی اور مر گئی۔ جب اُس کی نعش جلانے کے واسطے ہندو لے چلے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لاؤ۔ آپ نے اُس کے پاؤں کی کسی رگ کا فصد کیا۔ جب خون نکلا تو وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ آپ نے فرمایا اس کے پیٹ میں بچہ تھا۔ اُس کے پنجہ میں فلاں رگ آ گئی جس سے یہ بے حس و حرکت ہو گئی۔ اب فصد کرنے سے خون کا دورہ ٹھیک ہو گیا ہے۔

ایک بیمار کا قدرتی علاج حاجی نور محمد جالپوری اپنے بزرگوں کے سلسلہ اسناد سے بیان کرتے تھے کہ آپ کے پاس ایک کمزور حالت کا مریض لایا گیا۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ اس بیمار کے واسطے ایک سال کے عرصہ میں دوائی تیار ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کی حالت نازک ہے۔ یہ اتنا عرصہ جانبر نہیں ہو سکے گا۔ آخر مایوس ہو کر اُس کو اُٹھا کر واپس لے چلے۔ رستہ میں مولیوں کا کھیت آیا۔ بیمار نے وہاں اُتر کر رفع حاجت کی اور خیال کیا کہ میں نے مر تو جانا ہی ہے ایک مولی تو کھالوں۔ چنانچہ وہاں سے اُکھاڑ کر ایک مولی کھائی۔ اُسی وقت اُس کے مرض میں تخفیف معلوم ہوئی۔ اُس نے چند مولیاں وہاں سے لے لیں اور ان کے کھانے سے بالکل صحت پا گیا۔ ایک روز وہ آپ کے پاس آیا۔ آپ اُس کو دیکھ کر متعجب ہوئے اور فرمایا کہ تیرا علاج اس طرح ہو سکتا تھا کہ فلاں قسم کا ایک سانپ مار کر زمین میں دفن کیا جائے اور اُس پر مولی لگائی جائے اور وہ مولی جب تیار ہو جائے تو تم کھاؤ۔ اُس نے بیان کیا کہ میں نے مولی ہی کھائی ہے۔ فرمایا اُس جگہ کو کھودو۔ ضرور اس کے نیچے سانپ دفن ہو گا۔ چنانچہ واقعی اُس کے نیچے سے سانپ کا بوسیدہ پنجر نکلا۔ آپ نے فرمایا۔ قدرت نے خود اس کا علاج کیا۔ ؎۲

شاہ فقیر اللہ مورخین کی نظر میں

حافظ محمود شیرانی صاحب رح کتاب پنجاب میں اردو صفحہ ۳۹۶ میں لکھتے ہیں۔

"فقیر اللہ خانوادہ نوشاہیہ سے بیعت ہیں۔ اور شاہ امانت کے مرید ہیں۔ حاجی نوشہ

؎۲ حاجی نور محمد جالپوری نے یہ واقعہ بڑے اہتمام سے نقل کیا تھا۔ مگر بظاہر قرین عقل نہیں۔ واللہ اعلم۔ شرافت

Marfat.com

متوفی ۱۱۰۳ھ۔ اِس سلسلہ کے بانی ہیں۔ شاہ امانت کا حاجی نوشہ سے یہ واسطہ ہے
کہ شاہ امانت حضرت عبدالغفور کے مرید ہیں۔ جو محمد حافظ سے بیعت رکھتے ہیں۔ اور محمد حافظ
محمد ہادی سے ارادت رکھتے ہیں۔ جو بانی سلسلہ حاجی نوشہ کے مرید ہیں" [۴]

تصنیف

آپ نے شیخ غلام قادر شاہ بٹالوی رح کی کتاب رمز العشق دیکھی تو آپ کو شوق پیدا
ہوا کہ ہم بھی اپنے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے اشغال و اذکار میں کوئی تصنیف کریں۔
چنانچہ اپنے پیشوا مرزا شاہ امانت صاحب رح سے اجازت طلب کی۔ انہوں نے فرمایا
کہ یہ علم سینہ ہے نہ کہ علم سفینہ۔ نا اہل لوگ پڑھ کر عمل تو کر نہیں سکیں گے۔ اور ہنسی کریں گے
آپ نے عرض کیا کہ میں ایسی زبان استعمال کروں گا۔ جس کو عام لوگ نہیں سمجھ سکیں گے۔
طبقہ اہل اللہ ہی سمجھیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اجازت دی تو آپ نے ۱۲۰۴ھ ایک ہزار دو سو چار
ہجری مطابق ۱۷۹۰ء ایک ہزار سات سو نوے عیسوی میں کتاب سر مکنون بزبان اردو دھنا
نظم کی۔ بڑی خوبی سے اذکار و اشغال کو ترتیب دیا ہے۔

---

[۳] حضرت حاجی نوشہ گنج بخش رح کا صحیح سال وفات ۱۰۶۴ھ ہے۔ [۴] شیرانی صاحب چونکہ سلسلہ
نوشاہیہ کے حالات سے پورے واقف نہ تھے۔ اس لئے صحیح نام نہیں لکھ سکے۔ جن کا نام محمد حافظ
لکھا ہے۔ ان کا صحیح نام حافظ قائم الدین محمد ہے۔ اور جن کا نام محمد ہادی لکھا ہے ان کا نام پیر محمد
اولقب سچیار ہے۔ سر مکنون کے شجرہ فی التوحید میں لکھا ہے۔

کہیں ہے پیر محمد ہادی — سب کا داتا کل کی شادی
کہیں محمد حافظ قائم — فضل کرم ہے جس کا دائم

[۵] شیخ غلام قادر شاہ متوفی ۵ ربیع الثانی ۱۱۷۶ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۷۶۲ء۔ یہ
شیخ ابوالفتح محمد فاضل الدین قادری بٹالوی متوفی ۷ ذی الحجہ ۱۱۵۱ھ ۱۸ مارچ ۱۷۳۹ء کے جانشین تھے۔ ترافت

Marfat.com

- شیرانی صاحب رح اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں۔

"فقیر اللہ، مثنوی دُرِّ مکنون کے مصنف ہیں جو رمز العشق کی طرز میں تصوف پر لکھی گئی ہے۔ اس میں ایک ہزار سے زائد ابیات ہیں۔ اور بجز بھی قریباً دُھی ہے بیر خیوں کے طور پر اس میں دوہرے لائے گئے ہیں۔ اس کی تاریخ تصنیف ۱۲۰۴ھ [چراغ] کے اعداد سے بر آمد ہوتی ہے"

یہ کتاب اس طرح شروع ہوتی ہے۔

آنند سنا تیرے گن گا واں	ہر دم تیرا نام دھیا واں
آنند بھی سنگور ہیں پایا	اُچپا جاپ جس مجھے بتایا
کُنت کُنزاً نے کیا پسارا	سوہنگ اوہنگ آئے پکارا
اُچپا جاپ جپاوے سوئے	جس کا ہر دا نرمل ہوئے
سوہنگ ھوانا کو جان	ستری شغل کا بھید پچھان
ھو اللہ ہے اچپا جاپ	جپ سے کشٹن کوٹاں پاپ
باہر سو اور بھیتر ہنگ	اُچپا جاپ سوہنگ اوہنگ
ھوانا جپ جس نے کیا	سو من ھو اللہ ہو رہا
ھوانا جپ سالک کہے	دُوئیت دوار ایکنک ہو رہے
آپے ہر جپے آپے تو ں	انا انا ہو بولیں لوں
ہر ہر رنگی ہے بے چُون	جس سمجھو نی ہیں بے چون

---

۵ کتاب کا نام سِرِّ مکنون ہے۔ شیرانی صاحب رح نے غلطی سے دُرِّ مکنون لکھ دیا ہے۔ خاتمہ میں شاہ فقیر اللہ صاحب رح خود لکھتے ہیں۔

سِرِّ مکنون کو کیا تمام   شاہ جیلاں کا لے کر نام   ۱۲ شرافت

Marfat.com

ھو جاپ سے پاوے سکھ — رہن ھو اور سبھی ہے دکھ
ھو جاپ ہے چوتھے پد کا — سادھو پاوے بھید اس جد کا
شاہ امانت بھید بتایا — تو ہیں انحد ناد بجایا

سر مکنون کے چند خطی نسخے اس کتاب کے متعدد خطی نسخے بعض حضرات کے پاس موجود ہیں، جو نسخے میں نے خود دیکھے وہ یہ ہیں،

۱ حاجی نور محمد قانونگوئے پنشنر کے پاس بمقام جمال پور متصل لدھیانہ۔ خوشخط۔
۲ سید محمد شریف بن سید محمد عالم برخورداری کے پاس۔ بمقام ساہن پال شریف۔ بخط نسخ
۳ سید شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری کے کتبخانہ میں بمقام ساہن پال شریف۔ بخط خود
۴ سید وزیر محمد بن سید فضل عالم ہاشمی کے پاس۔ بمقام رنمل۔ متصل ساہن پال شریف۔ ناقص الآخر
۵ صاحبزادہ محمد امین بن میاں محمد فاضل بھیاری کے پاس بمقام نوشہرہ شریف۔ ضلع گجرات
۶ حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر قلندری کے کتبخانہ میں۔ بمقام بستی شیخ درویش۔ جالندھر۔
۷ پیر نوازش علی چشتی صابری کے کتبخانہ میں بمقام مسجد محراب والی۔ گڑھی شاہو۔ لاہور۔
۸ سائیں نواب علی شاہ کے پاس۔ بمقام رانپور۔ ضلع سیالکوٹ۔
۹ ذخیرہ مخطوطات شیرانی۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں۔ مکتوبہ ۵ بھادوں سمت ۱۹۰۳ بکرمی بخط مولوی کرم الٰہی ولد عبداللہ ساکن کاجوکولہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ نمبر کتاب ۱۴۰۸
۱۰ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں۔ اس نسخہ پر غلطی سے اس کا نام مثنوی میرزا شاہ امانت درج ہے مگر یہ سر مکنون ہے۔
۱۱ ایک نسخہ مطبوعہ میری نظر سے گذرا ہے۔ جو طابع و ناشر نے غلطی سے میراں [illegible] صابری کی تصنیف قرار دے کر چھپوا دیا ہے۔ علاوہ ازیں بدخط بھی ہے۔

پہلے نسخے کا دستخط حاجی نور محمد صاحب اعوان جمالپوری کے پاس جو قلمی نسخہ ہے یہ حضرت شاہ فقیر اللہ کے زمانہ حیات کا لکھا ہوا ہے۔ کسی کاتب نے آپ کے قیام کا مے شاہ جمالپوری

Marfat.com

کے واسطے یہ تحریر کیا۔ اُس پر سے دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

" قد فرغت من تحریر هذا النسخة متبرکه المسمی به سرّ مکنون من تصنیف زبدة الواصلین قدوة العارفین خلاصة المتوکلین اسوة العاشقین هادی المضلین نائب رسول رب العالمین مقبول اهل الله حضرت صاحب میاں فقیر الله شاہ ادام الله برکاته وانفاسه علی الطالبین یوم الجمعة۔ تحریر بتاریخ نہم شہر شعبان المعظم ۱۲۵۷ھ ہجری باخاطر داشت میاں گامے شاہ جمالپوری تحریر یافت بفقط ۵

من نوشتم صرف کردم روزگار — من نمانم این بماند یادگار

خدایا به بخشا این هر یکه را — نویسنده خواننده دارنده را "

اولاد | آپ کا اکلوتا بیٹا میاں محمد بخش نام تھا۔ جو لاولد فوت ہوا۔

یاران طریقت | آپ کے خورص درویش یہ تھے۔

۱ میاں گامے شاہ ولد غوث محمد اعوان — جمال پور اعواناں متصل لدھیانہ

۲ میاں عظمت اللہ اعوان۔ [شیخ کا جائے نماز تبرکاً انکے پاس تھی] " "

۳ شاہ فاضل صاحب رح [ان کی چار دیواری افتادہ اب موجود ہے] " "

۴ میاں حاجی شاہ صاحب رح — نورنگ براده "

۵ سید اکبر صاحب رح

زمانہ حیات | شاہ فقیر اللہ صاحب رح سال تحریر نسخہ اُولیٰ سرّ مکنون ۱۲۵۷ھ ایکہزار دوسو ستاون ہجری ۱۸۴۱ء ایکہزار آٹھ سو اکتالیس عیسوی میں زندہ موجود تھے۔ کیونکہ الفاظ ادام اللہ برکاته وانفاسه علی الطالبین سے اُس وقت آپ کا حیات بابرکات ہونا مفہوم ہوتا ہے۔

آپ کا مزار اطہر قصبہ بکریاں ضلع ہوشیارپور۔ مشرقی پنجاب میں ہے۔

ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۸۴۱ء۔ شرافت۔

Marfat.com

شجرۂ فقرائے شاہ فقیر اللہ برقندازی رح

سید اکبر رح

میاں محمد غوث رح

میاں کرم الٰہی جالندھری رح

میاں پیر بخش جالندھری رح

سائیں نتھے شاہ مسلم شیخ ۔ مدفون برخوردار متصل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

سید محمد شاہ۔

میاں حاجی شاہ ۔ نوہنگ زادہ دار رح

میاں گلاب شاہ رح

میاں مردان شاہ رح

یہ شجرہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں مجھے موضع خونی بھٹیاں متصل ننکانہ صاحب میں ملا تھا ۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

(۴۲)

فیض بخش

چودھری حافظ فیض بخش تارڑ اگرو یہ ؒ

یہ چودھری دریام خاں کا بیٹا تھا۔ ابن محمد امین بن وہاب بن چودھری محب علی تارڑ موضع اگرو یہ مضافات ساہن پال شریف کا باشندہ تھا۔

تعلیم حصول طریقت | اس نے میاں حاجی احمد صاحب مخدوم رح سے قرآن مجید اور درسی کتابیں پڑھیں۔ اس کا طریقہ تھا کہ روزانہ بوہڑ کے ایک پتے پر سبق لکھوا لیتا۔ اور باہر مال چرانے جاتا تو وہیں سبق یاد کر لیتا۔ اور پتا دریائے چناب میں ڈال دیتا۔ تاکہ بے ادبی نہ ہو۔ اسی طرح قرآن مجید حفظ کر لیا۔

بعد تعلیم ظاہری کے حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ صاحب نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح کی بیعت ہو کر طریق تصوف حاصل کیا۔

عبادت | رات کے وقت روزانہ دریا پر جا کر عبادت کیا کرتا اور سحر کے وقت سب کنوؤں پر دورہ کرتا اور ہر ایک کارندہ کو بیدار کرتا اور نماز کی تاکید کرتا۔

شعر گوئی | یہ شعر گوئی کا مذاق رکھتا تھا۔ پنجابی اشعار کہا کرتا۔ چند سیحرفیاں بنائیں۔ لیکن سب ناپید ہیں۔ یہ اشعار اس کے ہیں ؎

مائے نی اک سودی لدھا جیہڑا ہر نوں رزق پوچاوے
اگلا لیندا منگدا ناہیں اُلٹا روز پوچاوے

. . . .

میاں فیضا اوس سودی ہوندیاں خلقت کیوں غم کھاوے

Marfat.com

ے

ح حسن دا ناں کرنا ناں ڈر جبار قہار دوں
اوس سے مانک پتھر ڈِنگے کیتے جنہاں قیمت گئی بازار دوں
شیطاں ویکھ غرور جو کیتا دھک ستیا دربار دوں
میاں فیضا ڈر قادر کولوں مت پیادیاں کرے سوار دوں

ے

س۔ سُنیں توں روز ہمیشہ اج چل گیا فلاناں
ایویں اک دن توں سُنیسیں سمجھ نادان اِجاناں
کل نفس ذائقۃ الموت سچا حکم ربانا ں
میاں فیضا ایتھے نال کوئی رہسی سب کسے چل جاناں

ے

ع۔ عرض کراں دستگیر اگے ساری عمر گذری بوٹا لاندیاں دی
کھوہ گیڑ یاسی نال شوق دے میں دل تھک گئی پانی پاندیاں دی
ہن پیر فقیر میں تھوں تھکی نہیں بنی پوری بیریں جاندیاں دی
فیض بخش کرے ویلا کراں دا ای عمر گذر گئی وقت وہاندیاں دی

باغو طوائف کے متعلق | لاہور کی مشہور مغنیہ طوائف باغو نام رنگ محل میں رہتی تھی۔ اس نے مجرا کیا
میاں فیض بخش نے اس کے متعلق کہا۔

ے

باغو بڑی رنگ محل وچ لاہور نُور شکاناں
دند جواہر تے سبز پیشانی پلکاں تیر کماناں
لالی دیکھ لباں دی لالی گل لالہ لرزاناں
فیضا کانگ حسن دی واہندی لی کرے تعریف سیاناں

Marfat.com

اولاد چودھری حافظ فیض بخش رح کے چار بیٹے تھے۔

۱ چودھری موج دین رح

۲ چودھری عظیم رح

۳ چودھری شدید رح

۴ چودھری حسن رح

اس کی اولاد کی تفصیل تذکرۃ النوشاھیہ کے پہلے حصہ موسوم بہ تحائف الاطہار میں اس کے مورث اعلیٰ چودھری محب علی ثانی اگر وید رح کی اولاد کے ضمن میں لکھی جا چکی ہے۔ تکرار کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

ک

(۴۳)

کالا

سائیں کالا برقنداز ی بڑھکی والہ رح

آپ کے آباؤ اجداد پشاور شہر میں سکونت رکھتے تھے اور فقیر دوست تھے۔ آپ کے والد نامدار خان اور آپ کے جد امجد دونوں بزرگوار سید پیر بالا میر قادری کابلی رحمۃ کے مرید تھے۔ آپ کی والدہ بی بی جمیل بانو ترکی النسل تھیں۔ ترکوں اور ایرانیوں کے جنگ میں ایرانیوں کے ہاتھ آئیں۔ اس وقت ان کی عمر پانچ سال تھی۔ [illegible] بخارا میں لا کر ان کو فروخت کیا۔ جس تاجر نے خریدا وہ بھی سید پیر بالا پیر کابلی کا مرید تھا۔ اس نے اپنے پیر صاحب کی خدمت میں ہدیہ ان کو پیش کیا۔ [illegible] سال [illegible] پیر صاحب کی خدمت میں رہیں۔ سردیوں میں پانی گرم کر کے وضو کرایا کرتی تھیں۔ [illegible] میاں نامدار خان پشاوری کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا [illegible] خاتون تھیں۔ ایک وقت تھا کہ تین سال [illegible] علی مسجد [illegible] اپنے شوہر کی نہایت مطیع و [illegible] تھیں۔

جب نامدار خان [illegible]

[illegible]

Marfat.com

ولادت | میاں نامدار خاں نے بیول میں آکر ایک اور شادی کر لی، جس سے کئی لڑکے پیدا ہوئے۔ اور بی بی جمیل بانو سے صرف ایک لڑکا سائیں کالا متولد ہوئے۔ جب والد کا انتقال ہوا۔ تو آپ بمعہ والدہ صاحبہ کے بیول سے چل کر بڑھکی ڈھال مضافات راولپنڈی میں چلے گئے۔ اور تمام پدری جائداد اپنے سوتیلے بھائیوں کو دے گئے۔

واقعہ بیعت | آپ ابتدائے بچپن سے ہی فقر دوست تھے۔ جب سن تمیز کو پہنچے تو والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میں کونسا کام اختیار کروں جس سے دو نو جہاں کی سعادت نصیب ہو۔ مائی صاحبہ نے فرمایا۔ یاد الٰہی کرو۔ آپ نے پوچھا یہ کام سوائے پیشوا کے مشکل ہے۔ مجھے کوئی ایسا بزرگ بتاؤ جس سے راہ ہدایت پاؤں۔ مائی صاحبہ نے فرمایا۔ قصور سے چالیس میل آگے ایک بزرگ پیر بینا شاہ صاحب رح رہتے ہیں۔ اُن کے پاس جاؤ۔ آپ چل پڑے۔ مائی صاحبہ نے کچھ نقدی اور ساگ کی ہدیہ کے واسطے دی۔ جب آپ منزلیں طے کرتے ہوئے قریب پہنچے تو خیال آیا کہ اگر فقیر صاحب نے مجھ کو پہچان لیا تو میں نذرانہ دوں گا ورنہ نہیں۔ جب آپ اُن کی خدمت میں پہنچے۔ تو پیر بینا شاہ صاحب رح نے خود بخود فرمایا۔

" سائیں کالیا، بڑھکی والیا! مائی جمیل بانو راضی ہے؟ "

آپ مؤدبانہ سلام بجا لائے اور نذرانہ پیش کیا۔ پیر صاحب نے ایک ہفتہ آپ کو پاس رکھا اور فرمایا کہ تمہارا فیض میرے پاس نہیں ہے۔ تم کو ایک کھوہ سے ہی راہ ملے گا۔ جاؤ اپنی والدہ سے ہی پوچھ لینا۔ آپ پیدل چلتے ہوئے واپس آئے۔ پاؤں میں آبلے پڑ گئے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا بیٹا! میں نے تم کو آزمایا۔ تم امتحان میں کامیاب نکلے۔ تمہارا فیض بابا خیر محمد نقشبندی برقندازی رح کے پاس ہے۔ آپ والدہ صاحبہ کے حکم سے موضع موہڑہ بھٹیاں ہوئے اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی۔ رات دن خدمت شیخ میں رہ کر یاد الٰہی کرنے لگے۔ حتٰی کہ کامل ونفت ہو کر خلافت سے مشرف ہوئے۔

قصیدہ غوثیہ کا وظیفہ | آپ بالکل اُمی تھے۔ لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ صرف قصیدہ غوثیہ

Marfat.com

کہ پہلے شعر کا ورد تھا۔ اسی کے برکات سے متمتع تھے۔ عشقِ غوثیہ میں ہر وقت سرشار رہتے۔

درگاہِ نوشاہ عالیجاہ رح کی زیارت | ایک مرتبہ آپ درویشوں سمیت ساہن پال شریف میں حضرت شیخ الاسلام شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح کی درگاہِ اطہر پر حاضر ہوئے۔ اور زیارت صاحبزادگان اور فیوضِ روحانی سے مالا مال ہوئے۔ حضرت سید حافظ الٰہی بخش برخوردار سجادہ نشین کی صحبت سے بھی مستفیض ہوئے۔

سخاوت و مہمان نوازی | آپ حد درجہ کے سخی تھے۔ جو چیز ہاتھ لگتی خدا کے راہ میں خیرات کر دیتے۔ سائلین کو کبھی خالی نہ چلاتے۔ اہلِ خانہ غلہ وغیرہ دوسرے لوگوں کے گھروں میں رکھتے تاکہ جب مہمان آئیں تو اُن کی خدمت ہو سکے۔

ایک بار ایک مسافر درویش صورت آپ کے پاس رہا۔ رات کو اُس کو قے اور اسہال شروع ہو گئے۔ آپ نے اُس کی خدمت کی۔ غلاظت اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے رہے۔ تین روز کے بعد وہ صحت یاب ہوا تو واپس گھر جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ نے اُس کا بوجھ اُٹھا لیا اور دور تک خدمت کرتے چلے گئے۔ ایک جگہ بیٹھ کر اُس نے حقہ [illegible] رکھ کر [illegible]۔ اُس کو اُٹھایا تو وہ سونا بن گیا۔ کہنے لگا کہ [illegible] کی ہے رکھ لو۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری خدمت خدا کے واسطے [illegible] لیکن افسوس اُس نے مجھے دنیا دے کر [illegible]۔ آپ نے [illegible] اور واپس چلے آئے۔

حلیہ | آپ کا رنگ بالکل سیاہ تھا [illegible] داڑھی [illegible]

وفات

[illegible] ہونے کی دعا | ایک مرتبہ آپ [illegible]

[illegible] حضرت نوشاہ عالیجاہ رح ساہن پال [illegible] حاضر ہوئے [illegible]

Marfat.com

کی جماعت تھی۔ وہاں پر آپ کے ارادتمند فقیر یہ حجام نے عرض کی کہ یا قبلہ میرے لئے درگاہِ عالیہ پر دعا فرماویں کہ حق تعالیٰ مجھے اولاد سے بہرہ ور فرمائے۔ آپ مزار اطہر کی طرف دیر تک متوجہ رہے۔ جب سر اُٹھایا تو فرمایا۔ کیا تم نے کچھ سنا ہے؟ سب نے عرض کیا کہ ہم نے کچھ نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت نوشہ صاحب رح نے بشارت دی ہے کہ فقیر یہ حجام کے گھر چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہوں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ظہور میں آیا۔

باز کا دام میں آنا ایک مرتبہ آپ موضع پنڈ کروال تحصیل کہوٹہ میں تشریف فرما تھے۔ وہاں کا رئیسِ اعظم رائے فتح دین مجلس میں حاضر تھا۔ اور اُس کے پیشوا پیر میرکالے والے بھی وہاں موجود تھے۔ اُس کو باز کے شکار کا شوق تھا۔ عرض کیا۔ یا حضرت میں نے کوٹھی[۱] لگائی ہے۔ دعا کریں کہ باز شکار میں آجائے۔ آپ نے فرمایا رائے صاحب! تم کوئی عافیت کے واسطے دعا کراؤ۔ اُس نے کہا مجھے اس وقت شکار کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو مسکین درویش ہوں۔ شاہ صاحب سے دعا کراؤ۔ شاہ صاحب نے کہا ایک مہینہ کو باز کوٹھی لگے گا۔ آپ کو جوش آگیا اور فرمایا۔ رائے صاحب! اگر آج رات باز کوٹھی لگ گیا تو سمجھ لینا کہ فقیر کا لاڑھکی والا رح نے دیا ہے۔ اور اگر مہینہ کو آیا تو سمجھ لینا کہ شاہ صاحب نے دیا ہے۔ اور اگر مہینہ گزر جانے کے بعد آیا۔ تو یہ تمہاری قسمت آپ یہ بات کہہ کر وہاں سے دُکھیاہ تشریف، حضرت میر کلاں پیر صاحب رح کے دربار پر چلے گئے اور سلام کر کے شام کو گھر میں واپس آگئے۔ والدہ صاحبہ نے از راہِ کشف واقعہ سے باخبر ہو کر فرمایا۔ بیٹا! درویش کا کام جلدی کرنا نہیں۔ تم نے اسقدر جلدی کیوں کہدیا۔ خیر اللہ بہتر کرے گا۔ آپ اُسی وقت وہاں سے چل کر چھ کوس کے فاصلہ پر موضع سکھو میں ترکھانوں کے گھر چلے گئے۔ آدھی رات کا وقت تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب دیکھا تو ایک

---

[۱] کوٹھی لگانا۔ پنجاب میں باز کے شکار کے واسطے دام لگانے کو کہتے ہیں ۱۲ شرافت

Marfat.com

مرد بزرگ دراز قد سفید ریش سبز لباس کھڑا ہے۔ اور کہتا ہے۔ میاں کالا! تمہاری خاطر علاقۂ ہرات سے باز لایا گیا ہے۔ جاؤ تم اُس سے نذرانہ لاؤ۔ چنانچہ دوسرے روز آپ گھر تشریف لائے۔ تو رائے صاحب کا آدمی نذرانہ لے کر پہنچا۔ اور کہا کہ واقعی رات کو باز شکار میں آ گیا۔

ایک گستاخ کو سزا ایک مرتبہ موضع بگوال کی ایک عورت آپ کی خدمت میں آئی۔ اور عرض کیا کہ میرا لڑکا گائے ذبح کرنے کے جرم میں گرفتار ہو گیا ہے۔ سردار صاحب رئیس سکھ نے اس کو پھانسی کا حکم دے دیا ہے۔ آپ نے اُسی وقت کمبل اوڑھ لیا۔ اور عصا ہاتھ میں پکڑے۔ سردار مذکور کے پاس تشریف لے گئے اور کہا کہ اس عورت کا ایک ہی بیٹا ہے اس کو چھوڑ دو۔ سکھ از راہ تکبر و سرکشی بحالت مخموری ایسے نوکر کو کہا کہ اس درویش کو مار دو۔ نوکر نے بندوق کی نوک مار کر آپ کو زمین پر گرا دیا۔ آپ اُٹھے اور پھر وہی معافی کی کہ اُس نے پھر مار کر گرا دیا۔ آپ نے پھر اُٹھ کر وہی بات کہی تیسری بار ابھی دوبارہ مارنا چاہتا ہی تھا کہ آپ نے فرمایا۔ خبردار اب تیسری بار نہ کی(?) [illegible] اُسی وقت اُس کا ہاتھ شل ہو گیا۔ پھر وہ سردار نادم(?) [illegible] معافی دے دی۔ اُس نے لڑکے کو بھی رہا کر دیا۔ اور [illegible] جاگیر آپ [illegible] عرصہ وہ جاگیر آپ کے پاس رہی۔ ایک مرتبہ سکھوں نے آپ [illegible] سے انکار کر دیا اور جاگیر کو چھوڑ دیا۔ [1]

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے

١ میاں غلام محی الدین صاحب

٢ میاں غلام رسول صاحب

---

[1] یہ حالات [illegible]

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش تھے۔[۳]

۱	میاں کرم دین صاحبؒ	بگوال
۲	سائیں غلام محمد صاحبؒ	پنڈ بھینسو کروالال
۳	خلیفہ فتح دین صاحبؒ	״
۴	سائیں قادر بخش صاحب کشمیریؒ	منصور والی
۵	مائی کالو صاحبہؒ	چک بیلی خاں

مدفن | سائیں کالا صاحب کی قبر موضع ڈھکی بدھال مضافات راولپنڈی میں ہے۔

؎۳ اس کا ایک مرید سائیں نادر نام ساکن سرا مادیہ تھا جو گولڑہ شریف میں رہتا تھا۔ شرافت

Marfat.com

(۴۴)

کرم الٰہی

میاں کرم الٰہی شرقپوری ؒ

آپ میاں الٰہی بخش ولد میاں ہرنی شاہ شرقپوری رح کے چھوٹے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ صوفی مشرب۔ صاحب امانت و دیانت تھے۔ درویشی گفتگو میں خاص مہارت تھی۔

تعلیم | آپ نے فارسی علم ادب کی تعلیم پائی جن ایام میں آپ رسالہ نام حق مصنفہ مولانا شرف الدین بخاری رح پڑھتے تھے۔ میاں پیر بخش ڈھولوی نے نسخہ نام حق آپ کے لئے لکھا اور دستخط میں آپ کے متعلق ایک شعر بھی لکھا۔

" نوشتیم این نسخہ نام حق باس خاطر کرم الٰہی فقیر طالب [illegible]

قطعہ ابیات

لکھ کرم الٰہی نے کرم ہو یا [illegible]

[illegible] شاہ [illegible] پوری ہو [illegible]

حضرت شاہ [illegible]

پیر بخش فقیر [illegible]

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں غلام [illegible] تھے

یار طریقت | آپ کا ایک [illegible]

تاریخ وفات | میاں [illegible]

[illegible] فروری ۲۵ ۱۹ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

(٤٥)

کرم الٰہی

مولوی حکیم کرم الٰہی گاجر گولہ

آپ کے والد کا نام مولوی محمد حسین تھا جو فارسی اور پنجابی کے بہترین شاعر تھے جن کی مثنوی وقائع قبول مشہور ہے ۔ ابن حافظ عبد اللہ بن شیخ ابو الحسن مبارک بن شیخ محمود قوم کھوکھر سے تھے ۔ اپنے والد صاحب کے شاگرد اور مرید و خلیفہ تھے ۔ موضع گاجر گولہ میں سکونت رکھتے تھے ۔

استخراج کرم الٰہی بر اسم سے | آپ نے ایک رباعی بنائی ہے جس میں ایسا طریقہ لکھا ہے کہ جس نام یا جس لفظ سے چاہیں کرم الٰہی بنا لیں یعنی تین سو چھ (٣٠٦) اعداد بن جاتے ہیں ۔

رباعی

از ہر اسمے کرم الٰہی خواں — کن ضرب (٤) چار بہ سیزدہ (١٣) مضروب

کم یکے ساز طرح پنجاہ و دو (٥٢) — آنچہ باقی بود بشش (٦) منسوب

[illegible] نام کے اعداد کو چاہو چار (٤) سے ضرب دو ۔ حاصل ضرب کو تیرہ (١٣) سے ضرب دو ۔ اس میں سے ایک (١) [illegible] کرو ۔ پھر اس کو باون (٥٢) پر تقسیم کرو ۔ جو باقی بچے اس کو چھ (٦) سے ضرب دو ۔ تو تین سو چھ (٣٠٦) بن جائیں گے ۔

[illegible] زید کے اعداد اکیس (٢١) ہیں ۔ چار (٤) سے ضرب دی چوراسی (٨٤) ہوئے ۔ اس کو تیرہ (١٣) سے ضرب دی ایکہزار بانوے (١٠٩٢) ہوئے ۔ اس میں سے ایک تفریق کیا ۔ تو ایکہزار اکانوے (١٠٩١) ہوئے ۔ اس کو باون (٥٢) پر تقسیم کیا ۔ تو باقی بچے اکاون (٥١) ان کو چھ (٦) سے ضرب دی ۔ تو تین سو چھ (٣٠٦) ہو گئے ۔ جو کرم الٰہی کے اعداد ہیں ۔

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند مولوی امیر الدین صاحب تھے ۔ ان کی اولاد کی تفصیل مآثر الاحبار میں گذر چکی ہے ۔

مدفن | آپ کا مزار ۔ گاجر گولہ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔ مسجد کے شمال کی طرف اپنے والد صاحب کے پاس مغربی جانب ہے ۔

Marfat.com

(۴۶)

کرم سنگھ

راجہ کرم سنگھ پٹیالوی

نسب نامہ راجہ کرم سنگھ کے والد کا نام راجہ صاحب سنگھ تھا متوفی ۱۸۱۳ء / ۱۲۲۸ھ ابن راجہ امر سنگھ متوفی ۱۷۸۱ء / ۱۱۹۵ھ بن سردول سنگھ متوفی ۱۷۷۲ء / ۱۱۸۶ھ بن راجہ آلا سنگھ متوفی ۱۷۶۵ء / ۱۱۷۹ھ بن راماں بن پھول متوفی ۱۶۵۲ء / ۱۰۶۲ھ ۔ ؎

ریاست پٹیالہ راجہ کرم سنگھ جب اپنے باپ دادا کی طرح ریاست پٹیالہ کا مالک ہوا تو مسلمانوں پر بڑے مظالم کیا کرتا۔ سید جعفر شاہ نوشاہی برقندازی جب پٹیالہ میں تشریف لائے تو انہوں نے اپنے تصرف سے اس کو مسخر بنایا تو اُن کا مرید ہو گیا۔ اور دل وجان سے معتقد او رخادم بن گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کو اذیت دینے سے رک گیا۔

اولاد اس کے دو بیٹے تھے۔

۱ مہاراجہ نرندر سنگھ کے سی ایس آئی متوفی ۱۸۶۲ء / [illegible]

۲ راجہ دیپ سنگھ متوفی ۱۸۶۲ء / [illegible]

تاریخ وفات راجہ کرم سنگھ والی ریاست پٹیالہ کی وفات [illegible]

[illegible]

ھ

(۴۷)

محمد اعظم

مولانا محمد اعظم انصاری برقندازی جالندھری

آپ شیخ الاسلام حضرت شیخ ابو اسمٰعیل عبد اللہ انصاری پیر ھرات رح[1] کی اولاد سے ہیں۔ جو کہ حضرت ابو ایوب انصاری رض[2] صاحب رحل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد میں سے تھے۔ آپ جالندھر بستی شیخ درویش[3] میں سکونت رکھتے تھے۔

نسب نامہ | آپ تین بھائی تھے۔ مولوی بدر الدین۔ مولوی محمد اعظم اور مولوی شیخ محمد فرزندان میاں شیخ احمد بن عبد القادر بن محمد عابد بن محمد زاہد بن محمد فاضل بن شیخ غیاث الدین بن حاجی سعد اللہ لاہوری رح[4]

تعلیم بیعت۔ ریاضت | آپ نے علوم متداولہ سے فارغ ہو کر طب اور نجوم میں بھی مہارت پیدا کی۔ بھاشا اور سنسکرت بھی سیکھی۔ بعدہٗ تصوف کا شوق پیدا ہوا۔ تو حضرت سید

---

[1] شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری رح متولد ۱۳ر شعبان ۳۹۶ھ / ۱۰۰۶ء۔ متوفی ۹ر ربیع الآخر ۴۸۱ھ / ۱۰۸۸ء کے والد کا نام ابو محمد منصور انصاری رح تھا۔ ۱۲۔ [2] حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاری رض جنگ قسطنطنیہ میں ۵۱ھ / ۶۷۱ء میں شہید ہو کر وہیں قلعہ کی دیوار کے پاس دفن ہوئے۔ ۱۲۔ [اکمال فی اسماء الرجال صفحہ ۲] [3] شیخ درویش افغان بعمر بانوے ۹۲ سال ۱۰۸۲ھ / ۱۶۷۱ء میں فوت ہوئے اور جالندھر کے پاس دفن ہوئے۔ وہ بستی انہیں کے نام پر بستی شیخ مشہور ہوئی۔ مادۂ تاریخ ہے "شیخ العالم" شیخ صاحب نے اپنی زندگی میں ۱۰۳۰ھ / ۱۶۲۱ء میں ایک عالیشان مسجد تعمیر کرائی [4] انوار القادریہ نسخہ

Marfat.com

قاضی محمد علی سبزواری برقندازی رح کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت سے مشرف ہوئے۔
اپنے پیرِ روشن ضمیر کے عاشقِ صادق تھے۔ جب قاضی صاحب کبھی اپنے وطن مالوفہ کو تشریف
لے جاتے۔ تو آپ تابِ فراق نہ لاکر ہمراہ ہی چلے جاتے۔ یا بعد میں جا حاضر ہوتے۔ حسبِ
ارشادِ شیخ طریقت ہروقت ریاضات میں مشغول رہتے۔ دعوتِ جلیل اسماء ہیبج گنج
حرزِ یمانی، سورۂ مزمل، صلوٰۃ تنجینا، درود کبریتِ احمر، عشرہ دعائے حیدری، اوراد
سورۂ فاتحہ و قصیدہ خمریہ۔ اور دیگر اسماء سے متمتع ہوئے۔ [۵]

علومِ مختلفہ میں مہارت آپ کو علم شریف جفر میں بھی کمال دسترس تھی۔ آپ کی قابلیت [illegible]
رمل و نجوم کا۔ اور زباندانیِ بھاشا کا بھی عام شہرہ تھا۔ حضرت سید علیم اللہ جالندھری
کی اولاد نے رمل اور کتاب پدماوت بھاشا مصنفہ ملک محمد جائسی رح آپ سے پڑھی
ملک صاحبداد خاں قوال یعنی والد جالندھری ہندوستان سے کتاب [illegible] لائے
جو بخطِ ناگری بھاشا زبان میں تھی۔ اور کوئی اس کو پڑھا نہیں سکتا تھا۔ آپ نے
اس کے تمام معنے بتلا کر گر سمجھا دئے۔ [۶]

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ دادی غلام حسین صاحب رح
۲ میاں غلام حسن صاحب رح
۳ میاں غلام محی الدین صاحب رح

شاگردان رشید آپ کے شاگرد تو بہت تھے۔ ازانجملہ یہ مشہور ہیں۔

۱ میاں ہدایت اللہ شاہ جالندھری رح
۲ میاں حفیظ اللہ شاہ جالندھری رح
۳ ملک صاحبداد خاں قوال جالندھری رح [۷]

---

[۴] [۵] [۶] [۷] انوار القادریہ قلمی ۱۲ [illegible]

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱	میاں غلام حسن فرزندِ ثانی رح	بستی شیخ درویش	جالندھر
۲	میاں امیر خاں راجپوت رح	"	"
۳	میاں محمد مُغل رح	"	"
۴	مرزا مفضل علی بیگ رح	"	"
۵	میاں ولی شاہ راجپوت رح	مہت پور	"
۶	سائیں شیخے شاہ بافندہ رح	پُرجیانوالی	"
۷	میاں خدا بخش رح	کلیان پور	"
۸	میاں عظیم شاہ قریشی رح	اوگی	"
۹	میاں کرم بخش رح	کوٹلہ آبادان	"
۱۰	میاں عظیم نمدہ مال رح	"	امرتسر
۱۱	میاں قاسم نمدہ مال رح		"
۱۲	میاں مرزا رح		

تاریخ وفات | مولانا محمد عظم صاحب رح کی وفات بقول صاحب انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاھیہ۔ منگلوار چودھویں[۱۴] جمادی الاخرے ۱۲۴۶ھ ایکہزار دو سو چھیالیس ہجری مطابق تیئسویں[۳۰] نومبر ۱۸۳۰ء ایکہزار آٹھ سو تیس عیسوی میں بعہد سلطنت ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی ہوئی۔

اُسوقت انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر جنرل لارڈ ولیم بینٹنگ تھا۔ اس کی گورنری کا چوتھا سال تھا۔

پنجاب کی حکومت پر راجہ رنجیت سنگھ کو اکتیسواں[۳۱] سال تھا۔

آپ کا مزار جالندھر۔ باغ خانقاہ مُلا گدا میں ہے۔

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

از کتاب انوار القادریہ - مولانا اثر جالندھری

ھ

شیخ اکمل محمد اعظم — چوں ز دنیا بخلد شد راہی
سال تاریخ رحلتش بہ اثر — ہاتفے گفت عمدۂ نوشاہی

۱۲۴۶ ھ

مادۂ تاریخ

"ریاض مصطفوی" ۱۲۴۶ھ

مختصر تذکرہ اولاد مولانا محمد اعظم رح

- مولانا محمد اعظم کے تین بیٹے تھے۔ مولوی غلام حسین ، میاں غلام حسن ، اور میاں غلام محی الدین
- میاں غلام حسن کا ذکر اس کتاب کے چھٹے حصہ موسوم بہ صحائف الاسرار میں لکھا جائے گا۔
- میاں غلام محی الدین ولد مولانا محمد اعظم کے دو بیٹے تھے ، میاں محمد بخش المعروف محمدی شاہ اور میاں احمد شاہ۔
- میاں محمدی شاہ کے چار بیٹے تھے۔ مولوی غلام قادر شاہ اثر ، میاں احمد بخش ، میاں [illegible] اور پیرزادہ محمد حسن بی اے۔
- مولوی غلام قادر شاہ اثر کا ذکر اس کتاب کے آخری حصہ [illegible]
- میاں احمد بخش ولد محمدی شاہ [illegible] یونیورسٹی میں [illegible] اور ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں موجود ہیں
- پیرزادہ محمد حسن ولد محمدی شاہ کے تین بیٹے [illegible] ملازم دفتر سیکرٹریٹ [illegible] پیرزادہ [illegible] ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں موجود ہیں

Marfat.com

(۴۸)

محمد بخش

میاں محمد بخش جھنگی والے رح

فرزند دوم میاں شہاب الدین ولد بابا سپاہی شاہ ارائیں۔ ساکن جھنگی بابا ہی شاہ صاحب۔ اپنے دادا صاحب بابا سپاہی شاہ کے مرید تھے۔

تذکرۃ المشائخ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"حضرت محمد بخش صاحب رح سالک بست تھے۔ اور شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ اور صاحب کرامات و خرق عادات تھے۔ مگر آپ نے کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے نہیں تحریر کی ہے۔ اور لسان الفقر سیف الرحمان آپ کی زبان دُرفشاں تھی جو کچھ آپ زبان سے فرماتے تھے۔ اُسی وقت ظہور میں آجاتا تھا۔ آپ کی بہت سی کرامتیں دنیا میں مشہور ہیں۔"

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں غلام محمد صاحب تھے جو آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

آپ کی قبر جھنگی بابا ہی شاہ ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب میں ہے۔

Marfat.com

(۴۹)

محمد بخش

میاں محمد بخش شرقپوری رح

آپ میاں معصوم شاہ ولد میاں ہرنی شاہ شرقپوری رح کے چھوٹے بیٹے تھے۔ بیعت طریقت اپنے بزرگ چچا میاں الٰہی بخش رح سے تھی۔ ادب و تعظیم میں کمال مرتبہ رکھتے تھے۔

اخلاق و عادات آپ غریب پرور مسکین نواز تھے۔ کئی محتاجوں کو خود ضمانت دے کر ساہوکاروں سے قرضے دیتے اور لوگ بددیانتی سے پورا ادا نہ کرتے۔ تو پھر وہ قرضہ آپ کو ادا کرنا پڑتا۔ اس لئے آپ کی ساری عمر مسکینی حالت میں گذری۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱- میاں برکت علی - متوفی ۲۰ شعبان ۱۳۳۱ھ ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء اور لاولد [illegible]
مادۂ تاریخ ہے "خوش کردار"

۲- میاں اکبر علی - متوفی ۲ رمضان ۱۳۴۲ھ ۷ اپریل ۱۹۲۵ء مادۂ تاریخ [illegible]
ان کا ایک بیٹا شیر علی نام تھا جو شیرخوارگی میں فوت ہو گیا۔

یاران طریقت آپ کے خواص مرید یہ ہیں۔

۱ میاں محمد الدین ولد میاں علی محمد شرقپوری

۲ میاں محمد بخش تیلی لاہوری

منقبت اشعار مولوی محمد حیات ولد میاں غلام رسول شرقپوری نے [illegible] میں یہ غزل لکھی ہے۔

غزل

واقف راز خدا حضرت محمد بخش پیر — [illegible] حضرت محمد بخش

Marfat.com

تھا زباں پر جاری ہر دم ذکرِ ھُو صبح و مسا ۔۔۔ وِرد کرتے تھے سدا حضرت محمد بخش پیر

تھا غریبوں کا ٹھکانہ آپ کی درگاہ پر ۔۔۔ ہونے تھے حاجت روا حضرت محمد بخش پیر

شیخِ کامل کی توجہ سے ہوا اُن پر اثر ۔۔۔ محویت میں ہو گیا حضرت محمد بخش پیر

ہے امیدِ حیات کو اُس شاہِ عالی ذات سے

دین کے وہ اپنا تھا حضرت محمد بخش پیر

واقعۂ وفات

آپ کا جب وقتِ وفات قریب ہوا تو میاں محمد الدین صاحبؒ نے آپ کے منہ میں شہد اور دودھ ڈالا اور آپ کے پاس درود مستغاث پڑھنا شروع کیا۔ جب کلمہ مشفع الامۃ یوم الشفاعۃ پر پہنچے۔ تو آپ کے فراق کی وجہ سے آنسو جاری ہو گئے اور پڑھنے سے رک گئے۔ آپ نے خود آگے یہ کلمہ پڑھا۔ رسول صاحب النبوۃ محمدؐ نبی اللہ۔ یہ پڑھ کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ [1]

تاریخِ وفات میاں محمد بخش کی وفات بقولِ صحیح بروز جمعہ یکم جمادی الاخریٰ ۱۳۲۵ھ ایکہزار تین سو پچیس ہجری، مطابق بارھویں[۱۲] جولائی ۱۹۰۷ء ایکہزار نو سو سات عیسوی موافق انتیسویں[۲۹] ہاڑ سمت ۱۹۶۴ ایکہزار نو سو چونسٹھ بکرمی میں بعہد حکومت البرٹ ایڈورڈ ہفتم بادشاہِ ہند ہوئی۔ ساتواں سال جلوسی تھا۔

آپ کی قبر شرقپور ضلع شیخوپورہ میں چاہ شرینہ والہ پر ہے۔

مادۂ تاریخ

آیت شریف سے "فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" ۱۳۲۵ھ

---

[1] فیضِ مصطفائی المعروف گلزارِ نوشاہی صفحہ ۱۲۲ شرافت۔

Marfat.com

(۵۰)

محمد بیگ

مرزا محمد بیگ لاہوریؒ

آپ اپنے دادا صاحب مرزا صدیق بیگ لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ اُن کی وفات کے بعد موضع ڈھوں وال متصل لاہور میں درگاہ حضرت شاہ فرید رح کے سجادہ نشین ہوئے۔

تعمیر مکانات آپ نے درگاہ شاہ فرید رح میں چار کچے مکانات تعمیر کرائے۔[۱]

عُرس کا انتظام مولوی نور احمد چشتی، تحقیقات چشتی میں لکھتے ہیں۔

"بروز عرس مرزا محمد بیگ بھنڈارہ فقرا کرتے ہیں۔ اکثر فقرائے توابعیہ جمع ہوتے ہیں۔ اور سرود و قوالی بھی ہوتی ہے۔ بروز میلہ زمیندار ان مواضعات گرد و نوح بھی طواف سجادہ و خانقاہ کرتے ہیں۔"[۲]

زمانۂ حیات آپ زمانہ تالیف کتاب تحقیقات چشتی یعنی ۱۲۸۰ھ ایک ہزار دو سو اسی ہجری ۱۸۶۳ء ایک ہزار آٹھ سو تریسٹھ عیسوی میں بقید حیات تھے۔ مولوی نور احمد لکھتے ہیں

"مرزا محمد بیگ بعمر ہشتاد سالہ موجود ہے۔"[۳]

مدفن آپ نے اپنی قبر شاہ فرید کی خانقاہ کی چار دیواری میں [illegible]

---

[۱] تحقیقات چشتی ص۲۲۶ [۲] ایضاً ص۲۲۹ [۳] ایضاً ص۲۱۱ شرافت

Marfat.com

شجرۂ فقرائے مرزا احمد بیگ لاہوری رح

میاں اللہ بخش خوجہ کٹاریہ قصوری
یہ کچھ عرصہ خود مستعفیانہ طور پر سجادہ نشین بنا رہا۔

بابا جھنگے شاہ زرگر لاہوری رح
مرزا صاحب کے بعد درگاہ حضرت شاہ فرید کا سجادہ نشین رہا۔

میاں پیر بخش لاہوری رح

سائیں اللہ دتہ ولد بابا جھنگے شاہ

— اپنے والد کے بعد سجادہ نشین رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد میاں اللہ بخش خوجہ کٹاریہ قصوری نے مقدمہ کر کے سجادگی لے لی۔ دوبارہ سائیں اللہ دتہ نے قبضہ لے لیا۔ اور اللہ بخش کے بیٹے احمد بخش سے تحریر کرا لی۔ کہ میں بطور مجاور بن کر رہوں گا پھر جب کچھ وقت گزرنے پر اس نے لوگوں میں رسوخ پیدا کر لیا۔ تو دوبارہ مقدمہ کر کے اللہ دتہ کو علیحدہ کر دیا۔ اور خود قابض ہو گیا۔ یہ احمد بخش حضرت سید مکھن شاہ برخورداری لاہوری رح کا مرید تھا۔ اتوار ۹ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ ۲۶ جولائی ۱۹۳۱ء کو فوت ہو گیا۔ چونکہ یہ اولاد نرینہ نہیں رکھتا تھا اس لئے اس نے اپنے ہمشیرہ زادہ محمد اشرف ولد حافظ الٰہی بخش کٹاریہ کو سجادگی تحریر کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب اس نے اپنے آپ میں درویشی کی اہلیت نہ دیکھی تو کسی دوسرے خاندان کے ایک درویش کو دربار شاہ فرید کا گدی نشین بنا دیا اور عدالت میں بیان دیا کہ یہ بھی احمد بخش کا مرید ہے۔ حالانکہ عام لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بات صحیح نہ تھی۔ اس لئے اس درویش کی سجادگی طریقہ فقرا کے مطابق غلط سمجھی جاتی ہے۔

Marfat.com

(۵۱)

محمد عثمان

میاں محمد عثمان ڈھولوی رح

آپ حافظ محمد سلیمان بن حافظ محمد حسین قصوری رح کے بیٹے تھے۔ بیعت طریقت اپنے حقیقی چچا حافظ برہان الدین صاحب رح سے تھی۔ صاحب حلم و حیا متشرع تھے۔

خدمات مرشد آپ نے تمام عمر اپنے پیر صاحب کی خدمت میں بسر کی۔ آپ کو کھیتی باڑی کا کام سپرد ہوا تھا۔ سرگرمی سے اُس کو انجام دیتے۔ [1]

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند میاں علی محمد نام تھے۔

تاریخ وفات آپ کی وفات ۱۲۷۸ھ ایکہزار دو سو اٹھتر ہجری مطابق ۱۸۶۱ء ایکہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۲۴ سنہ جلوسی تھا۔

آپ کی قبر موضع ڈھول متصل قصور ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادہ تاریخ

"ختم گردید" ۱۲۷۸ھ

---

[1] فیض مصطفائی المعروف گلزار نوشاہی صفحہ ۱۵۲ شرافت

Marfat.com

(۵۲)

مراد شاہ

بابا مراد شاہ ھرد یو والے رح

آپ کے آباؤ اجداد نیلداری کا پیشہ کرتے تھے۔ بچپن میں آپ کو راہِ حق کا شوق ہوا، تو بابا عالم شاہ نوشاہی رح ساکن نوشے دُغلاں ضلع گوجرانوالہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ اور ریاضت مجاہدہ میں سرگرم رہے۔ اور بمقام ھردیو فیض کا حلقہ قائم کیا۔ اکثر لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے۔[1]

اولاد | آپ کے ۲ دو بیٹے اور ۵ پانچ بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱ میاں الٰہی بخش۔ م ذیقعد ۱۳۱۸ھ فروری ۱۹۰۱ء

۲ میاں بوٹے شاہ۔ م ۹ صفر ۱۳۲۳ھ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء

دونو دنیادی کاروبار میں مشغول رہتے۔ درویشی مسلک سے برطرف رہے۔

یارِ طریقت | آپ کے مریدوں میں سے بابا بہادر شاہ شمسہ والہ مشہور درویش تھا۔

تاریخ وفات | بابا مراد شاہ نے سولہ ۱۶ سولویں شعبان ۱۲۹۱ھ ایکہزار دو سو اکانوے ہجری مطابق ۲۸ اٹھائیسویں ستمبر ۱۸۷۴ء ایکہزار آٹھ سو چوہتر عیسوی کو وفات پائی۔

مدفن | آپ کا مزار موضع ھردیو ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ ماہ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ مارچ ۱۹۶۷ء میں اس پر بلند گنبد تعمیر ہوا۔ دونو بیٹوں کی قبریں بھی اسی گنبد میں ہیں۔ میں بھی زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ ہر سال ۲۶ چھبیسویں ہاڑ کو میلہ ہوتا ہے۔

---

[1] مکتوب سائیں برکت علی سجادہ نشین دربار بابا مراد شاہ رح شرافت

Marfat.com

(۵۳)

مستان شاہ

شیخ مستان شاہ پشاوریؒ

آپ حضرت شاہ ظہور الدین کابلی کے مرید و خلیفہ اعظم تھے۔ آپ نے علاقہ پنجاب کی سیر کی۔ اور علاقہ پوٹھوہار کا سفر کرتے ہوئے پشاور پہنچے۔ اور گور گٹھری میں زیارت سبز پیرم کے پاس مقام کیا۔

وجد و سماع | آپ کی مجلس میں اکثر سماع اور وجد ہوا کرتا تھا۔ ایک دن مولانا بہاد الدین اور مولانا خیر الدین جو قاضیان پشاور سے تھے احتساب کے واسطے مجلس میں آئے۔ تماشائیوں کا ہجوم ان کے ہمراہ تھا۔ جب انہوں نے کچھ بات چیت شروع کی۔ تو آپ نے اُن کی طرف دیکھا۔ تو وہ وجد میں آکر زمین پر گر پڑے۔ دستار بھی ہاتھ سے گر گیا۔ دیر تک تڑپتے رہے۔ جب افاقہ ہوا۔ تو آپ کے قدموں میں ہو کر حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔ آپ نے ان کو خلافت و اجازت سے نوازا۔ اور بشارت دی کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا سلسلہ قادریہ تمہارے ذریعہ پشاور میں جاری ہوگا۔ چنانچہ ہزاروں لوگ ان سے فیضیاب ہوئے۔ [1]

یاران طریقت | آپ کے مشہور خلیفہ یہ تھے۔

۱ مولانا بہاد الدین۔ مفتی پشاور

۲ مولانا خیر الدین۔ مفتی پشاور

---

[1] مکتوب علامہ ... صدیقی پشاوری ... شرافت

Marfat.com

٣ شیخ تھوشاہ رح

٤ شیخ قطب الدین رح

تاریخ وفات | شیخ مستان شاہ کی وفات تقریباً ۱۲۱۴ھ ایکہزار دوسو چودہ ہجری مطابق ۱۷۹۹ء ایکہزار سات سو ننانوے عیسوی کے حدود میں ہوئی۔ اسوقت دہلی کی حکومت پر ابوالعدل مروج الدین محمد عالی گوہر عرف شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی کو بیالیسواں[٤٢] سال تھا۔ اور انگریزوں کی طرف سے ہندوستان کا گورنر لارڈ مارنگٹن المعروف مارکوئس آف ولزلی تھا۔ اسکی گورنری کا دوسرا سال تھا۔

اسوقت پنجاب کی حکومت پر مہان سنگھ ولد چڑت سنگھ کو اٹھائیسواں[٢٨] سال تھا۔

مدفن | آپ کا مزار پہلے زیارت سبز پیر میں تھا۔ مگر اویطاویلہ[٢] حاکم پشاور کے عہد میں وہاں سے مزار اٹھا کر موضع پھندو متصل چوہا گجر میں بنایا گیا، جو پشاور سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔[٣]

مادۂ تاریخ

"دریغ" ۱۲۱۴ھ

---

[٢] اویطاویلہ صاحب۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ اور اس کے بیٹے شیر سنگھ کے عہد حکومت میں ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء سے ۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء تک پشاور کا حاکم رہا۔ [تاریخ پشاور ص ۲۹۸۔ گوپال داس]

[٣] مکتوب خلیفہ پیر احمد صدیقی پشاوری رح شرافت۔

Marfat.com

شجرۂ فقرائے شیخ مستان شاہ پشاوری ؒ

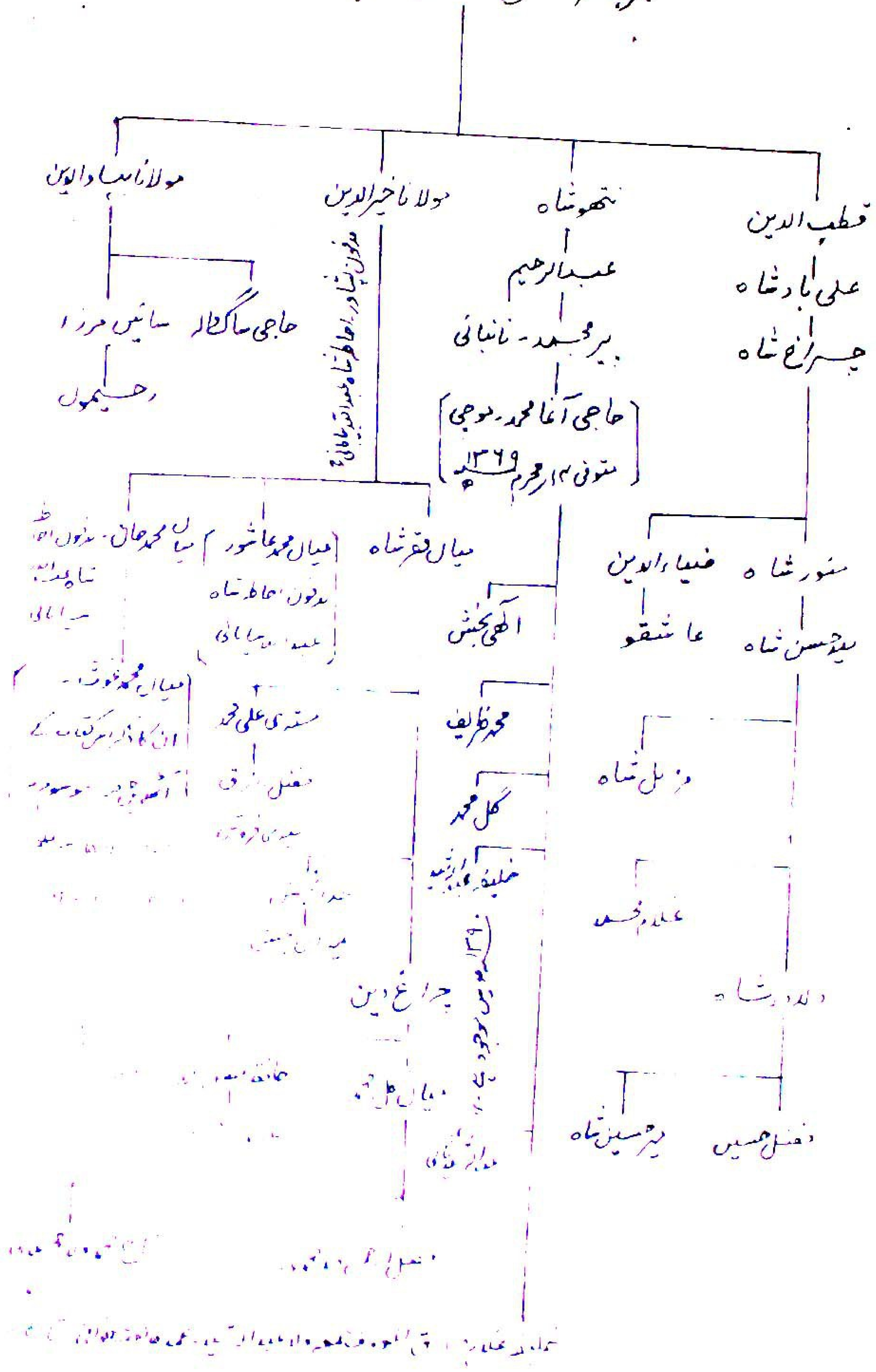

Marfat.com

(۵۴)

معصوم شاہ

میاں معصوم شاہ شرقپوریؒ

آپ میاں عزتی شاہ ولد شاہ مراد شرقپوری کے چھوٹے بیٹے تھے۔ اور بیعت طریقت اپنے بڑے بھائی میاں الٰہی بخش صاحب رح سے تھی۔

وجہ تسمیہ آپ کا اصلی نام پیر بخش تھا۔ ایکدن بچوں میں کھیل رہے تھے۔ والد صاحب نے پوچھا تو کون ہے؟ کہا میں آپ کا لڑکا پیرا۔ انہوں نے خیال کیا کہ یہ تو ہمارے دادا پیر حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے نام کی بے ادبی ہوتی ہے۔ اُسی وقت آپ کا نام معصوم شاہ رکھ دیا۔

تاریخ پیدائش ایک وثیقہ اشتام پر جو ۱۲۳۸ھ / ۱۸۲۱ء کا مکتوبہ ہے۔ اُس وقت آپ کی عمر اکتالیس سال لکھی ہے۔ جس سے سال پیدائش ۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۰ء ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ اس سے گیارہ سال پہلے ۱۲۳۵ھ / ۱۸۲۰ء میں آپ کے والد بھی وفات پا چکے تھے۔ اور ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء میں آپ کا اپنے بڑے بھائی صاحب کے ساتھ رضانامہ کی تحریر کرنا ثابت ہے۔ جیسا کہ آگے درج کیا جائیگا۔ تو ثابت ہوا کہ اس اشتام پر آپ کی عمر غلط درج ہوئی ہے۔ آپ اپنے والد صاحب کی زندگی میں سن بلوغ کے قریب تک پہنچ چکے تھے۔

اخلاق آپ کی تمام عمر غربت اور مسکنت میں گذری۔ گداگری کر کے گذارہ کرتے۔ اگر کوئی سائل مسکین راستہ میں مل جاتا۔ تو جو کچھ پاس ہوتا اُس کو دے دیتے۔ ۱؎

۱؎ گلزار نوشاہی ص ۱۳۳ شرافت

Marfat.com

رضانامہ کی تحریر

اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد اخراجات کی بابت آپ کو اپنے بڑے بھائی صاحب میاں الٰہی بخش کے ساتھ کچھ رنجش تھی۔ آخر عرصہ ماہ [illegible] سمت ۱۸۸۱ ب کے بعد ۱۲۳۹ھ میں آپس میں بطور رضانامہ یہ تحریر لکھی گئی۔

مُہر

"
| خادم شرع رسول اللہ الصمد
| یا قاضی الحاجات
| قاضی سعد اللہ ابن شیخ محمد

۱۲۳۸

[3]

"منکہ معصوم شاہ بن هرنی شاہ بن عبدالرحمن فقیر نوشاهی ام اقرار [illegible] بدین وجہ کہ آنچہ بابت دعوے وراثت پدر خود با الٰہی بخش برادر حقیقی خود [illegible] موافق گفتہ والدہ شریفہ [illegible] و ثمان خود [illegible] و نماند من مُقر مذکور را با برادر موصوف ہیچ حقے و دعوے [illegible] من الاسباب فقط۔ اگر ثانی الحال چیزے دعوے قائم [illegible] باطل باشد [illegible] بطریق رضانامہ نوشتہ شد [illegible] شہر شوال ۱۲۳۹ھ [illegible]

۱ العبد علامت دستخط معصوم شاہ مسطور [illegible]

۲ گواہ شد علی شاہ فقیر شاہ فرید

۳ه قاضی سعد اللہ [illegible]

۱۲۴۵ھ [illegible]

رقاضی صاحب [illegible]

Marfat.com

۳ گواہ شد امام بخش فقیر۔

۴ گواہ شد برہان الدین۔

۵ گواہ شد نعمت بن نور جمال۔

۶ گواہ شد شیخ عیسٰے بن شیخ علی۔

۷ گواہ شد لاہوں شاہ فقیر۔

۸ گواہ شد درگاہی شاہ فقیر ملہو شاہ۔،، [۴]

کرامات

اولاد ہونے کی دعا مسمی جمال حجام شرقپوری اولاد سے محروم تھا۔ اس کی اہلیہ بھی سن رسیدہ ہوچکی تھی۔ ایک دن آپ نے اس کو بشارت دی کہ اللہ تعالےٰ تم کو لڑکا عطا فرماوے گا۔ اس کا نام پیر بخش رکھنا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ [۵]

ایک گستاخ کو سزا ملنا ایکدن آپ دربار حضرت شاہ مراد صاحب رح کے پاس بیٹھے تھے۔ ہبکو نام مراسی نے آپ کو ستانا شروع کیا۔ آپ نے ہرچند اس کو منع کیا۔ مگر وہ ایذا دینے سے باز نہ آیا۔ بلکہ گستاخانہ کہہ دیا کہ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ آپ غضبناک ہوئے اور کہا کہ ہم نے تیرے بیٹوں کا لہو چوس لیا ہے۔ چنانچہ اس کے دو لڑکے مر گئے۔ اور وہ منقطوع النسل ہوگیا۔ [۶]

سجادہ نشین نوشہروی کا خائف ہونا ایک مرتبہ آپ عرس نوشہرہ شریف پر گئے۔ اور میاں سلطان بالا ولد میاں الہی بخش سجادہ نشین کے آگے نذرانہ رکھا۔ انہوں نے آپ کی غربت کے مدنظر نہ لیا۔ آپ نے سخت لہجہ میں کہا کہ آپ میرا نذرانہ قبول نہیں کرتے۔ اسوقت میاں صاحب خائف ہوئے اور نذرانہ لے لیا۔ [۷]

---

[۴] یہ اصل رضانامہ قلمی۔ میاں سلامت علی تنویر ولد میاں غلام نبی کے گھر میں بمقام شرقپور موجود ہے ۱۲

[۵] گلزار نوشاہی صفحہ ۱۲۷ [۶] ایضاً صفحہ ۱۳۵ [۷] ایضاً صفحہ ۱۳۸۔ شرافت۔

Marfat.com

اولاد | آپ کی شادی میاں عبداللہ المعروف میاں بُلہا ابن حافظ محمد یعقوب مفتی شرقپور (چشتی پوری) کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ اُن کے بطن سے آپ کے دو ۲ بیٹے ہوئے۔

۱ میاں دیدار بخش رح

۲ میاں محمد بخش رح

تبرکات | ایک مرتبہ آپ نے سات عدد کوڑیاں سلطان مست ولد سلطان ملک نوشہردی؟ کو نذرانہ میں پیش کیں۔ اُنہوں نے وہ تبرکاً واپس دے دیں۔ آجتک وہ آپ کی اولاد کے پاس موجود ہیں۔

تاریخ وفات | صاحب گلزار نوشاہی نے آپ کی وفات ۱۲۷۲ھ ایکہزار دوسو بہتر ہجری لکھی ہے۔ لیکن ایک وثیقہ انتقال جو ۱۳ پوہ سمت ۱۹۲۸ بکری [۱۲ شوال ۱۲۸۸ھ ۲۷ دسمبر ۱۸۷۱ء] کا لکھا ہوا ہے۔ اُس وقت آپ کا زندہ موجود ہونا ثابت ہوتا ہے۔

بہر کیف میاں معصوم شاہ صاحب کی وفات ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء کے بعد کسی سال میں ہوئی۔ ساون کا مہینہ تھا۔

مدفن | آپ کی قبر قصبہ شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ میں چاہ شریں والا میں ہے۔

Marfat.com

ن

(۵۵)

نور محمد

مولوی حافظ نور محمد صاحب کھرلاں والہؒ

والد کا نام یوسف خاں ولد سلیمان خاں تھا۔ قوم کھوکھر سے تھے۔ آپ کا وطن موضع کھرل۔ ضلع ساہی وال تھا۔ حضرت سخی روشن دین صاحب بھریدی رحمہ کے اکابر خلیفوں سے تھے۔ قرآن مجید کے حافظ۔ اور صاحب علم وفضل تھے۔

عطائے خلافت جس وقت آپ بیعت ہوئے تو سوائے نام پیر صاحب کے کوئی وظیفہ نہ کرتے۔ لوگ آپ کو دیوانہ کہتے۔ پھر بارہ[۱۲] سال وضو کرانے کی خدمت انجام دی۔ اور خود بھی ہر وقت باوضو رہتے۔ ایکدن حضرت صاحب نے آپ کو سینہ سے لگایا اور فیض باطنی سے معمور کر دیا۔ اور خلافت واجازت سے مشرف فرما کر حکم دیا کہ اب طالبانِ حق کی دستگیری کرو۔[۱]

غائبانہ امداد کرنا ایک مرتبہ آپ کے فرزند مولوی حافظ امام الدین رح گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے۔ رات کا اندھیرا تھا۔ ایک بلائے عظیم سیاہ رنگ نمودار ہوئی۔ اور اُن کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اُنہوں نے اُس وقت آپ کو یاد کیا تو آپ فوراً اُسی وقت وہاں موجود ہو گئے اور اُس بلا کو مار کر زمین میں دھنسا دیا۔[۲]

---

[۱] [illegible] محمد ساہی قلمی۔ جلد دوم۔ ص ۲۲۲ ۔

[۲] حوالہ [illegible] ص ۲۲۳ ۔ [illegible] شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ مولوی حافظ امام الدین صاحب سجادہ نشین۔

۲ مولوی بدر الدین صاحب رح

یاران طریقت | آپ کے خاص خلیفے یہ تھے۔

۱ مولوی حافظ امام الدین فرزند اکبر۔

۲ مولوی بدر الدین فرزند اصغر

۳ بابا غریب علی شاہ رح

۴ بابا رحمان شاہ گوجر رح

مدفن | آپ کا مزار موضع کھرل شریف۔ جھلیاں عظیم تحصیل دیپالپور ضلع ساہیوال میں ہے۔ ہر سال بائیسویں جیٹھ کو رسم غلاف پوشی اور تیئیسویں جیٹھ کو چراغ افروزی ہوتی ہے۔ بہت میلہ لگتا ہے۔

مختصر تذکرہ اولاد مولوی نور محمد کھرلانوالہ

- مولوی حافظ نور محمد کے دو بیٹے تھے۔ مولوی امام الدین ان کا ذکر [illegible]
- مولوی بدر الدین کے دو بیٹے تھے۔ میاں علاء الدین اور میاں محمد بخش۔
- میاں علاء الدین کے چار بیٹے تھے۔ خدا بخش مفقود الخبر ہو گیا۔ قمر الدین لاولد۔ حسین بخش اور اللہ یار
- حسین بخش کا ایک لڑکا محمد انور موجود ہے۔
- اللہ یار کے تین بیٹے [illegible] محمد اصغر علی اور غلام جیلانی [illegible]
- میاں محمد بخش [illegible]
- [illegible] محمد کا ایک بیٹا [illegible] علی موجود ہے۔
- محمد فاضل [illegible] محمد بخش کا ایک [illegible] علی نام [illegible]

Marfat.com

شجرۂ فقرائے مولوی حافظ نور محمد کھرلاں والہ رحؒ

بابا رحمان شاہ گوجر رحؒ
سائیں اللہ دین رحؒ
- حکیم چراغ دین لاہوری
  یہ بڑے اعلیٰ طبیب تھے۔
  سید مکھن شاہ لاہوری رحؒ
  جو اولاد حضرت نوشہ صاحبؒ
  سے تھے۔ سے بھی تعلق رکھتے
  تھے۔ میں نے اپنے بچپن میں
  حکیم صاحب کو لاہور میں
  دیکھا ہے۔ ۱۲ شرافت
- میاں اللہ بخش لاہوری

بابا غریب علی شاہ رحؒ
بابا سردار علی شاہ رحؒ ساکن میانی شریف برلب دریائے راوی
میاں محمد بخش رحؒ
میاں اللہ دتہ ساکن طوطی کے
خوشی محمد راجپوت۔ ساکن شیخوپورہ
یہ ۱۳۷۸ھ میں موجود ہے ۱۲۔

Marfat.com

(۵۶)

نیک صالح

میاں نیک صالح مُخنّث کاجر کولہ

یہ مولوی محمد حسین کھوکھر ساکن کاجر کولہ ضلع گوجرانوالہ صاحب وقائع پنول کا شاگرد اور مرید تھا۔ ہر وقت اپنے استاد کی خدمت میں رہتا۔ صاحب علم تھا۔

دستخط | اس کے لئے کسی شخص نے ایک رسالہ لکھا جس کا دستخط یہ ہے۔

"حسب فرمائش زبدۂ آثار معبد پروردگار میاں نیک صالح مد ظلہم وافضالہم وادام اللہ اقبالہم بحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الاول ۱۲۷۹ھ موافق شانزدہم ماہ منگھر سمت ۱۹۱۹ ب بروز شنبہ"

زمانہ حیات | بتاریخ گیارہویں جمادی الاولیٰ ۱۲۸۰ھ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق چوبیسویں اکتوبر ۱۸۶۳ء ایک ہزار آٹھ سو تریسٹھ عیسوی موافق آٹھویں کتک سمت ۱۹۲۰ ایک ہزار نو سو بیس بکرمی کو موضع کاجر کولہ میں [illegible] بنت میاں کامل شاہ ولد میاں غلام علی کی شادی ہوئی۔ اس پر [illegible] نے قبول دیا ہے [illegible] ثابت ہو [illegible] مسائل [illegible]

تمت

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

Marfat.com

کتابیات

یہاں اُن کتابوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ جو اس کتاب عوارف الانوار کے ماخذ ہیں۔ اور ساتھ ہی اُن کے مصنفوں کے نام بھی درج کئے گئے ہیں۔

کتابوں کے نام حروفِ تہجی کی ترتیب پر لکھے ہیں

نمبر شمار   نام کتاب   نام مصنف۔

الف

۱   اسرار التصوف ج ۲   حکیم محمد علیخاں نقشبندی مجددی لاہوری رح مطبوعہ ۱۳۱۱ھ

۲   استحکام خطی۔ مکتوبہ سمت ۱۹۲۸ بکرمی۔ مملوکہ میاں سلامت علی تنویر نوشاہی شرقپوری

۳   اشعار خطی   صوفی محمد فاضل نوشاہی ساکن گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ

۴   اکمال فی اسماء الرجال۔ شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب صاحب المشکوٰۃ مطبوعہ محمدی لاہور ۱۳۰۲ھ

۵   انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاھیہ خطی

مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر انصاری نوشاہی برقندازی جالندھری رح متوفی ۸ شوال ۱۳۵۶ھ

ب

۶   باغ اولیائے ہند۔ مولوی محمد الدین قادری نوشاہی اہلحدیث۔ ساکن دیہڑ درکاں۔ ضلع گوجرانوالہ۔

۷   بیاض خاندانِ فاروقیہ خطی۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ۔

۸   بیاض خاندانِ فقیر صاحباں خطی۔ مملوکہ فقیر سید مغیث الدین بخاری۔ بازار حکیماں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور۔

Marfat.com

۹ بیاضِ شائق خطی — مکتوبہ مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری؛ متوفی ۱۳۰۰ھ مملوکہ مولوی مفتی اکبر حسین حنفی نوشاہی فاضل دیوبند۔ ساکن گوجرانوالہ

پ

۱۰ پنجاب میں اردو۔ — پروفیسر حافظ محمود شیرانی رح متوفی ۱۳۶۵ھ

ت

۱۱ تاریخ پشاور — رائے بہادر منشی گوپال داس اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست پشاور مطبوعہ کوہ نور لاہور۔ بعہد کپتان ای جی ہیسٹنگز ۱۸۶۹ء تا ۱۸۷۴ء تالیف ہوئی۔

کُل صفحات ۱۶۸۲

۱۲ تاریخِ جلیلہ — پیر غلام دستگیر نامی قریشی متوفی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء مطبوعہ بار دوم ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء گلزارِ عالم پریس لاہور۔

۱۳ تاریخِ لاہور — رائے بہادر کنھیا لعل لاہوری ایم۔ ای۔ سی۔ ای۔ متوفی ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء

۱۴ تحقیقاتِ چشتی — مولوی نور احمد بن مولوی احمد بخش یکدل چشتی لاہوری رح

۱۵ تذکرۃ المشائخ خطی — مولوی میر احمد نوشاہی مولوی فاضل جھنگی والہ رح متوفی ۱۳۶۶ھ

۱۶ تشریف الفقرا خطی — فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری متوفی ۱۳۲۱ھ

۱۷ تقویم ہجری و عیسوی — پروفیسر ابو النصر خالدی ایم اے۔

چ

۱۸ چارباغ پنجاب خطی — منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات

ح

۱۹ حاشیہ اخوان الصفا۔ — مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میروالی رح متوفی ۱۳۰۵ھ

Marfat.com

د

٢٠ دُرِّ نجف — حاجی محمد شاہ امرتسری

٢١ دستاویز ۔ خطی — مملوکہ صوفی محمد فاضل نوشاہی ۔ ساکن گوندلانوالہ

٢٢ دستخط رسالہ ۔ خطی — مکتوبہ ١٢٧٩ھ برائے میاں نیک عالم گاجرگولیہ

٢٣ دستخط سِرِّ مکنون خطی — مکتوبہ ١٢٥٧ھ ۔ برائے میاں گامے شاہ جمالپوری رح

٢٤ دوہڑہ ۔ خطی — میاں پیر بخش نوشاہی ڈھولوی رح متوفی ١٢٨١ھ

٢٥ دوہڑہ ۔ خطی — میاں وارث شاہ نوشاہی جابلانوالہ رح

ر

٢٦ راجگان پنجاب — سرلیپیل گریفین صاحب کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔

٢٧ رباعی ۔ خطی — حکیم کرم الٰہی گاجرگولیہ رح

٢٨ رضانامہ ۔ خطی — مکتوبہ ١٧ شوال ١٢٣٩ھ میاں معصوم شاہ نوشاہی شرقپوری رح

٢٩ رموزِ تصوف مثنوی خطی — فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری رح متوفی ١٢٤١ھ

(دراصل اس کا نام وحدت نامہ ہے غلطی سے رموز تصوف لکھا گیا ہے) — اس کا ایک نسخہ ذخیرہ مخطوطات پروفیسر سراج الدین آذر ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے ۔ نمبر کتاب ٢٩٤ ہے ۔ اس کی ایک نقل میرے لڑکے سید سعید الظفر سعادت نوشاہی نے اپنے قلم سے کی ۔ جو میرے کتب خانہ میں محفوظ ہے ۔

٣٠ رنجیت سنگھ — سرلیپیل گریفین صاحب کے سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ مترجمہ مولوی ظفر حسین فاروقی مہتمم تعلیمات ضلع رانچو، مطبوعہ دارالطبع جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن ١٣٤٠ھ

٣١ رؤسائے پنجاب — سرلیپیل گریفین صاحب ۔

ز

٣٢ زادالمسافرین — خواجہ غلام محمد — بہادر حسینی رح ۔ (یہ ماخذ خارج ہے ۔ حلاف)

Marfat.com

س

۳۳ سرِ مکنون ۔ خطی — مولانا شاہ فقیر اللہ نوشاہی برقندازی کلانوری رح

۳۴ سفینہ شرافت ۔ بیاض خطی — مولف کتاب ہذا سید شریف احمد شرافت نوشاہی عافاہ اللہ

۳۵ سلیم التواریخ — مولوی صوفی اکبر علی ارائیں محقق جالندھری سال تالیف ۱۹۱۲ء

۳۶ سیحرفی ۔ خطی — میاں پیر بخش نوشاہی ڈھولوی رح

۳۷ سیحرفی ۔ خطی — چودھری حافظ فیض بخش تارڑ نوشاہی اگرویہ رح

۳۸ سیحرفی ۔ خطی — میاں کالا مراسی نوشاہی رح

۳۹ سیرۃ الاولیاء ۔ خطی — مولوی غلام حسن بن حسام الدین نوشاہی راجہ پوری رح

ش

۴۰ شاہ نامہ ۔ خطی — مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مرالوی رح

۴۱ شجرہ خاندان قادری نوشاہی خطی — مرید فقیر سید غلام محی الدین نوشاہی برقندازی لاہوری

۴۲ شجرہ قادریہ ۔ خطی — شیخ محمد ثابت نوشاہی کرنڈی رح

۴۳ شرح انوار العاشقین — حاجی سید غلام نبی بھاکری نوشاہی جالندھری رح

۴۴ شریف التواریخ تین جلدیں خطی ۔ — سید شرافت نوشاہی ۔

۴۵ شواہد الاذکار ۔ خطی ۔ — سید شرافت نوشاہی ۔ یہ تذکرۃ النوشاہیہ کا آٹھواں حصہ ہے ۔

ص

۴۶ صحائف الاسرار خطی — سید شرافت نوشاہی ۔ یہ تذکرۃ النوشاہیہ کا چھٹا حصہ ہے ۔

ط

۴۷ طبقات النوشاہیہ خطی ۔ — سید شرافت نوشاہی ۔ یہ شریف التواریخ کی دوسری جلد ہے ۔

Marfat.com

ع

۴۸ عبرت نامہ — مفتی علی الدین بن مفتی خیرالدین لاہوری رح سال تصنیف ۱۲۷۰ھ ۱۸۵۴ء باہتمام ڈاکٹر محمد باقر۔ شائع کردہ پنجابی ادبی اکیڈمی لاہور۔ مطبوعہ دین پریس لاہور ۱۹۶۱ء

۴۹ عمدۃ التواریخ — لالہ سوہن لعل سوری وکیل دربار مہاراجگان پنجاب۔ مطبوعہ ۱۸۹۸ء

ف

۵۰ فوائد الاذکار۔ خطی — سید شرافت نوشاہی۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا نو واں حصہ ہے

۵۱ فیض محمد شاہی۔ خطی (بیاض) ج ۱-۲-۶ — اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب المتخلص بہ نوشاہی الملقب بہ نوشاہِ ثالث۔ برخورداری ساہنپالوی رح متوفی ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۵ء

ق

۵۲ قادری بوستان — دیوان سعد عمر نوشاہی۔ ساکن کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ

ک

۵۳ کتاب المسطور بین القرأتہ والطور۔ الملقب بہ لمحاتِ محبت۔ خطی۔
صوفی ابوکلیم محمد افضل طور۔ بی اے، منشی فاضل، ادیب فاضل ساکن گوندلانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

۵۴ کتبہ مزار۔ — فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری رح

۵۵ کشکول نوشاہی۔ خطی — فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی رح

۵۶ کلام طور۔ اردو۔ خطی — صوفی محمد افضل طور۔

۵۷ کلام طور۔ فارسی۔ خطی — صوفی محمد افضل طور۔

گ

۵۸ گلزار نوشاہی [فیض مصطفائی] — مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری

Marfat.com

ل

۵۹ لطائف الاخبار خطی سید شرافت نوشاہی۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا دوسرا حصہ ہے

م

۶۰ مآثر الاحبار خطی سید شرافت نوشاہی۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا چوتھا حصہ ہے

۶۱ مجمل تاریخ خاندانِ فقیر صاحبان۔ خطی۔ یہ مخطوطہ فقیر سید مغیث الدین بخاری کے کتب خانہ اندرون بھاٹی دروازہ لاہور میں موجود ہے۔

۶۲ مجموعۂ کافیات سائیں امام شاہ نوشاہی سیدپوری رح

۶۳ مجموعۂ وظائف خطی بابا سپاہی شاہ نوشاہی جھنگی والہ رح

۶۴ مخزنِ پنجاب مفتی غلام سرور لاہوری رح متوفی ۱۳۰۷ھ

۶۵ معارف الابرار خطی سید شرافت نوشاہی۔ یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا تیسرا حصہ ہے

۶۶ مکتوب۔ خطی سائیں برکت علی نوشاہی درویش سکھانوی

۶۷ مکتوب۔ خطی سید خدا بخش بن سید حافظ نور اللہ نوشاہی برخورداری متوفی ۱۲۷۷ھ

۶۸ مکتوب۔ خطی سائیں سید رسول ولد غلام رسول نوشاہی برقندازی ڈھکی والہ

۶۹ مکتوب۔ خطی حافظ شرف الدین نوشاہی شاہجہان آبادی رح

۷۰ مکتوب۔ خطی فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری رح

۷۱ مکتوب۔ خطی مرید سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی متوفی ۱۲۵۳ھ

۷۲ مکتوب۔ خطی خلیفہ حاجی میر احمد صدیقی نوشاہی پشاوری رح

۷۳ مناہج الآثار خطی سید شریف احمد شرافت نوشاہی مولف کتاب ہذا عافاہ اللہ
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا ساتواں حصہ ہے۔

ن

۷۴ نونہال قادری مولوی ابراہیم خان اعوان نوشاہی

Marfat.com

المنۃ للہ

کہ یہ کتاب عوارف الانوار ختم ہوئی۔ جو کتاب تذکرۃ النوشاھیہ کا پانچواں حصہ ہے اور تذکرہ شریف التواریخ کی تیسری[۳] جلد ہے۔ آج سوموار۔ جو چوبیسویں[۲۴] شوال ۱۳۹۱ھ ایک ہزار تین سو اکانوے ہجری۔ مطابق تیرہویں[۱۳] دسمبر ۱۹۷۱ء ایکہزار نو سو اکہتر عیسوی۔ موافق اٹھائیسویں[۲۸] مگھر سمت ۲۰۲۸ دو ہزار اٹھائیس بکرمی۔ پڑھنے اور سننے والوں کو چاہیے کہ میرے حق میں دعائے خیر کرنے سے دریغ نہ فرماویں۔ وھو القریب المجیب۔

کاتبہ

مولف نسخہ ہذا فقیر سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاھی

برخورداری عافاہ اللہ تعالٰے۔ ساکن ساہن پال شریف

تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

در دیوانخانہ خود بتاریخ مقدم الذکر بوقت لطف اللہ صورت

ترقیم یافت ۵

Marfat.com

تکملہ

میاں محمد بن مولانا محمد اشرف فاروقی منچری رح

ان کی لکھی ہوئی دو کتابیں دیکھی ہیں جن کے دستخط یہاں نقل کئے جاتے ہیں

دستخط یوسف زلیخا: "تمام شد نسخہ قصہ حضرت یوسف علیہ السلام و زلیخا تصنیف حضرت مولوی جامی بدستخط احقر العباد فقیر میاں محمد ولد محمد اشرف برائے خواندن برخورداران میراں بخش + و فقیر بخش ✻ تحریر یافت من ہجرۃ النبی علیہ السلام ۱۲۷۵ھ" [۱۸۵۸ء]

دستخط دار الشفاء: "با تمام رسید نسخہ دار الشفا طب من تصنیف دیندار طبیب بدستخط فقیر حقیر میاں محمد ولد حضرت قبلہ گاہی محمد اشرف مرحوم ساکن موضع کالے والہ بحبیب باخاطر برخوردار پیر بخش ✻ و نور چشمان امیر بخش + و فقیر بخش زاد اللہ عمرہما سنہ ہجری ۱۲۸۱ھ" [۱۸۶۴ء]

مے

من نوشتم حرف کردم روزگار   من نمانم این بماند یادگار

\+ میراں بخش کو دوسرے دستخط میں امیر بخش لکھا ہے۔ ✻ فقیر بخش، میراں بخش کے بھائی تھے جن کا نام فقیر علی تھا۔ یہ دونوں پیر بخش کے بیٹے تھے۔

✻ پیر بخش بن فضل احمد، میاں محمد کاتب کے حقیقی بھتیجا تھے۔ شرافت

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۲۵

نقل کتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

روضہ آنحضرت عبداللہ شاہ رح

تعمیر کردہ حضرت دھیلے شاہ

فرزند ارجمند حضرت عبداللہ شاہ

رائے کلاں ضلع لاہور

تاریخ وفات ۲۲ چیت ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۳ء

---

۳ اپریل ۱۹۰۳ء
۲۲ چیت سمت ۱۹۵۹ ب
۴ محرم ۱۳۲۱ھ

یہ تاریخیں صحیح ہیں
[illegible]

متعلقہ صفحہ ۲۵

یا اللہ
یا محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حاجی جلال شاہ

ولد پیر دھیلے شاہ

ساکن رائے کلاں

تاریخ وفات ۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء (۱۲)

مطابق یکم محرم ۱۳۹۴ھ

Marfat.com